پانچ نمازوں کی حکمت

نماز کو صلوٰۃ کہنے کی حکمتیں
پانچ نمازیں فرض کرنے کی حکمتیں
نماز کے شرائط کی حکمتیں
نماز کے فرائض کی حکمتیں
نماز کا افضل العبادات ہونے کی حکمتیں
رکعتوں کے مختلف ہونے کی حکمتیں

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

ناشر

مکتبہ دار السنہ دہلی

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ　　　وعلی الک و اصحابک یا حبیب اللہ

اہم الفرائض، نماز کی حکمتوں پر مشتمل دلچسپ کتاب بنام

پانچ نمازوں کی حکمت

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبۃ دار السنۃ دہلی

کتاب	:	پانچ نمازوں کی حکمت
مصنف	:	مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
کمپوزنگ	:	مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
صفحات	:	152
ناشر	:	مکتبۃ دارالسنہ (دہلی)
پتہ:	:	(نزد فیضانِ مدینہ، تاج نگری فیس ۲ تاج گنج آگرہ یوپی

الہند

Pin code: 282001

اس کتاب کو چھپوانے اور حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات اس نمبر پر رابطہ کریں

calling & whats app no:

+918808693818

فہرست

شرفِ انتساب

میں اپنی اس تصنیف کو اپنے رہبر و مقتدی، سیدی و مرشدی، شیخ طریقت
امیر اہلِ سنت، بانئ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی

(زید مجدہ و شرفہ و علمہ و عملہ و عمرہ)

کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مصنف کا تعارف

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے ۲۰۰۴ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلِی ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش ۱۰ جون ۱۹۸٦ء ہے۔

مولانا نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن ۲۰۰۰ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر ۴ سال قیام کیا پھر ۲۰۰۴ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور ۲۰۰٦ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھی، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع

ہے)میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیااور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی، ۲۰۱۴ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں چلنے والی علمِ صرف کی کتاب بنام مراح الارواح کی اردو شرح بنام **شفیق المصباح** تصنیف فرمائی۔

اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ موصوف کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے موصوف کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

مصنف کی اصلاحی کتب

1☆...مافعل اللہ بک (حصہ اول)

2☆...مافعل اللہ بک (حصہ دوم)

3☆...مافعل اللہ بک (حصہ سوم)

4☆...میری سنت میری امت

5☆...کیا حال ہے؟

6☆...موت کے وقت

7☆...عقائد کی حکمتیں

8☆...پانچ نمازوں کی حکمت

9☆...قرآنی سورتوں کے مضامین

10☆...سب سے پہلے سب سے آخر

11☆... جانشینِ انبیاء کا مختصر تعارف　12☆... قصور کس کا؟

13☆... نصاب مسائلِ نماز　14☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد اوّل

15☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد دوم 16☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد سوم

17☆... تدریس کے ۲۶ طریقے　18☆... رفیق التدریس

19☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے 20☆... فیضانِ قرآن کورس

21☆... فیضانِ شریعت کورس　22☆... آسان فرض علوم

23☆... آسان خطباتِ محرم　24☆... تنظیمی نصاب

25☆... اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا　26☆... آسان حنفی نماز (ہندی)

27☆... عیدِ میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کیوں اور کیسے؟ 28☆... محمد اور احمد کے اسرار

29☆... مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟　30☆... ایک سے دس تک

31☆... نکتے ہی نکتے　32☆... امتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرآنی جوابات

33☆... کامیابی کے دس اصول　34☆... درسِ تصوف

35☆... علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی؟　36☆... درود کی حکمتیں

37☆... چاند کی گواہی

مصنف کی درسی کتب

1☆... شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح　2☆... شَفِیْقِیَّہ شرح اَلْاَرْبَعِیْنَ النَّوَوِیَّہ

3☆... شَفِیْقُ النَّحْو لحل خُلَاصَۃِ النَّحْو (حصہ اول) 4☆... نُوْرُ الْمُغِیْث شرح تَیْسِیْرُ مُصْطَلَحِ الْحَدِیْث

5☆... شَفِیْقُ النَّحْو لحل خُلَاصَۃِ النَّحْو (حصہ دوم)　6☆... القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر

7☆...شَارِقُ الْفَلَاح شرح نُوْرُ الْاِیْضَاح

8☆...عِرْفَانُ الْآثَار شرح مَعَانِی الْآثَار

9☆...عِنَایَۃُ الْحِکْمَت لِحَلِّ بِدَایَۃُ الْحِکْمَت

10☆...خَلِیْلِیَّہ شرح مُنَاظَرَۃٌ رَشِیْدِیَّہ

11☆...کَلَامُ الْوِقَایَہ شرح شَرْحُ الْوِقَایَہ

12☆...رَحْمَۃُ الْبَارِی شرح تَفْسِیْرُ الْبَیْضَاوِی

13☆...مُخْتَارُ التَّاوِیْل شرح مَدَارِکُ التَّنْزِیْل

14☆...اَلدَّلَالَۃُ الشَّاھِدَۃ شرح اَلْبَلَاغَۃُ الْوَاضِحَۃ

15☆...اَلْمُعْتَبَرُ الْمُعْتَرَف لحل الْمُعْتَقَدِ الْمُنْتَقَد

16☆...سَلِیْمُ النَّظَر شرح نُزْھَۃُ النَّظَر

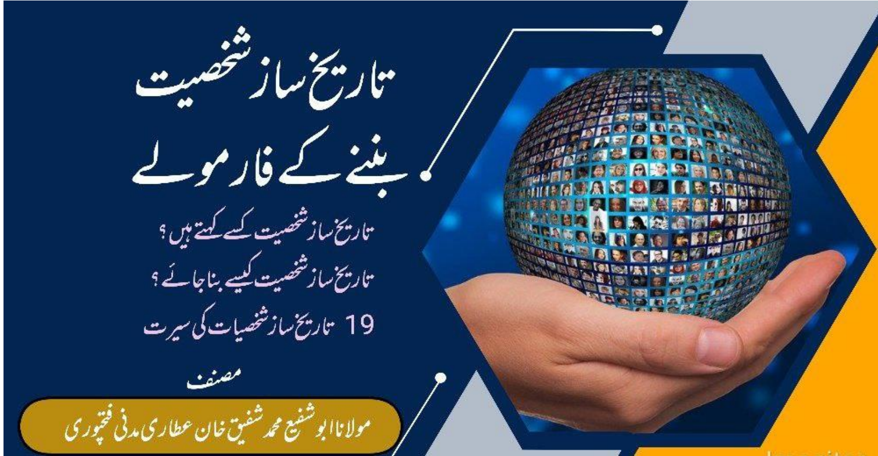
17☆...شَفِیْقُ النُّعْمَانِی لِحَلِّ شَرْحِ الْجَامِی

18☆...عَطَایَۃُ الْحِکْمَت شرح ھِدَایَۃُ الْحِکْمَت

19☆... نحو کے دلچسپ سوالات

20☆... صرف کے دلچسپ سوالات

21☆... تسلیم التوقیت



الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ   و علی الک و اصحابک یا حبیب اللہ

درود شریف کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم ایمان والے ہیں اور اللہ پاک اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ پاک میں ایمان والوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴿۱۳۹﴾ (پ۴، آل عمران، ۱۳۹)

ترجمہ کنز الایمان: اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔

یعنی اللہ پاک نے اس آیت میں ایمان والوں کے لیے کامیابی اور سلامتی کی بشارت دی ہے مگر اس کے باوجود اگر ہم مسلمانوں کا جائزہ لیں تو پتا چلتا ہے کہ ہر کسی کو طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے، کوئی بیمار ہے تو کوئی قرضدار، کوئی گھریلو ناچاقیوں کا شکار ہے تو کوئی تنگدست و بے روزگار، کوئی اَولاد کا طلبگار ہے تو کوئی نافرمان اَولاد کی وجہ سے بیزار، الغرض ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے۔ کسی کا باپ بیمار ہے تو کسی کی ماں، کسی کی بیوی بیمار ہے تو کسی کی اولاد، ایسا لگتا ہے کہ بیماریوں، مصیبتوں، آفتوں، بلاؤں نے ہمارے گھروں پر ڈیرا جمارکھا ہے۔

ایسے حالات میں ہر ایک کی خواہش ہے کہ مجھے ان تمام پریشانیوں سے، مصیبتوں سے، آفتوں سے، بلاؤں سے رہائی مل جائے بس خوشحالی والی سلامتی والی زندگی مل جائے ۔لیکن سلامتی ملے کیسے؟

اب یہاں پر میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں کہ آپ مجھے بتائیں کہ اگر آپ کے لیے اللہ کے کوئی ولی سلامتی کی دعا کر دے تو کیا آپ مطمئن نہیں ہو جائیں گے کہ اب میری پریشانیاں دور ہو جائیں گی اور مجھے سلامتی مل جائے گی، کیوں؟ کیونکہ اللہ کے ولی نے سلامتی کی دعا کی ہے۔ اور اللہ پاک نے اپنے اولیاء کو یہ قدرت دی بھی ہے کہ وہ جس کے حق میں دعا کر دیں اس کا بیڑا پار ہے اسی لیے ہم کہتے ہیں:

ہم کو تو ہر اک ولی سے پیار ہے
ان شاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے

اور شعر بھی آپ نے سنا ہو گا:

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

کسی پریشان حال کے حق میں اللہ کا ولی دعا کر دے تو اس کی پریشانی دور ہو جائے ،اسے تمام غموں سے سلامتی مل جائے، اس کی تقدیر بدل جائے۔ اسی ضمن میں ایک بات اور کہہ دوں کہ اللہ پاک نے ولیوں سے بڑا مرتبہ نبیوں کا رکھا، اگر کوئی نبی کسی کے حق میں سلامتی کی دعا کر دے تو اب کیا خیال ہے؟ اس کی پریشانی پریشانی رہے گی، اس کی مصیبت مصیبت رہے گی۔ آپ کہیں کہ جناب تب تو کمال ہو جائے گا، اگر کسی نبی نے دعا کر دی تو اس کی زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں ہوں گی۔

اب ایک قدم اور آگے بڑھیئے، اگر نبیوں کے نبی، اللہ کے آخری نبی، محمدِ عربی دعا کر دیں تو!

اللہ اکبر !اعلی حضرت علیہ رحمۃ العزت لکھتے ہیں:

خلق سے اولیا اولیا سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

جن کا مرتبہ سب سے ارفع و اعلی ہے ،جو محبوبِ خدا ہیں، ساری کائنات رب کی رضا چاہے کہ مجھ سے میرا رب راضی ہو جائے اور رب جس کی رضا چاہے اس کے مقام و مرتبہ کا کون اندازہ لگا سکتا ہے، اعلی حضرت علیہ رحمۃ العزت لکھتے ہیں:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

اور اعلی حضرت کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان، علیہ رحمۃ المنان اپنے نعتیہ دیوان ''ذوقِ نعت'' میں اسی بات کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

خدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی
خدائے پاک خوشی ان کی چاہتا ہو گا

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا
ہمار بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا

جو مقصودِ کائنات ہیں، وجہِ تخلیقِ کائنات ہیں، بھلا ان کی دعا کب رد ہو سکتی ہے، اللہ پاک نے ان کو سارے اختیارات دے دیئے اب محبوب ﷺ جو چاہیں، جسے چاہیں عطا کریں، خالقِ کل نے ان کو مالکِ کل بنا دیا۔

میں تو مالِک ہی کہوں گا کہ ہو مالِک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

اب آخری بات بتایئے کہ اللہ کے بعد مخلوق میں سب سے بڑا مرتبہ رسول اللہ ﷺ کا ہے اور رسول اللہ ﷺ سے بڑا مرتبہ کس کا ہے؟ یقیناً اللہ پاک کا ہے، وہی خالق و مالک ہے، زندگی اور موت دینے والا ہے، جس کو چاہے غریب کرے جس کو چاہے امیر کرے، جس کو چاہے راحت دے اور جس کو چاہے آفت و بلا میں مبتلا کرے۔

ولیوں، نبیوں کی دعاؤں سے لوگوں کو سلامتیاں ملتی ہی ہیں مگر کسی سے اللہ پاک فرما دے "جا بندے تیرے لیے سلامتی ہے" تو کیا خیال ہے؟ دنیا اس کے لیے جنت نہ بن جائے گی، یقیناً بن جائے گی۔

لیکن آپ سوال کریں گے کہ جناب ہماری کیا حیثیت کہ اللہ پاک ہم سے فرمائے کہ "جا بندے تیرے لیے سلامتی ہے" ہماری آنکھوں میں نہ وہ تاب کہ اسے دیکھ سکیں، نہ ہماری یہ مجال کہ ہم اسے سن سکیں، پھر یہ کیونکر ممکن ہے؟

اے عاشقانِ رسول! میں آپ سے کہوں گا کہ ہم نے آج اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا در چھوڑ دیا ہے جس کی وجہ سے ہم پریشان ہیں اگر درِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر جمے رہتے تو یہ نامرادی کے دن نہ دیکھنے پڑتے، کیونکہ

وہ کہ اس در کا ہوا خلقِ خدا اس کی ہوئی
وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا

اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول! آیئے میں آپ کو ایک آسان سا وظیفہ بتاتا ہوں جس کی وجہ سے اللہ پاک آپ پر سلامتی نازل فرمائے گا اور جب رب کی سلامتی نازل ہو گی تو ساری پریشانیاں دور ہو جائیں گی ان شاء اللہ چنانچہ:

مسند احمد بن حنبل کی حدیثِ پاک ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بشارت دی کہ:

اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْكَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ۔

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ''جو آپ پر درود پڑھتا ہے اس پر میں رحمت بھیجتا ہوں اور جو آپ پر سلام پڑھتا ہے اس پر میں سلامتی بھیجتا ہوں'' (مسند احمد بن حنبل، ج۱، ص۴۰۷، حدیث ۱۶۶۴)

(ضیائے درود و سلام ص ۴-۵)

اللہ اکبر! کتنا آسان وظیفہ ہے کہ جو رب سلامتی لینا چاہتا ہے وہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر سلام پڑھے اس پر رب سلامتی بھیجے گا۔

یہاں پر ایک سوال ہوتا ہے کہ رب کا تو فرمان ہے:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔ (پ۸، سورۂ انعام)

کہ اللہ پاک بندوں کو ایک کا دس عطا فرماتا ہے مگر یہاں پر بندہ ایک بار سلام پڑھے تو رب تعالی بھی ایک بار سلامتی بھیجے، یہ کیسے حالانکہ ہونا یہ چاہیئے کہ بندہ ایک بار سلام پڑھے تو رب تعالی دس بار سلامتی بھیجے۔ میں اس بات پر غور کرتا رہا بالآخر "سننِ نسائی" کی ایک حدیثِ پاک پر نظر گئی کہ

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

جَاءَنِی جِبْرِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّكَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْكَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَا یُصَلِّیَ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا وَلَا یُسَلِّمَ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا

جبرئیل نے مجھ سے عرض کی کہ رب تعالی ارشاد فرماتا ہے: "اے محمد! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا امتی تم پر ایک بار درود بھیجے تو میں اس پر دس بار رحمت بھیجوں اور تمہارا جو امتی تم پر ایک بار سلام بھیجے میں اس پر دس سلام بھیجوں" (سننِ نسائی ص ۲۲۲، حدیث ۱۲۹۲)

(ضیائے درود و سلام ص ۳)

وِرد جس نے کیا دُرود شریف
اور دل سے پڑھا دُرود شریف
حاجتیں سب رَوا ہوئیں اُس کی
ہے عَجَب کیمیا دُرُود شریف

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کا کتنا کرم ہے کہ ہم ایک بار اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر سلام بھیجیں تو وہ ہم پر دس سلامتیاں نازل فرمائے، دس بار سلام بھیجیں تو سو سلامتیاں نازل فرمائے اور جو سو بار سلام بھیجے اس پر ایک ہزار سلامتیاں نازل فرمائے، اور جس پر رب کی سلامتیاں

نازل ہو رہی ہوں آپ ایمان سے کہیئے گا: کیا وہ پریشان رہے گا؟ بیمار رہے گا؟ تنگدست رہے گا؟ مصیبتوں سے دوچار رہے گا؟ نہیں اور یقیناً نہیں، کیوں؟ کیونکہ رب کی سلامتیوں کے ہوتے ہوئے مصیبتوں، پریشانیوں، بیماریوں، آفتوں، بلاؤں کا کیا کام۔

اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول! میرا ایمان ہے دنیا کا سب سے زیادہ ستایا ہوا انسان، مصیبتوں میں زندگی بسر کرنے والا انسان، انتہا درجے کا تنگدست و بدحال ہو اور اگر اس پر میرے رب کی صرف ایک سلامتی نازل ہو جائے تو وہ دنیا کا سب سے زیادہ خوش حال انسان ہو جائے گا۔ لیکن یہاں تو ایک بار نبی ﷺ پر سلام بھیجنے سے رب کی دس سلامتیاں نازل ہو رہی ہیں۔ اور اگر میں بات کروں اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کے سلام کی، کہ جب آپ نے نبی ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

تو گویا آپ نے نبی پر لاکھوں سلام بھیج دیا اور لاکھوں کا مطلب ہے ایک کروڑ سے ایک کم یعنی ۹۹ لاکھ، ۹۹ ہزار، ۹ سو، ۹۹، یہ پہلے مصرعہ کا ہوا اور اتنا ہی دوسرے مصرعہ کا تو دونوں ملاکر دو کروڑ میں دو کم یعنی ایک کروڑ، ۹۹ لاکھ، ۹۹ ہزار، ۹ سو، ۹۸، بار سلام بھیج دیا اور رب ایک کے بدلے دس عطا فرماتا ہے تو اس کا دس گنا ۱۹، کروڑ، ۹۹ لاکھ، ۹۹ ہزار، ۹ سو، ۹۸ ہوا۔

اب آپ بتایئے جو شخص صبح سویرے اٹھ کر اعلیٰ حضرت کے لکھے ہوئے سلام کے دو مصرعے:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

پڑھ لے اور اس کی وجہ سے اس پر رب کی (19,99,99,980) سلامتیاں نازل ہو جائیں تو وہ پریشان ہو گا؟ تنگدست ہو گا؟ یقیناً نہیں ہو گا۔ لہٰذا آیئے آج کی اس نورانی محفل کے صدقے نیت کیجیئے کہ صبح اٹھ کر سلام کے یہ دو مصرعے ضرور پڑھیں گے۔ ان شاء اللہ

وہ سلامت رہا قیامت میں
پڑھ لیے جس نے دل سے چار سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وجہِ تصنیف

اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ احسان کہ اس نے ہمیں انسان بنایا اوراسلام کی دولت سے سرفراز فرمایا اور ہماری بھلائی کے لئے اس نے ہم پر کچھ احکام فرض فرمائے جن کو ہم اسی کی توفیق سے دل و جان سے مانتے اور بخوشی ان پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے معاشرے میں بعض ایسے افراد بھی پائے جاتے ہیں جو علمِ دین سے دوری کے سبب آئے دن اسلامی احکامات پر چوں وچراں کرتے ،اسلامی احکامات کو عقلی ترازو پر تولتے دکھائی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام نے جو ہم پر احکام فرض فرمائے ہیں ان کی کیا حکمت ہے ؟

لہذا ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسی کتاب ہونی چاہئے جس میں اسلامی احکام کی حکمتیں اور عقلی دلائل موجود ہوں جس سے اسلامی احکامات کی اہمیت اجاگر ہو سکے،انہی حالات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے سگِ عطار کتاب بنام ''اسلامی احکام کی حکمتیں''تصنیف کی، اسی کتاب کی ایک کڑی ''پانچ نمازوں کی حکمت'' ہے۔ اللہ پاک سے دعاہے کہ وہ اس کتاب کو مقبولیت عطا فرمائے اور عوامِ اہلِ سنت کے لئے نفع بخش بنائے۔ آمین۔

از ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

نماز اہم فریضہ ہے

اے عاشقانِ رسول! نمازِ پنجگانہ اللہ پاک کی وہ نعمتِ عظمٰی ہے کہ اس نے اپنے کرمِ عظیم سے خاص ہم کو عطا فرمائی، ایمان و تصحیح عقائد مطابق مذہب اہل سنت و جماعت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم و اعظم اور دین کا ستون ہے۔ قرآنِ مجید و احادیثِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس کی اہمیت سے مالا مال ہیں، جابجا اس کی تاکید آئی اور اس کے تارکین پر وعید فرمائی، قرآن کریم میں کم و بیش سات سو (۷۰۰) مقامات پر اس کا تذکرہ ہے اور کئی مقامات پر اس کے قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (نصاب اصول حدیث مع افاداتِ رضویہ ص ۱۲) نیز نماز اللہ تعالیٰ کی یاد کا ذریعہ بھی ہے چنانچہ پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۱۴ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ﴿۱۴﴾

ترجمہ کنزالایمان: بیشک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔

اس آیت کے تحت صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی لکھتے ہیں: تاکہ تو اس میں مجھے یاد کرے اور میری یاد میں اخلاص اور میری رضا مقصود ہو، کوئی دوسری غرض نہ ہو اسی طرح ریا کا دخل نہ ہو یا یہ معنٰی ہیں کہ تو میری نماز قائم رکھ تاکہ میں تجھے اپنی رحمت سے یاد فرماؤں۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے بعد اعظم فرائض نماز ہے۔ (تفسیرِ خزائن العرفان)

اور حدیثِ پاک میں فرمایا گیا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔

(صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب بیان أرکان الإسلام... إلخ، الحدیث:۲۱۔(۱۶)، ص۲۷)

ترجمہ: حضرتِ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا اور زکاۃ دینا اور حج کرنا اور ماہِ رمضان کا روزہ رکھنا۔"

قرآن میں لفظِ صلوۃ کتنی مرتبہ آیا ہے؟

قرآنِ کریم میں لفظِ صَلٰوۃ کم و بیش ۶۷ مرتبہ اور لفظِ صَلَوٰت ۵ مرتبہ آیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

لفظِ صلوۃ سورۃ البقرۃ میں ۹ بار، سورۃ النساء میں ۹ بار، سورۃ المائدۃ میں ۶ بار، سورۃ الانعام میں ایک بار، سورۃ الاعراف میں ایک بار، سورۃ الانفال میں ایک بار، سورۃ التوبۃ میں ۵ بار، سورۃ یونس، ہود اور رعد میں ایک ایک بار، سورۃ ابراہیم میں ۳ بار، سورہ بنی اسرائیل میں ایک بار، سورہ مریم میں ۳ بار، سورہ طٰہٰ میں ۲ بار، سورۃ الانبیاء میں ایک بار، سورۃ الحج میں ۳ بار، سورۃ النور میں ۴ بار، سورۃ النمل میں ایک بار، سورۃ العنکبوت میں ۲ بار، سورہ روم میں ایک بار، سورہ لقمٰن میں ۲ بار، سورۃ الاحزاب میں ایک بار، سورۃ الفاطر میں ۲ بار، سورۃ الشوریٰ اور سورۃ المجادلہ میں ایک ایک بار، سورۃ الجمعہ میں ۲ بار اور

سورہ مزمل و سورۃ البینۃ میں ایک ایک بار آیا ہے۔ جبکہ لفظِ صلوٰت سورۃ البقرہ میں ۲ بار اور سورۃ التوبہ، سورۃ الحج و سورۃ المؤمنون میں ایک ایک بار آیا ہے۔

نماز کا بعد ایمان اعظمِ فرائض ہونے کی چھ حکمت

بعدِ ایمان نماز تمام فرائض سے اعظم و افضل و اکرم ہے جیسے کہ حدیثِ پاک میں ایمان کے بعد تمام فرائض میں سے سب سے پہلے نماز کا ذکر کیا گیا ہے پس نماز کے تمام فرائض سے افضل ہونے کی کئی حکمتیں ہیں مثلاً:

پہلی حکمت: اس لئے کہ نماز بدنی عبادت ہے اور زکوۃ مالی عبادت ہے اور بدن مال سے افضل ہے لہٰذا نماز بھی زکوۃ سے افضل ہوئی۔

دوسری حکمت: اسلام میں فرائض میں سے سب سے پہلے نماز ہی فرض ہوئی اور پھر اس کے بعد زکوۃ، روزہ و حج وغیرہ دیگر چیزیں فرض ہوئیں۔ اس بناء پر نماز سب سے افضل ہے۔

تیسری حکمت: رب تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو عرش پر بلا کر نماز عطا فرمائی اور زکوۃ وغیرہ باقی فرائض کو زمین پر ہی بھیج دئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے فرائض میں نماز افضل ہے۔

چوتھی حکمت: نماز دن بھر میں پانچ دفعہ پڑھی جاتی ہے جبکہ زکوۃ و روزہ سال کے بعد اور حج عمر میں ایک مرتبہ ہے۔ لہٰذا اس اعتبار سے نماز دیگر فرائض سے افضل ہوئی۔

پانچویں حکمت: نماز ہر غریب و امیر، مسافر و مقیم مسلمان پر فرض ہے مگر زکوۃ و حج غریب پر فرض نہیں اور روزہ رکھنا مسافر پر فرض نہیں کیونکہ مسافر روزہ قضا کر سکتا ہے پس اس لحاظ سے نماز افضل الفرائض ہوئی۔

چھٹی حکمت: نماز حضرتِ آدم علیہ السلام سے ہمارے نبی ﷺ تک تقریباً ہر پیغمبر نے کسی قدر فرق کے ساتھ پڑھی ہے لیکن زکوۃ و روزہ و حج وغیرہ کا یہ حال نہیں۔

(تفسیر نعیمی جلد۔۱۔ص۱۱۴)

نماز اللہ پاک کا عطیہ ہے

اے عاشقانِ رسول ! نماز کے کوئی اور فضائل و فوائد نہ بھی ہوتے تب بھی ایک مسلمان کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ نماز پیارے اللہ پاک کا تحفہ و عطیہ ہے جو اس نے اپنے چاہنے اور ماننے والوں کو عطا فرمایا ہے۔ لیکن اللہ پاک کی رحمتوں کے قربان کہ اس نے ہمارے لئے اس نماز میں بے شمار فوائد و ثمرات رکھ کر ہمیں ان سے فیض یاب ہونے کی سعادت عطا فرمائی ہے، اور نماز کو اپنی بارگاہ میں حاضری دینے کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔

لہٰذا اس کتاب میں سب سے پہلے نماز کی فضیلت پر چند قرآنی آیات اور احادیثِ شہنشاہِ موجودات علیہ افضل الصلوٰت ذکر کی جائیں گی پھر صلاۃ کا لغوی معنی نیز نماز کو صلاۃ کہنے کی وجہ اور آخر میں پانچ نمازوں کی حکمت بیان کی جائے گی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نماز کیوں فرض فرمائی؟ ان شاء اللہ۔

فضائلِ نماز پر آیاتِ قرآنیہ

چنانچہ اللہ رب العالمین قرآنِ عظیم کے پارہ ایک سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۳ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔ (پ۱، البقرۃ: ۳.)

اور دوسری جگہ ارشادِ باری تعالی ہے۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ (پ۱، البقرۃ: ۴۳)

ترجمہ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

احادیث میں نماز کا حکم

پہلی حدیث: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچائے؟ فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھ اور زکاۃ دے اور رمضان کا روزہ رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔" اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ "اسلام کا ستون نماز ہے۔"

(جامع الترمذي"، أبواب الإيمان، باب ماجاء في حرمة الصلاة، الحديث: ۲۶۲۵، ج۴، ص۲۸۰)

دوسری حدیث: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بتاؤ! تو کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں ہر

روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گا؟ عرض کی نہ۔ فرمایا: "یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے، کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو محو فرمادیتا ہے۔"

(صحيح مسلم"، كتاب المساجد، باب المشي إلى الصلاة... إلخ، الحديث: ٦٦٧، ص٣٣٦)

تیسری حدیث: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ایک صاحب نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اسلام میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے؟ فرمایا: "وقت میں نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑی اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔"

(شعب الإيمان"، باب في الصلوات، الحديث: ٢٨٠٧، ج٣، ص٣٩)

چوتھی حدیث: ابو داود نے بطریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدّہ روایت کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تمہارے بچّے سات برس کے ہوں، تو اُنھیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں، تو مار کر پڑھاؤ۔"

(سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، الحديث: ٤٩٥، ج١، ص٢٠٨)

پانچوی حدیث: حضرتِ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاڑوں میں باہر تشریف لے گئے، پت جھاڑ کا زمانہ تھا، دو ٹہنیاں پکڑ لیں، پتّے گرنے لگے، فرمایا: "اے ابو ذر! میں نے عرض کی، لبیک یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! فرمایا: "مسلمان بندہ اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے، تو اس سے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتّے۔

(المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث أبي ذر الغفاري، الحديث: ٢١٦١٢، ج٨، ص١٣٣)

چھٹی حدیث: ترمذی عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ صحابہ کرام کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے سوا نماز کے۔

(جامع الترمذي"، أبواب الإيمان، باب ماجاء في ترک الصلاة، الحديث: ۲۶۳۱، ج۴، ص۲۸۲)

بہت سی ایسی حدیثیں آئی ہیں جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک کفر ہے اور بعض صحابۂ کرام مثلاً حضرت امیر المومنین فاروق اعظم و عبدالرحمن بن عوف و عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس و جابر بن عبداللہ و معاذ بن جبل و ابو ہریرہ و ابوالدرداًرضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ و عبداللہ بن مبارک و امام نخعی کا بھی یہی مذہب تھا، اگرچہ ہمارے امام اعظم و دیگر آئمہ نیز بہت سے صحابۂ کرام اس کی تکفیر نہیں کرتے پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا شخص "کافِر" ہے۔(بہارِ شریعت جلد ۔ا۔حصہ ۳۔ص ۴۴۲)

نماز کے متعلق اہم مسئلہ

مسئلہ نمبر:۱: ہر مکلّف یعنی عاقِل بالغ پر نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔ اور جو قصداً چھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسِق ہے اور جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ ائمۂ ثلثہ مالک و شافعی و احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک سلطانِ اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔

(الدرالمختار "معه" ردالمحتار"، کتاب الصلاة، ج۲، ص۶)

مسئلہ نمبر:۲: بچّہ کی جب سات برس کی عمر ہو، تو اسے نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب دس برس کا ہو جائے، تو مار کر پڑھوانا چاہیے۔

(جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء متی یؤمر الصبي بالصلاة، الحديث: ۴۰۷، ج۱، ص۴۱۶)

اے عاشقانِ رسول ! یقیناً نماز ہر مسلمان عاقل و بالغ پر فرض عین ہے لیکن دین سے دوری کے سبب ہم نماز سے کوسو دور ہیں مگر ہمارے اسلاف نہ نماز پڑھتے بلکہ اس انداز سے پڑھتے کہ ان کی نماز کا حال سن کر اپنے آپ پر شرم آتی ہے اور وہ انداز ایک یا دو بار کا نہیں بلکہ مسلسل کئی کئی سال تک جاری و ساری رہتا جیسے کہ حضرت علامہ شیخ اسمعیل حقی علیہ رحمۃ اللہ القوی تفسیرِ قرآن روح البیان میں حضرتِ حاتم رحمۃ اللہ علیہ کے نماز پڑھنے کا نرالا انداز بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نماز

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ حضرت عاصم بن یوسف محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت عاصم بن یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اے حاتم !رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا تم اچھی طرح نماز پڑھتے ہو؟ تو آپ نے فرمایا کہ "جی ہاں"تو حضرت عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا: آپ بتایئے کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ تو حضرت حاتم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت قریب ہو جاتا ہے تو میں نہایت ہی کامل و مکمل طریقے سے وضو کرتا ہوں۔ پھر نماز کا وقت آجانے پر جب مصلیٰ پر قدم رکھتا ہوں تو اس طرح کھڑا ہوتا ہوں کہ میرے بدن کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر برقرار ہو جاتا ہے پھر میں اپنے دل میں یہ تصور جماتا ہوں کہ خانہ کعبہ میرے دونوں بھوؤں کے درمیان اور مقامِ ابراہیم میرے سینے کے سامنے ہے پھر میں اپنے دل میں یہ یقین رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ میری ظاہری حالت اور میرے دل میں چھپے ہوئے تمام خیالات کو جانتا ہے اس طرح کھڑا ہوتا ہوں کہ گویا پل صراط پر میرے قدم ہیں اور جنت میرے داہنے اور

جہنم میرے بائیں اور ملک الموت میرے پیچھے ہیں اور گویا یہی نماز میری زندگی کی آخری نماز ہے، اس کے بعد تکبیر تحریمہ نہایت ہی اخلاص کے ساتھ کہتا ہوں پھر انتہائی تدبر اور غور و فکر کے ساتھ قراءت کرتا ہوں۔ پھر نہایت ہی تواضع کے ساتھ رکوع اور گڑگڑاتے ہوئے انکساری کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں۔ پھر اسی طرح پوری نماز نہایت ہی خضوع و خشوع کے ساتھ خوف ورجا کے درمیان ادا کرتا ہوں یہ سن کر حضرت عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حیرت کے ساتھ پوچھا کہ اے حاتم اصم !رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا واقعی آپ ہمیشہ اور ہر وقت اسی طریقے سے نماز پڑھتے ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا کہ جی ہاں! تیس برس سے میں ہمیشہ اور ہر وقت اسی طرح ہر نماز ادا کرتا ہوں۔ یہ جواب سننے کے بعد حضرت عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر رقت طاری ہوگئی اور وہ یہ کہنے لگے کہ افسوس! ایسی نماز تو میں نے زندگی بھر میں کبھی بھی ادا نہیں کی۔(تفسیر روح البیان، البقرۃ، تحت الآیۃ ۳، ج۱، ص۸۱) (بھشت کی کنجیاں ص ۴۷)

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الٰہی
گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی

میں پانچوں نمازیں پڑھوں با جماعت
ہو توفیق ایسی عطا یا الٰہی

پڑھوں سُنّتِ قَبلیہ وقت ہی پر
ہوں سارے نوافل ادا یا الٰہی

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت
رہوں باوضو سدا یا الٰہی
(وسائلِ بخشش)

پانچ نمازوں کا ثبوت قرآن سے

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا (۷۸)

ترجمہ کنز الایمان: نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور صبح کا قرآن بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔(پ۱۵بنی اسرائیل ۷۸)

تفسیر: مفتی نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: اس میں ظہر سے عشا تک کی چار نمازیں آ گئیں۔

اس سے نمازِ فجر مراد ہے اور اس کو قرآن اس لئے فرمایا گیا کہ قرأت ایک رُکن ہے اور جُزء سے کل تعبیر کیا جاتا ہے جیسا کہ قرِآن کریم میں نماز کو رکوع و سجود سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ (۱۱۴)

ترجمہ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔(پ۱۲ہود ۱۱۴)

تفسیر: مفتی نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: دن کے دو کناروں سے صبح و شام مراد ہیں۔ زوال سے قبل کا وقت

صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے صبح کی نماز فجر اور شام کی نماز ظہر و عصر ہیں۔ اور رات کے حصوں کی نمازیں مغرب و عشاء ہیں۔ اور نیکیوں سے مراد یا یہی پنج گانہ نمازیں ہیں جو آیت میں ذکر ہوئیں یا مطلق طاعتیں یا "سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ" پڑھنا۔

مسئلہ: آیت سے معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کے لئے کَفّارہ ہوتی ہیں خواہ وہ نیکیاں نماز ہوں یا صدقہ یا ذکر و استِغفار یا اور کچھ۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان دوسرے رمضان تک یہ سب کَفّارہ ہیں ان گناہوں کے لئے جو ان کے درمیان واقع ہوں جب کہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچے۔

شانِ نُزول: ایک شخص نے کسی عورت کو دیکھا اور اس سے کوئی خفیف سی حرکت بے حجابی کی سرزد ہوئی اس پر وہ نادم ہوا اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا اس پر یہ آیت نازِل ہوئی۔ اس شخص نے عرض کیا کہ صغیرہ گناہوں کے لئے نیکیوں کا کَفّارہ ہونا کیا خاص میرے لئے ہے فرمایا نہیں سب کے لئے۔

اے عاشقانِ رسول! یہ بات تو ظاہر ہو چکی کہ نماز پانچ ہیں مگر یہاں پر اس بات کا بیان مناسب اور اچھا ہے اللہ تعالی نے نماز میں کتنی چیزوں کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ صاحبِ تفسیر روح البیان لکھتے ہیں:

ادائیگئ نماز میں پانچ چیزوں کا حکم

ادائیگئ نماز میں اللہ تعالی نے پانچ چیزوں کا حکم ارشاد فرمایا چنانچہ:

(۱)اقامت کا: جیسے اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ۔ نماز قائم کرو۔(پ۔۱۔البقرۃ۔۴۳)

(۲)محافظت و مداومت کا: جیسے الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ دَائِمُوْنَ۔ جو اپنی نمازوں میں مداومت کرتے ہیں۔(پ۔۲۹۔المعارج۔۲۳)

(۳)پورے وقت میں ادا کرنے کا: جیسے وَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَاباً مَوْقُوْتاً۔ بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔(پ۔۵۔النساء۔۱۰۳)

(۴)جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا: جیسے : وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔(پ۔۱۔البقرۃ۔۴۳)

(۵)خشوع کے ساتھ نماز ادا کرنے کا: جیسے الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾ جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں(پ۔۱۸۔المؤمنون۔۱)

لوگوں کی پانچ قسمیں

ان چیزوں کے اعتبار سے لوگوں کی بھی پانچ قسمیں ہیں:

(۱)وہ لوگ جو سرے سے نماز کے منکر ہیں: ان سب کا سردار ابو جہل ہے کہ اس کے حق میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ (پ۔۲۹۔القیامۃ۔۳۱۔۳۲)

ترجمہ کنزالایمان: تو اس نے نہ تو سچ مانا اور نہ نماز پڑھی۔ ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

(۲)وہ لوگ جو نماز کی حقّانیت کے قائل تو ہیں مگر ادا نہیں کرتے: یہ اہلِ کتاب ہیں ارشادِ رب العباد ہے:

فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ وَّرِثُوا الۡكِتٰبَ۔ (پ۔۹۔الاعراف۔۱۶۹)

ترجمہ کنزالایمان: پھر ان کی جگہ ان کے بعد وہ ناخلف آئے کہ کتاب کے وارث ہوئے۔

(۳)وہ لوگ جو بعض نمازیں ادا کرتے ہیں اور بعض سے قاصر و کاہل ہوتے ہیں: یہ منافقین ہیں ان کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ يُخٰدِعُوۡنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمۡ ۚ وَاِذَا قَامُوۡۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوۡا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوۡنَ النَّاسَ وَلَا يَذۡكُرُوۡنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۱۴۲﴾ (پ۔۵۔النساء ۱۴۲)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کرکے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا۔

(۴)وہ لوگ جو تمام نماز پڑھتے تو ہیں مگر ان کی نمازوں میں خشوع و خضوع نہیں ہوتا: ان کے بارے میں ارشادِ ربِ باری ہے:

فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ ﴿۴﴾ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ ﴿۵﴾ (پ۔۳۰۔الماعون۔۵)

ترجمہ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے۔ جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

(۵)وہ حضرات جو نماز کو شرائط کے ساتھ ادا کرتے ہیں ان سب کے سردار حضرت محمد ﷺ ہیں ان کے بارے میں قرآن ناطق ہے:

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱﴾ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ صَلَاتِهِمۡ خٰشِعُوۡنَ ﴿۲﴾ (پ۔۱۸۔المؤمنون۔۱۔۲۔)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے۔ جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔

یہی وہ لوگ ہیں جن کے انجام کے متعلق قرآنِ عظیم جنت الفردوس کا مژدہ سناتا ہے چنانچہ پارہ۔۱۸۔ سورۃالمؤمنون کی آیت نمبر۔۹۔۱۰۔۱۱۔ میں ارشادِ رب العباد ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝٩ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝١٠ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہیں۔ کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(تفسیرِ روح البیان جلد۔۱۔ص ۸۱۔۸۲۔۸۳)

نماز کو صلاۃ کہنے کی چار حکمت

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح میں فرماتے ہیں کہ نماز کو صلاۃ کہنے کی چند حکمتیں ہیں:۔

پہلی حکمت: صَلٰوۃ صَلْیٌ سے بنا ہے بمعنی گوشت بھونا، آگ پر پکانا، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ"۔ نیز آگ سے لکڑی سیدھی کرنے کو تصلیہ کہا جاتا ہے، چونکہ نماز اپنے نمازی کے نفس کو مجاہدہ و مشقت کی آگ پر جلاتی ہے، نیز اسے سیدھا کرتی ہے اس لئے نماز کو صلوٰۃ کہتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح جلد۔۱۔ ص ۵۲۹)

دوسری حکمت: صلوٰۃ کے معنی دعائے رحمت، انزالِ رحمت، استغفار، سرین ہلانا ہیں۔ چونکہ یہ سب چیزیں نماز میں ہوتی ہیں اس لئے نماز کو صلوٰۃ کہتے ہیں۔

(مراۃ المناجیح جلد۔۱۔ ص ۵۲۹)

تیسری حکمت: صَلیٰ کا ایک معنی لازم پکڑنا ہے جیسے کہ قرآنِ پاک میں تَصْلٰی نَارًا حَامِیَةً ہے چونکہ نماز بھی مسلمان کے واسطے لازم رہتی ہے اس لئے نماز کو صلوۃ کہتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی جلد ۔۱۔ ص ۱۱۵)

چوتھی حکمت: قرآنِ پاک میں لفظِ صلوۃ پانچ معنی میں استعمال ہوا ہے۔

(۱)۔۔۔دعا کے لئے جیسے:

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ (پ۔۱۱۔التوبة۔۱۰۳)

(۲)۔۔۔تعریف کے لئے جیسے:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (پ۔۲۲۔الاحزاب۔۵۶)

(۳)۔۔۔قرآن کی تلاوت کرنے کے لئے جیسے:

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ۔ ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو۔ (پ۔۱۵۔بنی اسرائیل۔۱۱۰)

(۴)۔۔۔درود یعنی رحمت کے لئے جیسے:

أُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۗ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ (پ۔۲۔البقرة۔۱۵۷)

ترجمہ کنزالایمان: یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی دُرودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔

(۵)۔۔۔نماز کے لئے جیسے اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ۔ پس نماز کو صلوۃ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں پہلی چار چیزیں شامل ہیں کہ نماز میں رب پاک سے دعا بھی ہے اس کی تعریف بھی، قرآنِ کریم کی تلاوت بھی اور اس کے پڑھنے والے پر رحمت بھی نازل ہوتی ہے۔(تفسیر نعیمی جلد ۔ا۔ ص ۱۱۵) (روح البیان جلد۔ا۔ص۸۰)

اوّل فریضہ نماز ہے

اسلام میں سب اعمال سے پہلے نماز فرض ہوئی،یعنی نبوت کے گیارہویں سال ہجرت سے دو سال کچھ ماہ پہلے، نیز ساری عبادتیں اللہ تعالٰی نے فرش پر بھیجیں مگر نماز اپنے محبوب کو عرش پر بلا کر دی، اس لئے کلمہ شہادت کے بعد سب سے بڑی عبادت نماز ہے۔جو نماز سیدھی کرکے پڑھے تو نماز اسے بھی سیدھا کر دیتی ہے کہ نماز عماد الدین یعنی دین کا ستون ہے۔

نماز کے شبِ معراج فرض ہونے کی حکمت

شبِ معراج نماز کو فرض کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے صاحبِ تفسیرِ روح البیان لکھتے ہیں: چونکہ شبِ معراج افضل الاوقات اور اشرف الحالات اور اَعَزُّ المناجات ہے اور نماز بھی بعد از ایمان افضل الطاعات اور ادائیگی کے لحاظ سے احسن الہیئات ہے پس افضل عبادت کو اس افضل وقت (کہ جس میں بندۂ خاص محمدِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اپنے رب کا وصال اور اس کا قرب حاصل ہوا) میں فرض کیا گیا۔(تفسیر روح البیان جلد۔ا۔ص۸۴۔۸۵)

شبِ معراج نماز کے فرض ہونے کا انوکھا واقعہ

اللہ اکبر! صاحبِ روض الفائق معراج النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے باب میں لکھتے ہیں کہ جب اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب پاک وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے اپنی مراد پالی اور خَلْوَت میں اپنے رب تعالیٰ کے حسن کا مشاہدہ کر لیا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے ارشاد فرمایا گیا: "خواہش کا اظہار کیجئے اور جو چاہتے ہیں ہم سے طلب کیجئے، ہم نے آپ (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم) کو ہر شئے طلب کرنے اور ہر مقصد تک پہنچنے کی اجازت دے دی ہے۔" آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے عرض کی: "میں چاہتا ہوں کہ میری اُمَّت کو بھی ویسا ہی شرف عطا کیا جائے جس کی پوشاک مجھے پہنائی گئی ہے تاکہ وہ بھی میری رحمت سے اپنا انعام پالیں۔" تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو ارشاد فرمایا گیا: "اے کائنات کے سردار (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم)! اے وہ ذات جس کے قدموں کی برکت سے زمین وآسمان نے شرف پایا ہے! ہم نے آپ (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم) کی اُمَّت کو پانچ خلعتیں عطا کر دی ہیں لہٰذا ان کی سعادتوں کے ستارے بزرگی کے اُفق پر جگمگائیں گے، اور وہ پانچ خلعتیں، پانچ نمازیں ہیں۔ جن سے آپ (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم) کی اُمَّت، خَلْوَت میں راحت پائے گی۔" آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے عرض کی: "جن خلعتوں کا نور کائنات میں پھیلا ہوا ہے اور چمک رہا ہے، ان کی پہچان اور اوصاف کیا ہیں؟ دُنیا میں ان کے نام کیا ہیں؟" جواب ملا: "اے حبیبِ محترم (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم)! قرب کے مراتب پر تشریف رکھئے، یہ سب آپ (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم) کے سامنے ایک ایک کر کے اپنے جلوے ظاہر کریں گی۔"

سب سے پہلے جو دلہن آئی اس پر روشن و چمکدار انوار واضح تھے، جس کی خوشبو تمام جہان میں پھیلی ہوئی تھی، اس کا نور اہلِ عقل و بصیرت کے سامنے واضح طور پر چمک رہا تھا۔ اس وقت آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو پکارا گیا: "اے وہ ہستی جو ہمارا وصال پا کر ہجر و فراق کے غم سے محفوظ ہو گئی اور اے وہ ہستی جس کی برکت سے اس کی اُمَّت کو بہت بڑا اجر و ثواب حاصل ہوا! اس خِلْعت کو نمازِ فجر سے پہچانا جائے گا۔ اس کے بعد آپ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم) نے سفید و روشن لباس میں دوسری دُلہن کو ملاحظہ فرمایا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو آواز دی گئی: "اے اعلیٰ مراتِب کے مالک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم! اور وہ ذات جس کی امت کو نماز (کے لئے ساری زمین کو مسجد بنا کر) اور (پاک زمین سے) طہارت کا حکم دے کر دیگر تمام امتوں پر فضیلت دی گئی ہے! اس نورانی پوشاک کا نام نمازِ ظہر ہے۔" پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کے سامنے واضح نورانی لباس میں ملبوس تیسری دلہن ظاہر ہوئی۔ اس کے چمکتے چہرے کے نور سے کائنات جگمگا اُٹھی، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو بتایا گیا: "اے وہ ذات جس کی صفات کی کوئی حد نہیں! اور جسے رُعب و دبدبہ اور نصرتِ خداوندی کی تلوار عطا کی گئی ہے! اس جگمگاتے حُلّے کا نام نمازِ عصر ہے۔" پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمتِ اقدس میں باکمال لباس میں ملبوس چوتھی دُلہن ظاہر ہوئی تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو کہا گیا "اے مُقرَّب و مہذَّب افراد میں سب سے زیادہ قرب و شرف پانے والے! اس خِلعت کا نام نمازِ مغرب ہے۔" پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کے سامنے وفا کے حُلّے زیب بدن کئے ہوئے پانچویں دلہن

آئی۔ اور بلاشبہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نہایت عزت وشرف کے مقام پر فائز ہوئے اور مجتبیٰ ومصطفی بن گئے اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو بتایا گیا:"اے تمام مخلوق میں سب سے بہتر اور حسین ہستی (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم)! اس خِلعت فاخرہ کا نام نمازِ عشاء ہے۔ پس آپ (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم) کی امت ان پانچ نمازوں کی پابند ہو گی لیکن اجر وثواب پچاس کا پائے گی، اور اے حوض وکوثر کے مالک (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم)! میں تجھے اس سے بھی زیادہ عطا کروں گا اور اسی کا ذکر قبول کروں گا جو میرے ذکر کے ساتھ تیرا ذکر بھی کرے۔"

جب آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم پر پانچوں نمازیں دلہنوں کے لباس میں ظاہر ہو چکیں تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ایک آواز سنی: خوشخبری ہے اس کے لئے جو ان نمازوں کی پابندی کرے، پس وہی اپنے مقصود و مراد کو پہنچے گا۔ جس نے آج تک اپنی خواہش کی قید سے چھٹکارا حاصل نہ کیا اور اس سے بچنے کی کوئی راہ تلاش نہ کی، اس سے کہہ دو کہ وہ اپنے گذشتہ اعمال پر افسوس کرتے ہوئے اپنے نفس پر روئے، اور اگر آنسو نہیں بہا سکتا تو کم از کم رونے والی شکل بنا لے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۲۶۰-۲۶۱)

نمازیں چار قسم کی ہیں

اے عاشقانِ نماز! نمازیں چار قسم کی ہیں:

(۱)۔۔۔فرض جیسے نمازِ پنج گانہ اور جمعہ۔

(۲)۔۔۔واجب جیسے نمازِ عید ووتر۔

(۳)۔۔۔سنت مؤکدہ جیسے ظہر ومغرب کی سنتیں۔

(۴)۔۔۔سنتِ غیرِ مؤکدہ جیسے عصر وعشاء کی سنتیں، نفل جیسے نمازِ اوابین، اشراق وچاشت وغیرہ۔ (مراۃ المناجیح جلد۔ا۔ ص ۵۲۹)

نماز کے افضل العبادات ہونے کی پانچ حکمت

نماز کے افضل العبادات ہونے کی چند حکمتیں ہیں:

پہلی حکمت: نماز تمام ملائکہ کی عبادتوں کا مجموعہ ہے کیونکہ ملائکہ مقربین میں سے بعض وہ ہیں جو صرف رکوع ہی کر رہے ہیں بعض صرف سجدہ، بعض قیام، بعض صرف تسبیح و تہلیل، لیکن رب تعالی نے ہماری نماز میں یہ سب چیزیں جمع فرمادیا۔ پس جو اس کی پابندی کرے گا وہ درجہ میں تمام ملائکہ کے برابر یا ان سے افضل ہو گا۔

دوسری حکمت: نماز میں تمام مخلوقات کی عبادات جمع ہیں وہ اس طرح کہ درخت ہر وقت قیام میں ہیں اور چوپائے رکوع میں، سانپ بچھو وغیرہ ہر وقت سجدے میں، مینڈک وغیرہ ہر وقت قعدے میں، انسان چونکہ ان سب سے افضل ہے اس لئے چاہئے کہ اس کی عبادت ان سب کی عبادتوں کو شامل ہو۔

تیسری حکمت: نماز انسان کی ہر حالت درست کرتی ہے، برے کاموں سے بچاتی ہے کہ بڑے بڑے فاسق و فاجر لوگوں نے جب صدقِ دل سے نماز پڑھنی شروع کر دی تو اللہ تعالی کے فضل سے سارے گناہوں سے بچ گئے اور رب کے محبوبین میں داخل ہو گئے۔ جیسے کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۶۴۹ صفحات پر مشتمل کتاب حکایتیں اور نصیحتیں جو کہ مُبَلِّغِ اِسلام اَلشَّیْخ شُعَیْب حَرِیْفِیْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ اَلْمُتَوَفّٰی ۸۱۰ھ- کی اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق کا اردو ترجمہ ہے اس کے صفحہ نمبر ۳۰۵ تا ۳۰۶ میں ایک حکایت منقول ہے۔

چور ولی بن گیا

منقول ہے کہ ایک چور رات کے وقت حضرتِ سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ عدویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے گھر داخل ہوا، اس نے دائیں بائیں ہر طرف پورے گھر کی تلاشی لی لیکن سوائے ایک لوٹے کے کوئی چیز نہ پائی۔ جب اس نے نکلنے کا ارادہ کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے فرمایا: "اگر تم چالاک و ہوشیار چور ہو تو کوئی شئے لئے بغیر نہیں جاؤ گے۔" اس نے کہا: "مجھے تو کوئی شئے نہیں ملی۔" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے فرمایا: "اے غریب شخص! اس لوٹے سے وضو کر کے کمرے میں داخل ہو جا اور دو رکعت نماز ادا کر، یہاں سے کچھ نہ کچھ لے کے جائے گا۔" اس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے کہنے کے مطابق وضو کیا اور جب نماز کے لئے کھڑا ہوا تو حضرت سیِّدَتُنا رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھا کر یوں دُعا کی: "اے میرے آقا و مولیٰ پاک! یہ شخص میرے پاس آیا لیکن اس کو کچھ نہ ملا، اب میں نے اسے تیری بارگاہ میں کھڑا کر دیا ہے، اسے اپنے فضل و کرم سے محروم نہ کرنا۔" جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس کو عبادت کی لذت نصیب ہوئی۔ چنانچہ، رات کے آخری حصے تک وہ نماز میں مشغول رہا۔ جب سحری کا وقت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اس کے پاس تشریف لے گئیں تو اسے حالتِ سجدہ میں اپنے نفس کو ڈانٹتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے پایا: جب میرا رب پاک مجھ سے پوچھے گا: "کیا تجھے حیا نہ آئی کہ تو میری نافرمانی کرتا رہا؟ اور میری مخلوق سے گناہ چھپاتا رہا اور اب گناہوں کی گٹھڑی لے کر میری بارگاہ میں پیش ہے، جب وہ

مجھے عتاب کریگا اور اپنی بارگاہِ رحمت سے دور کر دے گا تو اس وقت میں کیا جواب دوں گا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے پوچھا: "اے بھائی! رات کیسی گزری ؟" بولا: "خیریت سے گزری، عاجزی و انکساری سے میں اپنے رب پاک کی بارگاہ میں کھڑا رہاتو اس نے میرے ٹیڑھے پَن کو درست کر دیا، میرا عذر قبول فرما لیااور میرے گناہوں کو بخش دیااور مجھے میرے مطلوب و مقصود تک پہنچادیا۔" پھر وہ شخص چہرے پر حیرانی وپریشانی کے آثار لئے چلا گیا۔ حضرت سیِّدَتُنارابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہانے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھایااو رعرض کی: "اے میرے آقا و مولیٰ پاک! یہ شخص تیری بارگاہ میں ایک گھڑی کھڑا ہوا تو تُو نے اِسے قبول کر لیااور میں کب سے تیری بارگاہ میں کھڑی ہوں، تو کیاتُو نے مجھے بھی قبول فرما لیا ہے ؟۔" اچانک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے دِل کے کانوں سے یہ آواز سنی: "اے رابعہ! ہم نے اسے تیری ہی وجہ سے قبول کیااور تیری ہی وجہ سے اپنا قرب عطا فرمایا۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں ص ۳۰۵۔۳۰۶)

نماز برائیوں سے بچاتی ہے

نماز نمازی کو برائیوں سے بچاتی ہے اس مضمون کو قرآنِ کریم پارہ ۲۱ سورۃ العنکبوت کی آیت نمبر ۴۵ میں کچھ یوں بیان کرتا ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ(۴۵)

ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب پڑھو جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی اور نماز قائم فرماؤ بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے اور بیشک اللہ کا ذکر سب سے بڑا اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

تفسیر: اس آیت کی تفسیر میں خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی لکھتے ہیں: یعنی ممنوعاتِ شرعیہ سے لہٰذا جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان برائیوں کو ترک کر دیتا ہے جن میں مبتلا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جوان سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا حضور سے اس کی شکایت کی گئی فرمایا اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہو گیا۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کو بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔

چوتھی حکمت: نماز ہر مصیبت کا علاج ہے اسی لئے اسلام نے ہر مصیبت کے وقت نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے مثلاً بارش نہ ہو تو نمازِ استسقاء پڑھو، سورج یا چاند کو گرہن لگے تو نمازِ کسوف پڑھو، کوئی حاجت درپیش ہو تو نمازِ حاجت پڑھو غرض کہ نماز ہر مصیبت میں کام آنے والی چیز ہے۔ (تفسیرِ نعیمی جلد۔۱۔ص ۱۱۶)

پانچوی حکمت: نماز صدہا بیماریوں کا علاج ہے اس وقت کے اطباء بھی کہتے ہیں کہ وضو کرنے والا آدمی دماغی بیماریوں میں بہت کم مبتلا ہوتا ہے، نمازی آدمی اکثر تلّی کی بیماری اور جنون وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے نیز پنج وقتہ نمازی کے اعضاء دھلتے رہتے ہیں، کپڑے پاک رہتے ہیں، نمازی کا گھر بھی پاک رہتا ہے اس لئے وہ گندگی سے بچا رہتا ہے اور گندگی ہی بہت سی بیماریوں کی جڑ ہے۔ (تفسیرِ نعیمی جلد۔۱۔ص ۱۱۶)

سارا میل کچیل دھل گیا

جیسا کہ حدیثِ پاک میں نماز کی مثال اس طرح بیان فرمائی کہ: پانچ نمازوں کی مثال نہر کی طرح ہے جس کا پانی صاف ستھرا اور گہرا ہو جو تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرتا ہو تو تم کیا خیال کرتے ہو کہ اس کے جسم پر کوئی میل باقی چھوڑے گی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ''نہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''پانچ نمازیں (صغیرہ) گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہیں جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔'' (احیاء العلوم جلد۔۱۔ص۴۵۷)

صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب المشی الی الصلاۃ...الخ، الحدیث:۶۶۸، ۶۶۷، ص۳۳۶۔

شرح: حدیثِ پاک کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح میں لکھتے ہیں: یہاں خطاؤں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں، کبیرہ گناہ اور حقوق العباد اس سے علیحدہ ہیں کہ وہ نماز سے معاف نہیں ہوتے جیسا کہ پہلے گزر گیا۔ خیال رہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پنجگانہ کو نہر سے تشبیہ دی نہ کہ کنوئیں سے دو وجہ سے: ایک یہ کہ کنوئیں میں اگر گھسا جائے تو اکثر اس کا پانی نہانے کے لائق نہیں

رہتا کیونکہ وہ پانی جاری نہیں، نہر کا پانی جاری ہے ہر ایک کو ہر طرح پاک کر دیتا ہے، یوں ہی نماز ہر طرح پاک کر دیتی ہے کیسا ہی گندا ہو۔ دوسرے یہ کہ کنوئیں کا پانی تکلف سے حاصل ہوتا ہے، رسی ڈول کی ضرورت پڑتی ہے کمزور آدمی پانی کھینچ نہیں سکتا مگر نہر کا پانی بے تکلف حاصل ہوتا ہے، ایسے ہی نماز بے تکلف ادا ہو جاتی ہے جس میں کچھ نہیں کرنا پڑتا اور جب دروازے پر نہر ہو تو غسل کے لئے دور جانا بھی نہیں پڑتا۔ خیال رہے کہ گناہ دل کا میل ہے اور نماز میلِ دل کے لیے پانی۔ (مراۃ المناجیح جلد۔۱۔ص۵۳۰)

نماز کی برکات

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے کہ نمازی نماز کی برکت سے کیسی کیسی فضیلتوں سے ہم کنار ہونے کے ساتھ ساتھ بلاؤں مصیبتوں سے دور اور امن و امان کے دامن میں رہتا ہے۔ اور فضیلت کیسی؟ سنئے اور جھومئے:

☆... نماز سے روزی میں برکت ہوتی ہے، نمازوں میں سستی رزق میں تنگی کا باعث ہے۔

☆... نماز قبر کو روشن کرتی ہے، نمازوں میں سستی قبر میں اندھیرے کا باعث ہے۔

☆... نماز خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، نمازوں میں سستی اُن کی تکلیف کا باعث ہے۔

☆... نماز پل صراط کے لیے آسانی ہے، نمازوں میں سستی پل صراط کو پار کرنے میں مشکل کا باعث ہے۔

☆... نماز سے اللہ پاک کی رضا ملتی ہے، نمازوں میں سستی رب کی ناراضی کا باعث

ہے۔

☆... نمازی کو کل بروز قیامت بے شمار انعامات ملیں گے،بے نمازی کو سخت تکالیف کا سامنا ہو گا۔(فیضانِ فاروق اعظم جلد اول ص ۵۲۳)

☆... نماز دین کا ستون ہے۔

☆... نماز سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

☆... نماز دعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے۔

☆... نماز جنت کی کنجی ہے۔

☆... نماز مؤمن کی معراج ہے۔

☆... نماز سے رحمت نازل ہوتی ہے۔

☆... نماز بیماریوں سے بچاتی ہے۔

☆... نمازی کو بروز قیامت رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب ہو گی۔

☆... نمازی کو قیامت کے دن دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔

☆... نمازی کے لئے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ بروز قیامت اسے اللہ پاک کا دیدار نصیب ہو گا۔(اسلام کی بنیادی باتیں حصہ دوم ص۲۶)

مقتدی ہی بن جاؤ

مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مجھے ایسا عمل بتایئے جس پر عمل کر کے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ ''ارشاد فرمایا: ''مؤذن بن جا۔ ''عرض کی: ''مجھے اس کی استطاعت نہیں۔ ''ارشاد فرمایا: ''امام بن

جا۔ ''عرض کی: ''مجھے اس کی بھی طاقت نہیں۔ '' ارشاد فرمایا: ''مقتدی بن جاؤ۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب فضل الاذان، الحدیث: ۱۸۴۲، ج۲، ص۸۴)

نماز کے متعلق صوفیائے کرام کا قول

صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ اے اللہ کے بندو! نماز کے لئے یا تو تارے بن جاؤ کہ تمام رات رب کی عبادت کرو اور یہ نہ ہو سکے تو چاند بن جاؤ یعنی رات کے بعض حصے میں عبادت کرو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سورج سے تم کم نہ ہو کہ دن کو غفلت میں نہ گزارو۔

(تفسیر نعیمی جلد۔۱۔ص۱۱۶)

پانچ نمازیں کیوں فرض کی گئیں؟ پہلی حکمت

اے عاشقانِ رسول ! دشمنانِ اسلام کی جانب سے اکثرو بیشتر اس طرح کے اعتراض سننے میں آتے ہیں کہ اسلام میں پانچ وقت کی نماز کیوں فرض کی گئی؟ حالانکہ ہمارے مذہب میں دو وقت کی پوجا رکھی گئی ہے اور وہ بھی ضروری نہیں، جس کا جی چاہے کرے اور جس کا جی نہ چاہے نہ کرے۔اور اس طرح ہمارے بعض بھولے بھالے مسلمان بھائی ان کی باتوں میں آکر وسوسوں کے شکار ہو کر رہ جاتے ہیں اور ان کے ذہنوں میں یہ سوال گردش کرنے لگتا ہے کہ بات تو صحیح ہے دو وقت کی نماز ہوتی تو اچھا ہوتا،پانچ وقت کی نماز فرض کرکے ہم پر زیادتی کی گئی ہے معاذ اللہ پاک۔لہذا ضروری ہوا کہ مسلمانوں کو پانچ نمازوں کے فرض ہونے کی حکمت بتائی جائے تاکہ ان کے قلوب و اذہان کو بذریعۂ قوی برہان سکون و اطمنان حاصل ہو۔پس انہی باتوں کو مدِّ نظر رکھ کر اللہ پاک کی توفیق سے ان حکمتوں کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے،لہذا خوب توجہ کے ساتھ ان حکمتوں کو پڑھئے اور

سمجھئے اللہ الکریم کی بارگاہِ عظیم میں دعا ہے کہ ہمیں نمازوں سے محبت و الفت عطا فرمائے اور پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

انسانی زندگی کی پانچ حالت

(۱)۔۔۔ولادت سے جوانی تک: یہ زمانہ انسان کی ترقی کا ہے۔

(۲)۔۔۔جوانی سے ادھیڑ عمر تک: یہ زمانہ انسان کے زوال کا ہے۔

(۳)۔۔۔ادھیڑ عمر سے بڑھاپے تک: یہ زمانہ انسان کی طاقت و قوت کی انتہاء کا ہے۔

(۴)۔۔۔موت کا زمانہ: یہ زمانہ انسان کا دنیا سے رخصتی کا ہے۔

(۵)۔۔۔موت کے بعد اس کے ذکر کا مٹ جانا: یہ زمانہ انسان کی انتہاء کا ہے۔

سورج کی پانچ حالت

(۱)۔۔۔طلوع آفتاب سے زوال سے پہلے تک کا زمانہ۔ یہ زمانہ سورج کے عروج کا ہے۔ یہ انسان کی ترقی کی جانب اشارہ ہے۔

(۲)۔۔۔زوال سے وقتِ عصر تک کا زمانہ۔ یہ زمانہ سورج کی کمی کا ہے۔ یہ انسان کے ادھیڑ عمر کی جانب اشارہ ہے۔

(۳)۔۔۔وقتِ عصر سے مغرب سے پہلے تک کا زمانہ۔ یہ زمانہ سورج کی لاچاری و کمزوری کا ہے۔ یہ انسان کے بڑھاپے کی جانب اشارہ ہے۔

(۴)۔۔۔وقتِ مغرب کا زمانہ۔ یہ زمانہ سورج کے ختم ہونے کا ہے۔ یہ انسان کی موت کی جانب اشارہ ہے۔

(۵)۔۔۔وقتِ عشاء کا زمانہ۔ یہ زمانہ سورج کی تمام نشانیوں کے ختم ہونے کا ہے۔ یہ انسان کی یاد کے ختم ہو جانے کی جانب اشارہ ہے۔

فجر: پس انسان نے جب سورج کو طلوع ہونے کے بعد درجہ بدرجہ ترقی کرتے اور اپنی منزل کی طرف عروج کرتے دیکھا تو خیال کیا کاش! میں بھی اس سورج کی طرح ترقی کرتا، میں بھی اپنی منزلِ مقصود کی جانب بڑھتا۔ انسان سورج کو دیکھ کر یہ خیال کر ہی رہا تھا کہ رب نے انسان کو فجر کی نماز کا تحفہ دے کر گویا فرمایا کہ اے بندے تو سورج کو دیکھ کر اپنے اوپر افسوس نہ کر جہاں میں نے تجھ کو پیدا کیا وہیں تجھے ترقی کی راہ پر بھی گامزن کروں گا ، جہاں اتنے احسانات کئے وہیں یہ احسان بھی کروں گا، آ میری بارگاہ میں آ اور میرے حضور اپنی جبینِ نیاز جھکا کر نمازِ فجر ادا کر تجھے ترقی یافتہ کر دوں گا، سورج کی طرح چمکتا دمکتا کر دوں گا کہ جس طرح تو سورج کو دیکھ کر متعجب ہے اسی طرح تجھے دیکھ کر میری ساری کائنات متعجب ہو گی۔

ظہر: انسان مسلسل سورج کو دیکھے ہی جا رہا تھا کہ اچانک ایک حادثہ پیش آیا اور وہ یہ کہ جس سورج کی روشنی نے ساری دنیا کو جگمگ جگمگ کر دیا تھا اس کو زوال لگ گیا، دیکھتے ہی دیکھتے عروج سے زوال پزیر ہونے لگا، کمی و نقصان کا شکار ہو کر رہ گیا، انسان اس پریشانی کے عالم میں ایک بار پھر محوِ خیال ہوا اور دل ہی دل میں سوچنے لگا افسوس! کہیں ایسا معاملہ میرے ساتھ بھی نہ ہو کہ ترقی کے بعد زوال میرا مقدر بنے۔ انسان اس خیال میں یکسر محو تھا کہ اس کے پروردگار نے اسے ظہر کی نماز کی صورت میں علاجِ زوال عطا کر دیا گویا کہ

ارشاد ہوا بندے تو سورج کے زوال کو دیکھ کر کیوں افسردہ ہے ترقی و زوال دینے والی ذات بے مثال میری ہے میں نے ہی سورج کو ترقی کی راہوں پر چلایا، میں نے ہی اسے زوال کی گھاٹیوں سے گزارا، اب اگر تو سورج کے زوال کی طرح ہر زوال سے بچنا چاہتا ہے تو میں تجھے ایک نسخۂ کیمیا عطا کرتا ہوں اس کی برکت سے تو ان تمام معاملات سے محفوظ رہے گا جن معاملات کے دائرے میں آکر سورج زوال پزیر ہوا، اور وہ ظہر کی نماز ہے، تجھے یہ نماز زوال کی اندھیری گھاٹیوں سے نکال کر راہِ مستقیم پر گامزن کر دے گی۔

عصر: سورج زوال کا شکار ہونے کے بعد رفتہ رفتہ لاچار و کمزور ہونے لگا، اس سے قبل کوئی اسے آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتا تھا مگر اب چھوٹا سا بچہ بھی اسے ٹکٹکی باندھ کر دیکھ سکتا تھا، حضرتِ انسان کو سورج کی لاچاری و کمزوری دیکھ کر اسے اپنی لاچاری و کمزوری یاد آ گئی جو اسے آئندہ در پیش ہونے والی ہے، دل بھر آیا، غمزدہ غمزدہ سا معلوم ہونے لگا، حضرتِ انسان کی ان کیفیات کو صرف احساس کی حد تک ہی محسوس نہیں کیا جا سکتا تھا بلکہ سرسری نگاہ ڈالنے والے پر بھی روزِ روشن کی طرح عیاں تھا، انہیں لمحات میں اس کے پروردگار کی رحمت اس پر نچھاور ہونے لگی گویا ارشاد ہوا اے انسان! سورج کی لاچاری و کمزوری کو دیکھ کر تو غمزدہ ہے، افسردہ ہے، نہ نہ میری رحمت کو یہ گوارا نہیں کہ میں تجھے ایسے حالات میں تنہا چھوڑ دوں، بندے! آمیری بارگاہ میں نیاز مندانہ عصر کی نماز ادا کر میں تجھے لاچاری اور کمزوری سے بچالوں گا۔

مغرب: انسان عصر کی نماز نیاز مندانہ طور پر ادا کر کے جونہی فارغ ہوا ایک مصیبت نے اسے پھر آلیا، کیا دیکھتا ہے کہ سورج بڑی رفتاری کے ساتھ سمتِ مغرب ڈوبنے لگا اور وہ چند لمحوں کے بعد ڈوب ہی گیا، حضرتِ انسان کے دل پر ایک بجلی سی گری، ہائے یہ کیا ہو گیا؟ سورج اختتام پزیر ہو گیا، زمین و آسمان میں تاریکی چھا گئی، گویا کہ سورج موت کا شکار ہو گیا، انسان کے منہ سے ایک چیخ نکلی جو فضا کی پہنائیوں میں گم ہو کر رہ گئی، اور زبانِ حال سے کہنے لگا کیا میرا ابھی ایک دن خاتمہ ہو جائے گا؟ کیا میں بھی موت کے آغوش میں سو جاؤں گا، کیا میری زندگی کا چراغ بھی بجھ جائے گا؟ اور اُس وقت میری بے بسی انتہا کو پہنچے گی جب مجھ کو روشنیوں سے جگمگاتی عارِضی خوشیوں سے مسکراتی دنیائے ناپائیدار کے فانی گھر سے نکال کر اندھیری قبر میں منتقل کرنے کیلئے کندھوں پر لاد کر سوئے قبرستان چل پڑیں گے؟

آواز آئی ہاں! انسان یہ سب تیرے ساتھ بھی ہونے والا ہے، تو بھی ملکِ عدم کا مسافر بننے والا ہے، جس طرح سورج اختتام کو پہنچا ایسے ہی تیری زندگی اختتام کو پہنچ جائے گی۔ انسان نے جب یہ سنا تو اسے یاد آیا کہ میرا رب جس نے مجھے ترقی کی راہ دکھائی، مجھے زوال سے بچایا، لاچاری اور کمزوری سے بچایا وہی آج مجھے اس مصیبت سے بھی بچائے گا، چنانچہ انسان نے دردمندانہ، عاجزانہ التجا اپنے رب کی بارگاہ میں کرنے لگا، مولی تیری ہی ذات وہ ذات ہے جو مجھے اس مصیبت سے بچا سکتی ہے، میرے مولی مجھے اس مصیبت سے بچا، حضرتِ انسان کی اس پکار پر ربِ کائنات کی رحمت نے اسے ڈھانپ لیا اور کہا بندے یقیناً

وہ میں ہی ہوں جو تمام چیزوں کو زندگی اور موت دیتا ہوں، آ، ان حالات میں میری بارگاہِ عالی شان و لازوال میں آ، نمازِ مغرب ادا کر میں تجھے موت کی تاریکیوں سے مامون کر دوں گا۔

عشاء: انسان نمازِ مغرب پڑھ کر جب فارغ ہوا، اس کا خوف کچھ کم ہوا لیکن ایک غم نے اسے پھر گھیر لیا اور وہ یہ کہ جب اس نے آسمان کی طرف دیکھا تو ہر چار سو اسے اندھیرا ہی اندھیرا نظر آیا، سورج کے آثار جو ابھی کچھ دیر پہلے نظر آ رہے تھے وہ بلکل ختم ہو چکے ہیں، اب نہ سورج رہا اور نہ اس کے اثرات،

بادل گرجے بجلی تڑپے دھک سے کلیجہ ہو جائے
بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اوندھے منہ
مینہ نے پھسلن کر دی ہے اور دھر تک کھائی نالی ہے

ساتھی ساتھی کہہ کر پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے
پھر جھنجھلا کر سر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے

پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں
ہاں اک ٹوٹی آس نے ہارے جی سے رفاقت پالی ہے

حضرتِ انسان دل ہی دل میں گویا ہوا، کہ کیا میرے مرنے کے بعد میرے سارے اثرات ختم ہو جائیں گے؟ میری کوئی نشانی باقی نہیں رہے گی؟ میرے گھر والے، میرے

احباب ورشتے دار سب بھول جائیں گے، کیا میرے بڑے بڑے کارناموں کو زمانہ فنا کا قلم چلا کر مٹاڈالے گا؟ ہائے! ہائے! وہ دنیا جسے سنوارنے کے لئے عمر بھر بھاگ دوڑ کی تھی، جس کی خاطر راتوں کی نیندیں اُڑائی تھیں، طرح طرح کے خطرے مول لیے تھے، حاسِدین کے رُکاوٹیں کھڑی کرنے کے باوجود بھی جان لڑا کر دنیا کا مال کماتے رہے تھے، خوب خوب دولت بڑھاتے رہے تھے، جس مکان کو مضبوط تعمیر کیا تھا پھر اُس کو طرح طرح کے فرنیچر سے آراستہ کیا تھا، وہ سبھی کچھ چھوڑ کر رخصت ہونا پڑ رہا ہو گا۔ آہ! قیمتی لباس کھونٹی پر ٹنگا رہ جائیگا، کار ہوئی تو گیرج میں کھڑی رہ جائے گی، کھیل کود کے آلات، عیش وطرب کے اَسباب اور ہر طرح کا مال وسامان دَھرا کا دَھرا رہ جائے گا۔

عالم انقلاب ہے دُنیا
چند لمحوں کا خواب ہے دُنیا

فخر کیوں دل لگائیں اِس سے
نہیں اچّھی، خراب ہے دُنیا

ہر بار کی طرح اس بار بھی انسان نے اپنے رب کی بارگاہ میں لڑکھڑاتے، ہانپتے کانپتے دہائی دی اور اپنے اس زخم کا مرہم طلب کیا تو رب کریم کی رحمت نے اسے تھام لیا، اور گویا کہ ارشاد ہوا: بندے! ہم نے تجھے پیدا کیا، پھر پروان چڑھایا، جوانی دی اور اپنی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کا موقعہ دیا، زوال سے بچا کر ترقی دی لاچاری و کمزوری کے دلدل سے نکالا، موت کی آندھیوں اور اس کے دردناک کرب و آلام سے بچایا، بندے! تجھے اس حالت

میں میری رحمت کیسے چھوڑ سکتی ہے آ، میری بارگاہ میں نمازِ عشاء ادا کر میں تیرے ذکر کو دنیا والوں میں ہی نہیں بلکہ اپنے ملائکہ میں باقی رکھوں گا۔

توبہ کرلیجئے!

اے عاشقانِ رسول! اتنے گناہ کرنے کے باوجود ہمارا رب ہم پر کتنا رحیم و کریم ہے کہ ہر جگہ، ہر موڑ پر ہمیں سہارا دے رہا ہے۔ لیکن سوچئے تو سہی کہ آخر ہم کب تک نفس و شیطان کے سامنے چاروں شانے چِت ہوتے رہیں گے! کب تک ہم خوابِ خرگوش کے مزے لیتے رہیں گے! قبر میں میٹھی نیند سونے کے لئے ہمیں آج ہی بیدار ہونا پڑے گا۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزّت مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں نفس و شیطٰن کے خلاف یوں فریاد کرتے ہیں:

سرورِ دیں لیجئے اپنے ناتُوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیِّدا کب تک دباتے جائیں گے

اے عاشقانِ رسول! گناہوں کے عِلاج میں ہماری ذرا سی غفلت طویل پریشانی کا سبب بن سکتی ہے کہ نہ جانے کب موت ہمیں دُنیا کی رونقوں سے اٹھا کر ویران قبر کی تنہائیوں میں پہنچا دے، جہاں نہ صرف گُھپ اندھیرا بلکہ وحشت کا بسیرا بھی ہوگا، کوئی مُونس نہ کوئی ہمدرد! اگر تکبُّر اور دیگر گناہوں کے سبب ہمیں عذابِ قبر میں مبتلا کر دیا گیا، آگ بھڑکا دی گئی، سانپ اور بچھو ہم سے لپٹ گئے، ہمیں مارا پیٹا گیا تو کیا کریں گے! کس سے فریاد کریں گے! کون ہمیں چھڑانے آئے گا! آج موقع ہے کہ نماز نہ پڑھنے سمیت اپنے تمام گناہوں سے سچی توبہ کرکے اپنے ربّ پاک کو منا لیجئے۔

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کَڑی
مولٰی تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے
ورنہ رضاؔ سے چور پہ تیری ڈگری تو اقبالی ہے

پانچ نمازوں کی دوسری حکمت

اے عاشقانِ رسول! دن اور رات میں پانچ حالتیں ہوتی ہیں اس لئے نمازیں بھی پانچ رکھی گئیں تاکہ انسان کی ہر حالت اللہ پاک کے ذکر سے شروع ہو مثلاً:

(۱)۔۔۔جب بندہ صبح کو اٹھاتو اب بیداری کی حالت شروع ہوئی لہذا سب سے پہلے اللہ پاک کا ذکر کرے۔

(۲)۔۔۔دوپہر تک دنیوی کاروبار سے فارغ ہوا کھانا وغیرہ کھا کر دوپہر میں آرام کیا اب جو اٹھا تو دن کا دوسرا حصہ اور ہماری دوسری حالت شروع ہوئی لہذا پہلے نماز پڑھ لو۔

(۳)۔۔۔عصر کے وقت تقریباً سارے لوگ اپنے کاروبار سے فارغ ہو گئے سیر و تفریح کا وقت آیا، بازاروں میں تجارتوں کے چمکنے کا وقت آیا گویا ہماری تیسری حالت شروع ہوئی اب بھی پہلے نماز پڑھ لو۔

(۴)۔۔۔مغرب کے وقت دن جارہا ہے رات آرہی ہے دنیا کی حالت نے کروٹ بدلی اب بھی پہلے نماز پڑھ لو۔

(۵)۔۔۔جب سونے کے لئے چلو تو بہت ممکن ہے کہ یہ نیند تمہاری آخری نیند ہو اس کے بعد قیامت ہی کو اٹھنا ہو اور اگر کسی کی موت نہ بھی واقع ہو جب بھی نیند ایک قسم کی موت ہے لہٰذا اللہ پاک کا ذکر یعنی نماز پڑھ کر سوؤ۔(تفسیر نعیمی جلد۔۱۔ص ۱۱۶۔۱۱۷)

پس جس کام کی ابتداء اچھی ہوتی ہے وہ کام آخر تک اچھا رہتا ہے لہٰذا جس کے دن کی ابتداء نماز سے اور اس کا اختتام بھی نماز پر ہو تو ان شاء اللہ پاک اسے کامیابی مل کر ہی رہے گی۔

پانچ نمازوں کی تیسری حکمت

نماز کو پانچ اوقات میں اس لئے فرض کیا گیا کہ جب حضور ﷺ شبِ معراج اللہ پاک سے امت کے لئے تخفیف کی عرض کی اور واپسی کا عزم فرمایا تو اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: یا محمد ﷺ انهن خمس صلوٰت کل یوم و لیلة بکل صلوة عشر حسنات فتلك خمسون صلوٰة۔ ترجمہ: اے میرے حبیب ﷺ دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں اور ہر نماز دس کے برابر ہے اس لحاظ سے ان کی پچاس نمازیں ہوئیں۔(روح البیان جلد۔۱۔ص ۸۵)

پانچ نمازوں کی چوتھی حکمت

سابقہ امتوں پر نماز متفرق طور پر فرض تھی پس اللہ تعالی نے ہمارے نبی مکی مدنی ﷺ اور ہمارے لئے تفریق کو جمع سے بدل دیا، کیونکہ ہمارے نبی ﷺ دین و دنیا کے جمیع فضائل و کمالات کے جامع ہیں اسی طرح آپ ﷺ کے صدقے آپ ﷺ کی امت سابقہ اُمم کے اعتبار سے جامع ہے۔(روح البیان جلد۔۱۔ص ۸۵)

پانچ نمازوں کی پانچوی حکمت

سب سے پہلے فجر کی نماز سیدنا آدم علیہ السلام نے پڑھی اور ظہر کی نماز سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اور عصر کی نماز سیدنا یونس علیہ السلام نے اور مغرب کی نماز سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اور عشاء کی نماز سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے، پس یہی راز ہے نماز کو پانچ اوقات میں ادا کرنے کا۔(تفسیر نعیمی جلد۔ا۔ص ۱۱۴)

بعض روایات میں ہے کہ ان پانچ نمازوں کو سب سے پہلے ادا کرنے والے سیدنا آدم علیہ السلام ہیں پھر بعد میں انبیاء علیہم السلام متفرق طور پر ادا فرماتے رہے۔وتر کی نماز سب سے پہلے ہمارے نبی ﷺ نے شبِ معراج میں ادا فرمائی اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا میرے لئے میرے رب نے ایک اور نماز زائد فرمائی ہے۔(روح البیان جلد۔ا۔ص۸۵۔۸۶)

پانچ نمازوں کی چھٹی حکمت

امام فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا میں نے توریت مقدس کے کسی مقام میں پڑھا اے مُوسیٰ! فجر کی دو ۲ رکعتیں احمد اور اس کی اُمت ادا کرے گی جو انہیں پڑھے گا اُس دن رات کے سارے گناہ اُس کے بخش دُوں گا اور وہ میرے ذمّہ میں ہو گا۔ اے موسیٰ! ظہر کی چار ۴ رکعتیں احمد اور اس کی اُمّت پڑھے گی انہیں پہلی رکعت کے عوض بخش دُوں گا اور دوسری کے بدلے ان کا پلّہ بھاری کردوں گا اور تیسری کے بدلے ان کے لئے فرشتے موکل کروں گا کہ تسبیح کریں گے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے، اور چوتھی کے بدلے اُن کیلئے آسمان کے دروازے کشادہ کر دُوں گا، بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں اُن پر مشتاقانہ نظر

ڈالیں گی۔ اے مُوسٰی! عصر کی چار ۴ رکعتیں احمد اور ان کی اُمت ادا کرے گی تو ہفت آسمان وزمین میں کوئی فرشتہ باقی نہ بچے گا سب ہی ان کی مغفرت چاہیں گے اور ملائکہ جس کی مغفرت چاہیں میں اسے ہر گز عذاب نہ دُوں گا۔ اے موسٰی! مغرب کی تین رکعت ہیں انہیں احمد اور اس کی اُمت پڑھے گی آسمان کے سارے دروازے ان کیلئے کھول دُوں گا، جس حاجت کا سوال کرینگے اسے پُورا ہی کردوں گا۔ اے موسٰی! شفق ڈوب جانے کے وقت یعنی عشاء کی چار رکعتیں ہیں انہیں احمد اور ان کی اُمت پڑھیں گے، وہ دنیاومافیہا سے اُن کیلئے بہتر ہیں، وہ انہیں گناہوں سے ایسا نکال دیں گی جیسے اپنی ماؤں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ اے موسٰی! وضو کرے گا احمد اور اسکی اُمت جیسا کہ میرا حکم ہے میں انہیں عطا فرماؤں گا ہر قطرے کے عوض کہ آسمان سے ٹپکے ایک جنت جس کا عرض آسمان وزمین کی چوڑائی کے برابر ہو گا۔ اے موسٰی! ایک مہینے کے ہر سال روزے رکھے گا احمد اور اس کی اُمت اور وہ ماہِ رمضان ہے عطا فرماؤں گا اسکے ہر دن کے روزے کے عوض جنت میں ایک شہر اور عطا کروں گا اس میں نفل کے بدلے فرض کا ثواب اور اس میں لیلۃ القدر کروں گا جو اس مہینے میں شرمساری وصدق سے ایک بار استغفار کریگا اگر اسی شب یا اس مہینے بھر میں مر گیا اسے تیس ۳۰ شہیدوں کا ثواب عطا فرماؤں گا۔ اے موسٰی! امتِ محمدیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں کچھ ایسے مرد ہیں کہ ہر شرف پر قائم ہیں لاالٰہ الااللہ کی شہادت دیتے ہیں تو ان کی جزا اس کے عوض انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا ثواب ہے اور میری رحمت ان پر واجب اور میرا

غضب ان سے دور، اور ان میں سے کسی پر بابِ توبہ بند نہ کروں گا جب تک وہ لاالٰہ الّااللہ کی گواہی دیتے رہیں گے اھ (فقیر محمد حامد رضا غفرلہ) (فتاوی رضویہ جلد۔۵۔ص۵۰۔۵۶)

پانچ نمازوں کی ساتویں حکمت

انسانی زندگی کے اختتام یعنی موت کے بعد انسان کو پانچ مصیبتوں کا سامنا ہوگا:

۱۔۔۔سکراتِ موت۔۲۔۔۔عذابِ قبر۔۳۔۔بروزِ قیامت اعمال نامہ کا ملنا۔۴۔۔۔پل صراط سے گزرنا ۔۵۔۔۔جنت کے دروازے سے گزرنا۔

پس جو شخص پانچ نمازیں ادا کرے گا اللہ پاک اسے ان پانچ مصیبتوں سے امان عطا فرمائے گا۔

اے عاشقانِ رسول! پانچ نمازوں کی یہ حکمتیں ظاہری طور پر ہیں، باطنی طور پر کتنی ہوں ہم میں سے کسی کو نہیں معلوم، اللہ پاک حکیم ہے اور حکیم کے ہر قول و فعل میں بے شمار حکمتیں ہوتی ہیں، اگر ہم اس قول کو مضبوطی سے پکڑ لیں "بندے ہو بندگی کرو، حکم سب کو دیا جاتا ہے حکمتیں سب کو نہیں بتائی جاتیں" تو ان شاء اللہ، اللہ پاک کے ہر حکم پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا، اور یوں دنیوی اور اخروی سعادتوں سے مالا مال ہو جائیں گے۔

شرائطِ نماز کی حکمتیں

طہارت کی حکمت

طہارت نماز کے لئے ضروری ہے

نماز کے لیے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اس کے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علما کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس بے وُضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔

("المسند" لِلإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد الله، الحديث:١٤٦٦٨،ج٥،ص١٠٣.)

"ایک روز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورہ رُوم پڑھ رہے تھے کہ متشابہ لگا۔ بعد نماز ارشاد فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے انھیں کی وجہ سے امام کو قراءت میں شبہہ پڑتا ہے"۔

("سنن النسائي"، کتاب الافتتاح، باب القراءة في الصبح بالروم، الحديث:٩٤٤،ص١٦٥.)

جب بغیر کامل طہارت نماز پڑھنے کا یہ وبال ہے تو بے طہارت نماز پڑھنے کی نحوست کا کیا پوچھنا۔ ایک حدیث میں فرمایا: "طہارت نصف ایمان ہے"۔

("جامع الترمذي"، کتاب الدعوات، ٨٥۔ باب، الحديث:٣٥٢٨،ج٥،ص٣٠٧.)

طہارت کا معنی

طہارت کے معنی ہیں گندگی اور ناپاکی دور کرنا، گندگی روحانی بھی ہوتی ہے اور جسمانی بھی، لہذا طہارت بھی روحانی اور جسمانی ہے، ان دونوں طہارتوں کی بہت قسمیں ہیں کیونکہ گندگیاں بہت قسم کی ہیں۔ طہارت جسمانی دو طرح کی ہے: طہارت حقیقی اور طہارتِ حکمی۔ طہارت حقیقی: گندگیٔ حقیقی یعنی خبث کو دور کرنا، اور طہارت حکمی: حکمی گندگی یعنی حدث کو دور کرنا۔

طہارت کی اقسام

طہارت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) طہاتِ صُغریٰ (۲) طہارتِ کُبریٰ

طہارتِ صُغریٰ سے مراد وُضو ہے اور کُبریٰ سے مراد غسل ہے۔ جن چیزوں سے صرف وُضو لازم ہوتا ہے ان کو حدثِ اَصغَر کہتے ہیں اور جن سے غسل فرض ہو ان کو حدثِ اَکبَر کہتے ہیں۔

طہارت کا ثبوت قرآن سے

اور نماز سے پہلے بدن کی طہارت حاصل کرنے کا ثبوت قرآنِ عظیم سے ہے، چنانچہ پارہ ۶ سورۂ مائدہ کی آیت نمبر ۶ میں ارشادِ باری تعالی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا۔ (پ۶ المائدة۔۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو۔

اور کپڑے کی طہارت کا ثبوت پارہ ۲۹ سورۂ مدثر کی آیت نمبر ۴ میں اللہ تبارک و تعالی اپنے محبوب ﷺ کو مخاطب کرکے ارشاد فرماتا ہے:

وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔ (پ۲۹ المدثر۔۴)

نماز کے لیے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اس کے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علما کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس بے وُضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔

("المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد الله، الحديث: ۱۴۶۶۸، ج۵، ص۱۰۳)

طہارت کی صوفیانہ حکمت: اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان میں لکھتے ہیں: اس طہارت کا جز وضو ہے جس کے ہر مستحب و سنت و فرض میں راز ہے جو ایسی طہارت پر دلالت کرتا ہے جس سے اقامتِ صلوۃ کی استعداد پیدا ہوتی ہے مثلاً ہاتھ دھونے میں نفس کو گناہوں کے کیچڑ اور قلب کو صفاتِ ذمیمہ حیوانیہ شیطانیہ کے کیچڑ سے صاف کرنے کی طرف اشارہ ہے جیسے کہ اللہ پاک نے اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کو حکم ارشاد فرمایا: وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ۔ یعنی اپنے کپڑے پاک رکھو۔ تفاسیر میں ثِیَاب بمعنی قلب بھی آیا ہے۔

اور منہ دھونے میں اس طرف اشارہ ہے کہ اپنے ارادے کے منہ کو ظلمتِ حُبِّ دنیا کی گرد و غبار سے پاک رکھا جائے کیونکہ حُبِّ دنیا تمام گناہوں کی جڑ ہے۔

(روح البیان جلد۔۱۔ص۸۷)

وضو کے فرائض

اس آیتِ مبارکہ سے وضو کے چار فرض ثابت ہوتے ہیں: (۱) چہرہ دھونا۔ (۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا۔ (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

وضو میں اعضائے اربعہ کو خاص کرنے کی حکمت

وضو میں اعضائے اربعہ (یعنی چہرہ، کہنی سمیت دونوں ہاتھ، سر اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں) کو اس لئے خاص کیا گیا کہ اللہ تعالی نے حضرتِ آدم علیہ السلام کو جنت میں ممنوعہ درخت کے قریب جانے سے منع فرمایا تھا مگر اس منع کے باوجود حضرتِ آدم علیہ السلام نے اسے کھا لیا، اس کھانے میں آپ علیہ السلام کے چار اعضاء کی شمولیت تھی (۱)دونوں پاؤں کہ آپ علیہ السلام ان کے ذریعے چل کر اس درخت کے پاس گئے۔ (۲) دونوں ہاتھ کہ آپ علیہ السلام نے ان کے ذریعے اس کو پکڑا۔ (۲) چہرہ کہ آپ علیہ السلام چہرے کے ذریعے اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ پس جب آپ علیہ السلام نے جانا کہ مجھ سے تو لغزش ہو گئی کہ اللہ تعالی نے اس کے قریب جانے سے منع فرمایا تھا لہذا آپ علیہ السلام غم زدہ ہو گئے اور اسی غم کی حالت میں آپ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کو سر پر رکھا۔

پس اللہ تعالیٰ نے ان چاروں اعضاء کو وضو میں دھلنا متعین کر دیا تاکہ ان سے وہ لغزش زائل ہو جائے جو ان سے ہوئی تھی۔(البنایہ شرح الہدایہ جلد۔۱۔ص۱۴۲)

اعتراض: تب تو مناسب تھا کہ کلی کرنے کو بھی فرض قرار دیا جائے کیونکہ منہ کے ذریعے ہی کھایا گیا ہے۔

جوابِ اوّل: وضو میں کلی کرنا فرض قرار نہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو کھانے کی ممانعت نہ تھی بلکہ قریب جانے کی ممانعت تھی جیسے کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ۔ترجمۂ کنز الایمان: مگر اس پیڑ کے پاس نہ جانا۔

(پ۱ البقرۃ ۳۵)

پس منہ سے قربت نہ پائی گئی بخلاف اعضائے مذکورہ کے۔

جوابِ ثانی: کہا گیا ہے کہ وضو میں منہ کا دھونا فرض نہیں ہے کیونکہ منہ کا فعل قربت کے فعل کے بعد ہوا ہے۔

جوابِ ثالث: کہا گیا ہے کہ وضو میں منہ کو دھونا فرض نہیں ہے کیونکہ بدن کی پاکی سے منہ کی پاکی بھی حاصل ہو جاتی ہے، نیز منہ کو پاک کرنے والی چیز کلمۂ طیبہ ہے اور اسی وجہ سے سارے اعضاء کی طہارت منہ اور زبان سے ہے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جب تک کوئی کافر کلمۂ طیبہ نہ پڑھے اس وقت تک اس کو نجس سے موسوم کیا جاتا ہے اور جیسے کہ فرمانِ ربُّ العباد ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ-

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! مشرک نِرے ناپاک ہیں۔ (پ۱۰ التوبۃ۲۸)

اور جیسے ہی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا ہے تو اس کا سارا بدن پاک ہو جاتا ہے۔

نوٹ: وضو کی حکمتوں پر مشتمل میرے شیخِ طریقت امیر اہلسنت کا رسالہ وضو اور سائنس ہے جس میں وضو کی بے شمار حکمتیں موجود ہیں لہذا اسی رسالے کو تبرکاً پیش کرتا ہوں۔

وُضو کی حکمتیں سُننے کے سبب قبولِ اسلام

ایک صاحِب کا بیان ہے: میں نے بلجیم میں یونیورسٹی کے ایک غیر مسلم Student (طالبِ علم) کو اِسلام کی دعوت دی۔ اُس نے سُوال کیا، وُضو میں کیا کیا سائِنسی حِکمتیں ہیں؟ میں لاجواب ہو گیا۔ اُس کو ایک عالم کے پاس لے گیا لیکن اُن کو بھی اِس کی معلومات نہ تھیں۔ یہاں تک کہ سائِنسی معلومات رکھنے والے ایک شخص نے اُس کو وُضو کی کافی خوبیاں بتائیں مگر گردن کے مَسح کی حکمت بتانے سے وہ بھی قاصِر رہا۔ وہ غیر مسلم نوجوان چلا گیا۔ کچھ عرصے کے بعد آیا اور کہنے لگا: ہمارے پروفیسر نے دَورانِ لیکچر بتایا: **"اگر گردن کی پُشت اور اَطراف پر روزانہ پانی کے چند قطرے لگا دیئے جائیں تو رِیڑھ کی ہڈّی اور حرام مَغز کی خرابی سے پیدا ہونے والے اَمراض سے تَحَفُّظ حاصِل ہو جاتا ہے۔"** یہ سن کر وُضو میں گردن کے مَسح کی حکمت میری سمجھ میں آ گئی لہٰذا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور وہ مسلمان ہو گیا۔

مغرِبی جرمنی کا سَیمینار

مغرِبی ممالِک میں مایوسی یعنی(Depression)کا مَرَض ترقّی پر ہے، دِماغ فَیل ہورہے ہیں، پاگل خانوں کی تعداد میں اِضافہ ہوتا جارہاہے۔ نفسیاتی اَمراض کے ماہِرین کے یہاں مریضوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ مغرِبی جرمنی کے ڈِپلومہ ہَولڈر ایک پاکستانی فِزیو تھراپِسٹ کا کہنا ہے: مغرِبی جرمنی میں ایک سَیمینار ہوا جس کا موضُوع تھا ''مایوسی(Depression)کاعلاج اَدوِیات کے علاوہ اور کن کن طریقوں سے ممکن ہے۔''

ایک ڈاکٹر نے اپنے مَقالے میں یہ حیرت اَنگیز انکِشاف کیا کہ میں نے ڈِپریشن کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ بار مُنہ دُھلائے کچھ عرصے بعد ان کی بیماری کم ہوگئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ کے روزانہ پانچ بار ہاتھ، منہ اور پاؤں دھلوائے تو مرض میں بَہُت اِفاقہ ہوگیا(یعنی کمی آگئی)۔یِہی ڈاکٹر اپنے مَقالے کے آخِر میں اِعتِراف کرتا ہے: **مسلمانوں میں مایوسی کا مَرَض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وُضُو کرتے) ہیں۔**

وُضُو اور ہائی بلڈ پریشر

ایک ہارٹ اِسپِشلِسٹ کا بڑے وُثُوق (یعنی اعتماد) کے ساتھ کہنا ہے: **ہائی بلڈ پریشر** کے مریض کو وُضُو کرواؤ پھر اس کا بلڈ پریشر چیک کرو لازِماً کم ہوگا۔ ایک مسلمان ماہِرِ نفسیات کا قول ہے: **''نفسیاتی اَمراض کا بہترین عِلاج وُضو ہے۔''** مغربی ماہِرین نفسیاتی مریضوں کو وُضو کی طرح روزانہ کئی بار بدن پر پانی لگواتے ہیں۔

وُضُو اور فالِج

وُضو میں جو ترتیب وار اَعضاء دھوئے جاتے ہیں یہ بھی حِکمت سے خالی نہیں۔ پہلے ہاتھ پانی میں ڈالنے سے جسم کا اَعصابی نِظام مُطَّلع ہو جاتا ہے اور پھر آہستہ آہِستہ چِہرے اور دِماغ کی رگوں کی طرف اِس کے اثرات پہنچتے ہیں۔ وُضُو میں پہلے ہاتھ دھونے پھر کُلّی کرنے پھر ناک میں پانی ڈالنے پھر چِہرہ اور دیگر اَعضاء دھونے کی ترتیب **فالِج** کی روک تھام کیلئے مفید ہے۔ اگر چِہرہ دھونے اور مَسْح کرنے سے آغاز کیا جائے تو بدن کئی بیماریوں میں مُبتَلا ہو سکتا ہے!

مِسواک کی حکمت

پیارے اِسلامی بھائیو! وُضو میں مُتَعدِّد سُنَّتیں ہیں اور ہر سنّت مَخزنِ حکمت ہے۔ مِسواک ہی کو لے لیجئے! بچّہ بچّہ جانتا ہے کہ وُضُو میں مِسواک کرنا سنّت ہے اور اِس سنّت کی بَرَکتوں کا کیا کہنا! ایک بیوپاری کا کہنا ہے: سوئیزر لینڈ میں ایک نو مسلم سے میری ملاقات ہوئی، اس کو میں نے تحفۃً مِسواک پیش کی، اُس نے خوش ہو کر اسے لیا اور چوم کر آنکھوں سے لگایا اور ایک دم اُس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے، اُس نے جیب سے ایک رومال نکالا اس کی تہہ کھولی تو اس میں سے تقریباً دو اِنچ کا چھوٹا سا **مِسواک** کا ٹکڑا بر آمد ہوا۔ کہنے لگا میری اِسلام آوَری کے وَقت مسلمانوں نے مجھے یہ تُحفہ دیا تھا۔ میں بَہُت سنبھال سنبھال کر اِس کو اِستعمال کر رہا تھا یہ خَتْم ہونے کو تھا لہٰذا مجھے تشویش تھی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کرم فرمایا اور آپ نے مجھے مِسواک عنایت فرمادی۔ پھر اُس نے بتایا کہ ایک عرصے سے میں دانتوں اور

مَسُوڑھوں کی تکلیف سے دوچار تھا۔ ہمارے یہاں کے ڈاکٹر سے ان کا علاج بن نہیں پڑرہا تھا۔ میں نے اس **مِسواک** کا اِستِعمال شروع کیا تھوڑے ہی دِنوں میں مجھے اِفاقہ (فائدہ) ہوگیا۔ میں ڈاکٹر کے پاس گیا تو وہ حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا، میری دوا سے اِتنی جلدی تمہارا مَرَض دُور نہیں ہوسکتا، سوچو کوئی اور وجہ ہوگی۔ میں نے جب ذِہن پر زور دیا تو خیال آیا کہ میں مسلمان ہوچکا ہوں اور یہ ساری بَرَکت **مِسواک** ہی کی ہے۔ جب میں نے ڈاکٹر کو **مِسواک** دکھائی تو وہ حیرت سے دیکھتا ہی رہ گیا۔

قُوّتِ حافِظہ کیلئے

پیارے اِسلامی بھائیو! مِسواک میں بیشمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں۔ اس میں مُتَعَدَّد کیمیاوی اَجزاء ہیں جو دانتوں کو ہر طرح کی بیماری سے بچاتے ہیں۔ حاشیہ طَحطاوی میں ہے: **"مِسواک سے قوّتِ حافِظہ بڑھتی، دردِ سر دُور ہوتا اور سَر کی رگوں کو سُکون ملتا ہے، اِس سے بلغم دُور، نظر تیز، مِعدہ دُرُست اور کھانا ہَضم ہوتا ہے، عَقل بڑھتی، بچّوں کی پیدائش میں اِضافہ ہوتا، بُڑھاپا دیر میں آتا اور پیٹھ مضبوط ہوتی ہے۔"**

(حاشیۃ الطَّحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۶۹)

مِسواک کے بارے میں دو احادیثِ مبارَکہ

{۱} جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے مبارَک گھر میں داخِل ہوتے تو سب سے پہلے مِسواک کرتے **(مسلم ص ۱۵۲ حدیث ۲۵۳)** **{۲}** جب سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نیند سے بیدار ہوتے تو مِسواک کرتے۔

(ابوداوٗد ج ۱ ص ۵۴ حدیث ۵۷)

مُنہ کے چھالے کا عِلاج

اَطِبّاء(یعنی ڈاکٹروں) کا کہنا ہے: ''بعض اوقات گرمی اور مِعْدے کی تَیزابیَّت سے مُنہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں اور اِس مَرَض سے خاص قسم کے جراثیم منہ میں پھیل جاتے ہیں ، اس کے علاج کیلئے منہ میں تازہ مِسواک ملیں اور اس کا لُعاب کچھ دیر تک منہ کے اندر پھراتے رہیں۔ اس طرح کئی مریض ٹھیک ہو چکے ہیں۔''

ٹُوتھ بُرَش کے نقصانات

ماہِرین کی تحقیق کے مطابق ''۸۰ فیصد امراض مِعدے (پیٹ) اور دانتوں کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔ ''عُمُوماً دانتوں کی صَفائی کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے مَسُوڑھوں میں طرح طرح کے جراثیم پرورِش پاتے پھر مِعدے میں جاتے اور طرح طرح کے اَمراض کا سبب بنتے ہیں۔ یاد رہے! ''ٹُوتھ بُرَش ''مِسواک کا نِعْمَ الْبَدل نہیں۔ بلکہ ماہِرین نے اِعتِراف کیا ہے: **{۱}** جب بُرَش ایک بار اِستعمال کر لیا جاتا ہے تو اُس میں جراثیم کی تہ جم جاتی ہے پانی سے دُھلنے پر بھی وہ جراثیم نہیں جاتے بلکہ وہیں نَشْوونَما پاتے رَہتے ہیں **{۲}** بُرَش کے باعِث دانتوں کی اُوپری قُدرتی چمکیلی تہ اُتر جاتی ہے **{۳}** بُرَش کے اِستِعمال سے مَسُوڑھے آہِستہ آہِستہ اپنی جگہ چھوڑتے جاتے ہیں جس سے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا(GAP) پیدا ہو جاتا ہے اور اس میں غذا کے ذرّات پھنستے، سڑتے اور جراثیم اپنا گھر بناتے ہیں اس سے دیگر بیماریوں کے علاوہ آنکھوں کے طرح طرح کے اَمراض بھی جَنَم لیتے ہیں، اِس سے نظر کمزور ہو جاتی ہے بلکہ بعض اوقات آدَمی **اندھا** ہو جاتا ہے۔

کیا آپ کو مسواک کرنا آتا ہے؟

ہوسکتا ہے آپ کے دل میں یہ خیال آئے کہ میں تو برسوں سے مِسواک اِستِعمال کرتا ہوں مگر میرے تو دانت اور پیٹ دونوں ہی خراب ہیں! میرے بھولے بھالے اِسلامی بھائی! اس میں مِسواک کا نہیں آپ کا اپنا قُصُور ہے۔ میں (سگِ مدینہ عُفِی عَنہُ) اِس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آج شاید لاکھوں میں سے کوئی ایک آدھ ہی ایسا ہو جو صحیح اُصولوں کے مطابِق مِسواک اِستِعمال کرتا ہو، ہم لوگ اکثر جلدی جلدی دانتوں پر مِسواک مَل کر وُضُو کرکے چل پڑتے ہیں یعنی یوں کہئے کہ ہم مِسواک نہیں بلکہ "رسمِ مِسواک "ادا کرتے ہیں!

مسواک کرنے کا طریقہ

جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے۔ ہر بار دھولیجئے۔ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو۔ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے۔ مُٹّھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

ہاتھ دھونے کی حکمتیں

وُضُو میں سب سے پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں اِس کی حکمتیں مُلاحَظہ ہوں: مختلِف چیزوں میں ہاتھ ڈالتے رہنے سے ہاتھوں میں مختلف کیمیاوی اَجزاء اور جراثیم لگ جاتے ہیں اگر سارا دن نہ دھوئے جائیں تو جلد ہی ہاتھ ان جِلدی اَمراض میں مُبتَلا ہوسکتے ہیں :۔

{۱}ہاتھوں کے گرمی دانے {۲} جِلدی سوزِش یعنی کھال کی سُوجَن{۳} ایگزیما {۴} پھپھوندی کی بیماریاں {۵}جِلد کی رنگت تبدیل ہو جاناوغیرہ۔ جب ہم ہاتھ دھوتے ہیں تو اُنگلیوں کے پَوروں سے شُعائیں(Rays)نکل کر ایک ایساحلقہ بناتی ہیں جس سے ہمارااندرونی بَرَقی نظام متحرک ہو جاتا ہے اور ایک حد تک برقی رَو ہمارے ہاتھوں میں سِمَٹ آتی ہے جس سے ہمارے ہاتھوں میں حُسن پیدا ہو جاتا ہے۔

کُلّی کرنے کی حِکمتیں

پہلے ہاتھ دھولئے جاتے ہیں جس سے وہ جَراثیم سے پاک ہو جاتے ہیں ورنہ یہ کُلّی کے ذَرِیعے مُنہ میں اور پھر پیٹ میں جاکر مُتَعَدّد اَمراض کا باعِث بن سکتے ہیں۔ ہوا کے ذَرِیعے لاتعداد مُہلِک جَراثیم نیز غذا کے اَجزاء ہمارے منہ اور دانتوں میں لُعاب کے ساتھ چِپک جاتے ہیں۔ چُنانچِہ وُضُو میں مِسواک اور کُلّیوں کے ذَرِیعے منہ کی بہترین صفائی ہو جاتی ہے۔ اگر منہ کو صاف نہ کیا جائے تو ان امراض کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے:

{۱}اَیڈز(Aids) کہ اس کی اِبتِدائی علامات میں منہ کا پکنا بھی شامل ہے۔**اَیڈز** کا تاحال ڈاکٹر علاج دریافت نہیں کر پائے اس مَرَض میں بدن کا مُدافعتی نظام ناکارہ ہو جاتا ہے، اِس میں اَمراض کا مقابلہ کرنے کی قوّت نہیں رہتی اور مریض گُھل گُھل کر مر جاتا ہے {۲} منہ کے کناروں کا پھٹنا {۳} منہ اور ہونٹوں کی داد قُوبا(Moniliasis){۴}منہ میں پھپھوندی کی بیماریاں اور چھالے وغیرہ۔ نیز روزہ نہ ہو تو کُلّی کے ساتھ غَرغرہ کرنا بھی سنّت ہے۔ **اور پابندی کے ساتھ غَرغرے کرنے والا کوّے(Tonsil)بڑھنے اور گلے کے بہت**

سارے اَمراض حتّٰی کہ گلے کے کینسر سے محفوظ رَہتا ہے۔

ناک میں پانی ڈالنے کی حِکمتیں

پھیپھڑوں کو ایسی ہوا درکار ہوتی ہے جو جراثیم، دُھوئیں اور گرد و غُبار سے پاک ہو اور اس میں ۸۰ فیصد رَطُوبت (یعنی تَری) ہو ایسی ہوا فراہم کرنے کیلئے اللہ پاک نے ہمیں ناک کی نعمت سے نوازا ہے۔ ہوا کو مَرطُوب یعنی نَم بنانے کیلئے ناک روزانہ تقریباً چوتھائی گیلن نَمی پیدا کرتی ہے۔ صَفائی اور دیگر سخت کام نَتھنوں کے بال سر اَنجام دیتے ہیں۔ ناک کے اندر ایک خردبینی (Microscopic) جھاڑو ہے۔ اِس جھاڑو میں غیر مرئی یعنی نظر نہ آنے والے رُوئیں ہوتے ہیں جو ہوا کے ذَرِیعے داخِل ہونے والے جراثیم کو ہَلاک کر دیتے ہیں۔ نیز ان غیر مَرَئی رُوؤں کے ذِمّے ایک اور دِفاعی نظام بھی ہے، ناک اِس کے ذَرِیعے سے آنکھوں کو Infection (یعنی جراثیم) سے محفوظ رکھتی ہے۔ اَلحَمدُ لِلّٰہ! وُضو کرنے والا ناک میں پانی چڑھاتا ہے جس سے جسم کے اس اَہَم ترین آلے ناک کی صفائی ہو جاتی ہے اور پانی کے اندر کام کرنے والی بَرقی رَو سے ناک کے اندرُونی غیر مَرَئی رُوؤں کی کارکردَگی کو تقویت ملتی ہے اور مسلمان وُضو کی بَرَکت سے ناک کے بیشمار پیچیدہ اَمراض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ **دائمی نَزلہ اور ناک کے زخم کے مریضوں کیلئے ناک کا غسل** (یعنی وُضو کی طرح ناک میں پانی چڑھانا) **بے حد مفید ہے۔**

چہرہ دھونے کی حکمتیں

آج کل فَضاؤں میں دھوئیں وغیرہ کی آلُودَگیاں بڑھتی جارہی ہیں، مختلف کیمیاوی مادّے سِیسہ وغیرہ مَیل کُچیل کی شکل میں آنکھوں اور چِہرے وغیرہ پر جمتا رَہتا ہے، اگرچِہرہ نہ دھویا جائے تو چِہرے اور آنکھیں کئی اَمراض سے دوچار ہو جائیں۔ ایک یورپین ڈاکٹر نے ایک مقالہ لکھا جس کا نام تھا: **آنکھ، پانی، صحّت**(Eye, Water, Health)اس میں اُس نے اس بات پر زور دیا کہ "اپنی آنکھوں کو دن میں کئی بار دھوتے رہو ورنہ تمہیں خطرناک بیماریوں سے دوچار ہونا پڑیگا۔"چِہرہ دھونے سے منہ پر **کِیل** نہیں نکلتے یا کم نکلتے ہیں۔ ماہِرینِ حُسن و صحّت اس بات پر مُتَّفِق ہیں کہ ہر طرح کے Cream اور Lotion وغیرہ چِہرے پر داغ چھوڑتے ہیں، چِہرے کو خوبصورت بنانے کیلئے چِہرے کو کئی بار دھونا لازِمی ہے۔ "امریکن کونسل فار بیوٹی "کی سرکردہ ممبر نے کیاخوب اِنکِشاف کیاہے کہتی ہے: "**مسلمانوں کو کسی قسم کے کیمیاوی لوشن کی حاجت نہیں وُضُو سے اِنکا چِہرہ دُھل کر کئی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔**"محکمۂ ماحَولیات کے ماہِرین کا کہنا ہے: "چِہرے کی اِلَرجی سے بچنے کیلئے اِس کو بار بار دھونا چاہیئے۔ "اَلْحَمْدُلِلّٰہ ! ایسا صِرف وُضُو کے ذَرِیعے ہی مُمکِن ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ ! وُضُو میں چہرہ دھونے سے الرجی سے چہرے کی حفاظت ہوتی، اِس کا مَساج ہو جاتا، خون کا دَوران چہرے کی طرف رَواں ہو جاتا، مَیل کُچیل بھی اُتر جاتا اور چہرے کا حُسن دوبالا ہو جاتا ہے۔

اندھاپن سے تَحَفُّظ

اے عاشقانِ رسول! آنکھوں کی ایک بیماری ہے جس میں اس کی رُطُوبتِ اَصلِیّہ یعنی اصلی تری کم یا ختم ہو جاتی اور مریض آہستہ آہستہ **اندھا** ہو جاتا ہے۔ طِبّی اُصول کے مُطابِق اگر بَھنووں کو وقتاً فوقتاً تر کیا جاتا رہے تو اِس خوفناک مَرَض سے تحفُّظ حاصِل ہو سکتا ہے۔ اَلحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وُضُو کرنے والا منہ دھوتا ہے اور اِس طرح اس کی بَھنویں تر ہوتی رہتی ہیں۔ عاشقانِ رسول کی داڑھی بھی وضو میں دُھلتی ہے اور اس میں بھی خوب حکمتیں ہیں، ڈاکٹر پروفیسر جارج اَیل کہتا ہے: ''منہ دھونے سے داڑھی میں اُلجھے ہوئے جراثیم بہ جاتے ہیں، جڑ تک پانی پہنچنے سے بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں، داڑھی کے خلال سے جُوؤں کا خطرہ دُور ہوتا ہے، **داڑھی میں پانی کی تری کے ٹھہراؤ سے گردن کے پٹھّوں، تھائی رائیڈ گلینڈ اور گلے کے اَمراض سے حِفاظت ہوتی ہے۔''**

کُہنیاں دھونے کی حکمتیں

کُہنی پر تین بڑی رَگیں ہیں جن کا تعلُّق دل، جگر اور دماغ سے ہے اور جسم کا یہ حصّہ عُموماً ڈھکا رہتا ہے اگر اس کو پانی اور ہوا نہ لگے تو مُتعدّد دِماغی اور اَعْصابی اَمراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ **وُضُو میں کُہنیوں سَمیت ہاتھ دھونے سے دل، جگر اور دِماغ کو تقویت پہنچتی ہے** اور اس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہ وہ ان کے اَمراض سے محفوظ رہیں گے۔ مزید یہ کہ کُہنیوں سَمیت ہاتھ دھونے سے سینے کے اندر ذخیرہ شُدہ رَوشنیوں سے براہِ راست اِنسان کا تعلُّق قائم ہو جاتا ہے اور روشنیوں کا ہُجُوم ایک بہاؤ کی شکل اِختیار کر لیتا ہے، اس عمل سے ہاتھوں کے عَضَلات یعنی کَل پُرزے مزید طاقتور ہو جاتے ہیں۔

مَسْح کی حِکمتیں

سر اور گردن کے درمیان ''حَبْلُ الْوَرِید ''یعنی شہ رگ واقع ہے اس کا تعلُّق رِیڑھ کی ہڈّی اور حرام مَغز اور جسم کے تمام تَرجوڑوں سے ہے۔ جب وُضُو کرنے والا گردن کا مَسْح کرتا ہے تو ہاتھوں کے ذَرِیعے برقی رَو نکل کر شہ رگ میں ذخیرہ ہو جاتی ہے اور رِیڑھ کی ہڈّی سے ہوتی ہوئی جسم کے تمام اَعصابی نظام میں پھیل جاتی ہے اور اس سے اَعصابی نظام کو تُوانائی حاصِل ہوتی ہے۔

پاگلوں کا ڈاکٹر

ایک صاحِب کا بیان ہے: میں فرانس میں ایک جگہ وُضُو کر رہا تھا، ایک شخص کھڑا بڑے غور سے مجھے دیکھتا رہا! جب میں فارِغ ہوا تو اُس نے مجھ سے پوچھا: آپ کون اور کہاں کے وَطَنی ہیں؟ میں نے جواب دیا: میں پاکستانی مسلمان ہوں۔ پوچھا: پاکستان میں کتنے پاگل خانے ہیں؟ اِس عجیب و غریب سُوال پر میں چَونکا مگر میں نے کہہ دیا: دوچار ہوں گے۔ پوچھا: ابھی تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا: **وُضُو**۔ کہنے لگا: کیا روزانہ کرتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، بلکہ پانچ وَقت۔ وہ بڑا حیران ہوا اور بولا: میں Mental Hospital میں سرجن ہوں اور پاگل پن کے اَسباب کی تَحقیق میرا مَشْغَلہ ہے، میری تَحقیق یہ ہے کہ دِماغ سے سارے بدن میں سِگنَل جاتے ہیں اور اَعْضاء کام کرتے ہیں، ہمارا دماغ ہر وَقت Fluid (مائِع) کے اندر Float (**تیرنا**) کر رہا ہے۔ اس لئے ہم بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور دماغ کو کچھ نہیں ہوتا اگر وہ کوئی Rigid (سخت) شے ہوتی تو اب تک ٹُوٹ چکی ہوتی۔ دِماغ سے چند باریک رگیں

(Conductor)(مُو صِل یعنی پہنچانے والی) بن کر ہماری گردن کی پُشت سے سارے جسم کو جاتی ہیں۔ اگر بال بَہُت بڑھا دیئے جائیں اور گردن کی پُشْتُ کو خشک رکھا جائے تو اِن رگوں یعنی (Conductor) میں خشکی پیدا ہو جانے کا خطرہ کھڑا ہو جاتا ہے اور بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ اِنسان کا دِماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور وہ **پاگل** ہو جاتا ہے لہٰذا میں نے سوچا کہ گردن کی پُشْت کو دن میں دو چار بار ضَرور تَر کیا جائے۔ ابھی میں نے دیکھا کہ ہاتھ منہ دھونے کے ساتھ ساتھ گردن کے پیچھے بھی آپ نے کچھ کیا ہے، واقعی آپ لوگ پاگل نہیں ہو سکتے۔ مزید یہ کہ **مَسْح کرنے سے لُو لگنے اور گردن توڑ بخار سے بھی بچت ہوتی ہے۔**

پاؤں دھونے کی حِکمتیں

پاؤں سب سے زیادہ دُھول آلود ہوتے ہیں۔ پہلے پہل Infection(یعنی جراثیم) پاؤں کی اُنگلیوں کے درمیانی حصّے سے شُروع ہوتا ہے۔ وُضُو میں پاؤں دھونے سے گرد و غُبار اور جَراثیم بہ جاتے ہیں اور بچے کُھچے جراثیم پاؤں کی اُنگلیوں کے خِلال سے نکل جاتے ہیں۔ **لہٰذا وُضُو میں سنّت کے مطابِق پاؤں دھونے سے نیند کی کمی، دِماغی خشکی، گھبراہٹ اور مایوسی (Depression) جیسے پریشان کُن اَمراض دُور ہوتے ہیں۔**

وُضُو کا بچا ہوا پانی ۷۰ مَرَض سے شفا ہے

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللّٰہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وُضو فرما کر بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا اور ایک حدیث میں روایت کیا گیا کہ **اِس کا پانی ۷۰ مَرَض سے شفا ہے** (فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۵۷۵) فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السلام فرماتے ہیں: ''کسی برتن یا لوٹے سے وُضُو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی قبلہ رُو کھڑے ہو کر پینا مُستحَب ہے۔'' (تَبیِینُ الحقائق ج ۱ ص ۴۴)

وضو کے بچے ہوئے پانی کو پینے کی حکمت

وُضُو کا بچا ہوا پانی پینے کے بارے میں ایک مسلمان ڈاکٹر کا کہنا ہے: **{۱}** اِس کا پہلا اثر مَثانے پر پڑتا، پیشاب کی رُکاوَٹ دُور ہوتی اور خوب کُھل کر پیشاب آتا ہے **{۲}** اِس سے ناجائز شَہوت سے خَلاصی حاصِل ہوتی ہے **{۳}** جگر، مِعدہ اور مَثانے کی گرمی دور ہوتی ہے۔

اِنسان چاند پر

اے عاشقانِ رسول! وُضُو اور سائنس کا موضُوع چل رہا تھا، آج کل سائنسی تحقیقات کی طرف بعض لوگوں کا زیادہ رُجحان (رُج۔حان) ہوتا ہے بلکہ کئی ایسے بھی افراد اِس مُعاشرے میں پائے جاتے ہیں جو اِنگریز محققین اور سائنسدانوں سے کافی مَرعوب ہوتے ہیں، ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ بَہُت سارے حقائق ایسے ہیں جن کی تلاش میں سائنسدان آج سَر ٹکرا رہے ہیں اور میرے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو پہلے ہی بیان فرما چکے ہیں۔ دیکھئے! اپنے دعوے کے مطابِق سائنسدان اب چاند پر پہنچے ہیں مگر میرے پیارے پیارے آقا مدینے والے مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے تقریباً ۱۴۳۹سال پہلے سفر معراج میں چاند سے بھی وَراءُ الوَراء(یعنی دور سے دور) تشریف لے جاچکے ہیں۔

صرف اللہ کیلئے

اے عاشقانِ رسول! وُضُو کے طِبّی فوائد سن کر آپ خوش تو ہو گئے ہوں گے مگر عرض کرتا چلوں کہ سارے کا سارا فَنِ طِبّ ظَنّیات پر مَبنی ہے۔ سائنسی تحقیقات بھی حَتْمی (یعنی فائنل) نہیں ہوتیں، بدلتی رَہتی ہیں۔ ہاں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکامات اٹل ہیں وہ نہیں بدلیں گے۔ ہمیں سُنّتوں پر عمل طِبّی فوائد پانے کیلئے نہیں صِرْف و صِرْف رِضائے اِلٰہی کی خاطر کرنا چاہیے، لہٰذا اِس لئے وُضُو کرنا کہ میرا بلڈ پریشر نارمل ہو جائے یا میں تازہ دم ہو جاؤں گا یا ڈائٹنگ کیلئے روزہ رکھنا تاکہ بھوک کے فوائد حاصل ہوں۔ سفر مدینہ اس لئے کرنا کہ آب و ہوا بھی تبدیل ہو جائے گی اور گھر اور کاروباری الجھن سے بھی کچھ دن سُکون ملے گا۔ یا دینی مُطالعہ اِس لئے کرنا کہ میرا ٹائم پاس ہو جائے گا۔ اس طرح کی نیّتوں سے اعمال بجالانے والوں کو ثواب نہیں ملے گا۔ اگر ہم عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خوش کرنے کیلئے کریں گے تو ثواب بھی ملے گا اور ضِمناً اِس کے فوائد بھی حاصل ہو جائیں گے۔ لہٰذا ظاہِری اور باطِنی آداب کو مَلْحُوظ رکھتے ہوئے **وُضُو بھی ہمیں اللہ پاک کی رِضا ہی کیلئے کرنا چاہیے۔**

سنّت سائنسی تحقیق کی محتاج نہیں

اے عاشقانِ رسول! یاد رکھئے! میرے آقا عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّت سائنسی تحقیق کی محتاج نہیں اور ہمارا مقصود اِتباعِ سائنس نہیں **اِتّباعِ سنّت** ہے، مجھے کہنے دیجئے کہ جب یورپین ماہرین برسہابرس کی عَرَق رَیزی کے بعد نتیجے کا دَریچہ کھولتے ہیں تو انہیں سامنے مسکراتی نور برساتی سنّتِ مُصطفوی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہی نظر آتی ہے! دنیا میں لاکھ سیر و سیاحت کیجئے، جتنا چاہے عیش و عشرت کیجئے، مگر آپ کے دل کو حقیقی راحت مُیَسَّر نہیں آئے گی، سُکونِ قَلْب صِرْف و صِرْف یادِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ملے گا۔ دل کا چَین عشقِ سرورِ کونَین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہی میں حاصل ہو گا۔ دنیا و آخِرت کی راحتیں سائنسی آلات VCR , .TV اورInternetکے رُوبُرو نہیں اِتّباعِ سنّت میں ہی نصیب ہوں گی۔ **اگر آپ واقعی دونوں جہاں کی بھلائیاں چاہتے ہیں تو نَمازوں اور سنّتوں کو مضبوطی سے تھام لیجئے اور انہیں سیکھنے کیلئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر اپنا معمول بنالیجئے۔** ہر اِسلامی بھائی نیّت کرے کہ میں زندگی میں کم از کم ایک بار یکمُشت ۱۲ ماہ، ہر ۱۲ ماہ میں ۳۰ دن اور ہر ماہ ۳ دن سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے میں سفر کیا کروں گا، اِنْ شَآءَاللّٰہ

تِری سنّتوں پہ چل کر مری روح جب نکل کر
چلے تم گلے لگانا مَدَنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غسل

غسل غ کے زبر سے بمعنی دھونا،غ کے زیر سے، بمعنی نہانے یا دھونے کا پانی، غ کے پیش سے، بمعنی نہانا۔ یہاں تیسرا معنی مراد ہے۔

غسل کی قسمیں

غسل پانچ قسم کا ہے: غسل فرض، واجب، سنت، مستحب، مباح۔ فرض غسل تین ہیں: حیض سے، نفاس سے، جنابت سے۔ واجب غسل: میت کو غسل دینا۔ سنت غسل پانچ ہیں: جمعہ کا، عید الفطر کا، عید الاضحی کا، احرام کے وقت، عرفہ کے دن۔ مستحب غسل چند ہیں: میت کو نہلا کر، فصد کھلوا کر، اسلام لاتے وقت، ٹھنڈک حاصل کرنے، صفائی وغیرہ کے لیے نہانا مباح ہے۔

سوال: جنابت کے بعد غسل کرنا فرض کیوں ہے؟

جواب: جنابت کے بعد غسل کرنا ایک اسلامی فریضہ ہے یہ قرآن و سنت سے ثابت ہے اور تمام امت اس پر متفق ہے۔ قرآن میں اللہ پاک حکم ارشاد فرماتا ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا۔ (پ٦، المائدة،٦)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو۔

نیز متعدد صحیح احادیث سے بھی غسل کی فرضیت ثابت ہے۔ تمام علماء وفقہاء اس کی فرضیت پر متفق ہیں۔ ان سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کسی نے اس کی فرضیت کا انکار کیا تو وہ اسلام کے دائرے سے خارج شمار کیا جائے گا کیونکہ اس کی فرضیت کا انکار در حقیقت قرآن و سنت کی تکذیب ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق ارشادِ رسول ﷺ ہے:

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَوَأَنْقُوا الْبَشَرَةَ۔ (سنن أبي داود"، کتاب الطھارۃ، باب الغسل من الجنابۃ، الحدیث:۲۴۸، ج۱، ص۱۱۷،)

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا کہ رسولِ کریم عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالتَّسْلِیْم نے فرمایا کہ ہر بال کے نیچے جنابت کا اثر ہے اس لیے ہر بال دھوئو اور بدن کو صاف ستھرا کرو۔

("سنن الترمذی"، کتاب الطھارۃ، باب ماجاء أن تحت کل شعرۃ جنابۃ، الحدیث:۱۰۶، ج۱، ص۱۶۰)

مُلّا علی قاری علیہ رحمۃ الباری اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

'' فَلَوْبَقِیَت شَعرةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ یَصِل إِلَیْهَا الْمَاءُ بَقِیَتْ جَنَابَتُهُ''۔ یعنی اگر ایک بال بھی پانی پہنچنے سے رہ گیا تو اس کی جنابت باقی رہے گی۔ (مرقاۃ، جلد اول، ص۳۲۷)

اب رہا سوال اس کی حکمت کا، تو فرض کیجیے ایک ڈاکٹر اپنے مریض کے لیے دوائیں تجویز کرتا ہے۔ دو گولیاں کھانے سے قبل اور دو کھانے کے بعد۔ کیا مریض کا ڈاکٹر سے یہ سوال کرنا ضروری ہے کہ فلاں دو گولیاں ہی کیوں لینی ہے، تین کیوں نہیں؟ اور فلاں کھانے سے قبل کیوں کھانی ہے بعد میں کیوں نہیں؟ اگر ڈاکٹر مریض کو اس کی علت و حکمت بتا دیتا ہے تب بھی یہ طبی باریکیاں کیسے مریض کی سمجھ میں آسکتی ہیں؟ اس کی صحیح حکمت و مصلحت تو صرف ایک تجربہ کار ڈاکٹر ہی سمجھ سکتا ہے۔

یہی مثال ان سب کے لیے ہے جو شرعی احکام و عبادات کی حکمت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ کسی بزرگ کے بقول ساری عبادتیں انسانی دل کے لیے دوا کی مانند ہیں۔ انسان کو غفلت، غرور اور بھول چوک کے مرض سے شفا بخشنے کے لیے۔ یہ اللہ کا حق ہے کہ ان میں سے جس دوا کی حکمت چاہے اپنے بندوں پر ظاہر کرے اور جس کی حکمت چاہے

پوشیدہ رکھے، بندے کو اس بات پر مکمل یقین ہونا چاہیے کہ اللہ نے جو دوائیں تجویز کی ہیں وہ ساری کی ساری اس کی بھلائی کے لیے ہیں۔ اللہ پاک سورۂ بقرہ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِؕ-وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْؕ-اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ(۲۲۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ (پ۲، البقرہ، ۲۲۰)

عبادات اور شرعی احکام کی روح یہی ہے کہ انہیں اللہ کے حکم کے مطابق انجام دیا جائے چاہے ہم ان کی حکمت سے واقف ہوں یا نہ ہوں۔ بندے کو ہر حال میں اپنے رب کی اطاعت کرنی چاہیے، اگر انسان صرف انہیں چیزوں میں اپنے رب کی اطاعت کرے جن میں اس کی محدود عقل مطمئن ہو تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اپنی عقل کا بندہ ہے، اپنے رب کا نہیں۔

اس کے باوجود اگر ہم غور کریں تو غسل جنابت حکمت و مصلحت سے خالی نہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱)۔۔۔ غسل کا فوری فائدہ یہ ہے کہ جنابت کے بعد جسم میں جو کاہلی سستی اور کمزوری لاحق ہوتی ہے وہ غسل کرنے سے جاتی رہتی ہے اور اس کی جگہ طاقت اور چستی آجاتی ہے۔ پیشاب اگرچہ اس راستہ سے نکلتا ہے جس راستہ سے منی آتی ہے لیکن پیشاب کرنے کے بعد جسم میں نہ کمزوری کا احساس ہوتا ہے نہ سستی کا۔ بلکہ اس کے برعکس آرام ملتا ہے۔

(۲)۔۔۔منی کا تعلق سارے جسم سے ہے کہ ہر عضو کے خون سے بنتی ہے اور اس کے نکلتے وقت سارے جسم کو لذت آتی ہے لہذا سارے جسم پر ہی اثر ہونا چاہیئے، اس لیے جنابت میں سارا جسم دھونے یعنی غسل کرنے کا حکم ہے۔اور پیشاب سارے بدن سے تعلق نہیں رکھتا، اس لیے پیشاب میں صرف وضو کرنے کا حکم ہے۔(اسرار الاحکام ص ۱۲)

(۳)۔۔۔جنابت کبھی کبھی پیش آتی ہے اس لیے نہانے کا حکم دیا گیا اور کبھی کبھی نہانے میں کوئی مشقت نہیں بلکہ نظافت حاصل ہوتی ہے اور پیشاب دن میں کئی بار پیش آتا ہے اس لیے اس میں وضو کرنے کا حکم دیا گیا۔اگر پیشاب میں بھی اسی طرح نہانے کا حکم ہوتا جس طرح جنابت میں ہے تو یہ حکم بندوں کے لیے بہت باعث مشقت ہوتا۔

(۴)۔۔۔جنابت کی صورت میں غسل کرنے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ بندہ جلدی جلدی اس فعل کی طرف نفسیاتی طور سے آمادہ نہ ہو اور جنسی تعلقات میں اسراف سے کام نہ لے۔

(۵)۔۔۔کامل مؤمن وہ نہیں جو اپنے حقوق کا مطالبہ کرتا رہے بلکہ کامل مؤمن وہ ہے جو اپنے حقوق کے ساتھ اللہ کا حق بھی پورا کرے، پس بیوی سے مباشرت کرکے بندے نے اپنے نفس اور بیوی کا حق ادا کر دیا۔اب اسے اللہ کا حق ادا کرنا ہے اور یہ حق غسل کرکے ادا ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ نے اس کا حکم دیا ہے۔

(۶)۔۔۔غسل جنابت میں حکمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اللہ نے بندوں کو مختلف بہانوں سے نظافت اور پاکی کی ترغیب دی ہے۔مثلاً ہوا خارج ہو تو وضو کا حکم۔ پانچ نمازوں

میں وضو کرنے کا حکم اور اسی طرح جنابت لاحق ہو تو غسل کرنے کا حکم۔ اسی لیے اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

مَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیَجۡعَلَ عَلَیۡکُمۡ مِّنۡ حَرَجٍ وَّ لٰکِنۡ یُّرِیۡدُ لِیُطَہِّرَکُمۡ وَ لِیُتِمَّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۶﴾ (پ۶، المائدۃ،۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کر دے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے کہ کہیں تم احسان مانو۔

سترِ عورت کی حکمت

سوال: سِترِ عورت کسے کہتے ہیں۔؟

جواب: سِتر کے لُغوی معنیٰ ہیں چُھپانا، ڈھانپنا۔ جن اَعضاء کا چُھپانا ضَروری ہے ان کو عورت کہتے ہیں اور مجموعی طور پر چھپانے کے اس عمل کو "سِترِ عورت" (یعنی پوشیدہ اَعضاء کا چھپانا) کہتے ہیں۔ ہمارے عُرف میں ان مخصوص اَعضاء کو بھی سِتر کہتے ہیں جن کا چھپایا جانا ضَروری ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۱۲۵۰ صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد اوّل صَفْحَہ ۴۷۹ پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: سِتْرِ عورت (یعنی سِتر چھپانا) ہر حال میں واجِب ہے خواہ نَماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا کسی کے سامنے۔ بِلا کسی غرضِ صحیح کے تنہائی میں بھی (سِتر) کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نَماز میں تو سِتْر (چھپانا) بالاِجماع فرض ہے۔ (بہارِ شریعت ج ا حصّہ ۳ ص ۴۷۹) (پردے کے بارے میں سوال جواب ص ۱۳)

سوال: ستر کا چھپانا کیوں ضروری ہے؟

جواب: اس لیے کہ اس کا حکم خود ہمارے اللہ نے ہم کو دیا ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ (پ۱۸، النور: ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: مسلمان مَردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ ہے، بیشک اللہ اُن کے کاموں سے خبردار ہے۔

اِس آیت میں مسلمان مَردوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور جس چیز کو دیکھنا جائز نہیں، اُس پر نظر نہ ڈالیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یعنی ان کو چھپا کر رکھیں۔

نیز نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیثِ طیبہ میں بھی یہ حکم موجود ہے کہ دوسروں کے پوشیدہ اعضاء پر نظر ڈالنے سے بچا جائے چنانچہ اس کے متعلق رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

"ایک مرد دوسرے مرد کے ستر کی جگہ نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کے ستر کی جگہ دیکھے۔" (مسلم، ج۱، ص۲۳۸، حدیث: ۵۱۲)

ستر عورت کو چھپانے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ ننگا مرد یا ننگی عورت دیکھنے میں مناسب معلوم نہیں ہوتے، ان کا حسن و جمال جاتا رہتا ہے مگر جب اپنے جسم کے چھپانے والے اعضاء کو چھپالیں تو ان کے اندر ایک قسم کا حسن آجاتا ہے جو دیکھنے میں بھلا معلوم ہوتا ہے۔

دوسرے کے ستر کو دیکھنے کے نقصانات

نیز دوسرے کے کھلے ہوئے ستر کو دیکھنے سے نسیان (یعنی بھولنے کا مرض) پیدا ہوتا ہے۔

حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا اِرشاد ہے کہ تین چیزوں میں بھلائی ہے: بولنے، دیکھنے اور چپ رہنے میں۔

جس کا بولنا ذکرِ خدا نہیں وہ بولنا "لغو" ہے،

جس کا دیکھنا عبرت کی نگاہ سے نہیں وہ دیکھنا "سہو ونسیان" ہے اور

جس کی خاموشی اپنے انجام پر غور کرنے کے لئے نہیں اس کی خاموشی "بیکار" ہے کیونکہ "تفکر" ہی سے دنیاوی میلان ختم ہوتا ہے، پسندیدہ چیزوں کی تمنا مرجھا جاتی ہے اور انسان غور و فکر کا عادی ہو جاتا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب ص۱۷۹)

فرمانِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے: نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے خوف خدا کی وجہ سے اسے حرام سے بچا لیا، اللہ تَعَالٰی اسے ایسا ایمان عطا کرے گا جس کی لذت وہ اپنے دل کی گہرائیوں میں محسوس کریگا۔

(المستدرک للحاکم، کتاب الرقاق، باب الزھد فی الدنیا۔۔۔الخ، ۵/ ۴۴۶، الحدیث ۷۹۴۵)

حکماء کا قول ہے: جس نے اپنی نگاہ کو آوارہ چھوڑ دیا اس نے بے انتہا شرمندگی اٹھائی، یہ آزاد نگاہی انسان کو بے نقاب کر دیتی ہے، اسے ذلیل و خوار کرتی ہے اور جہنم میں طویل مدت تک رہنے کو اس پر واجب کر دیتی ہے، اپنی نظر کی حفاظت کر! اگر تو نے اسے

آوارہ چھوڑ دیا تو برائیوں میں گھر جائیگا اور اگر تو نے اس پر قابو پالیا تو تمام اعضائے بدن تیرے مطیع ہو جائیں گے۔(مکاشفۃ القلوب ص۱۷۹)

افلاطون سے پوچھا گیا کہ دل کے لئے زیادہ نقصان پہنچانے والی چیز کان ہے یا آنکھ؟ اس نے کہا: یہ دونوں دل کے لئے پرندے کے دو پروں کی طرح ہیں، وہ انہیں کی قوت سے اڑتا ہے، جب ان میں سے کوئی پَر ٹوٹ جاتا ہے تو وہ اڑنے میں بہت دشواری محسوس کرتا ہے۔(مکاشفۃ القلوب ص۱۷۹)

دوسرے کے ستر عورت کو دیکھنے کے روحانی، اخلاقی، نفسیاتی اور سماجی نقصانات ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

(۱)۔۔۔روحانی نقصانات: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ میں مبتلا ہونا۔ دل سے نورِ ایمان کا کمزور ہونا۔ نیک اعمال میں سستی اور عبادت میں دل نہ لگنا۔

(۲)۔۔۔اخلاقی نقصانات: بے حیائی اور بد نگاہی کی عادت پڑ جانا۔ دل و دماغ میں برے خیالات اور فتنہ و فساد پیدا ہونا۔ شرم و حیا میں کمی آنا، جو ایمان کا ایک اہم حصہ ہے۔

(۳)۔۔۔نفسیاتی نقصانات: ذہنی انتشار اور بے سکونی کا شکار ہونا۔ گناہ کی لت لگنا، جس سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ غیر محرم کو دیکھنے کی عادت سے اپنی شریکِ حیات سے بے رغبتی پیدا ہونا۔

(۴)۔۔۔سماجی نقصانات: خاندانی نظام میں بگاڑ پیدا ہونا۔ معاشرتی بے راہ روی اور فحاشی کو فروغ ملنا۔ عزت دار رشتوں میں اعتماد کی کمی آنا۔

سترِ عورت نماز کی شرطوں میں سے ایک شرط ہے جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے ملتاہے جیسے کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ۔

ترجمہ کنز الایمان: اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ۔ (پ۸ الاعراف۔۳۱)

فقہِ حنفی کی مشہور و معروف کتاب الہدایہ میں ہے: اَیْ مَا یُوَارِیْ عَوْرَتَکُمْ عِنْدَ کُلّ صَلٰوۃٍ یعنی ہر نماز کے وقت ایسی چیز لو جو تمہاری شرم گاہ کو چھپادے۔ (الهدایه جلد اول ص ۳۹)

مرد کی عورت: نمازی پر اپنی عورت کا چھپانا بھی لازم و ضروری ہے عورت سے مراد بدن کے وہ حصے ہیں جن کا چھپانا فرض و ضروری ہے اور جن کا کھولنا اور کھلنا باعثِ عار ہے، حدیثِ پاک میں ناف سے لے کر گھٹنے تک کے حصے کو مرد کی عورت قرار دیا گیا ہے

۔("سنن الدار قطني"، کتاب الصلاۃ، باب الأمر بتعلیم الصلوٰت، الحدیث: ۸۷۶، ج۱، ص۳۱۶.)

آزاد عورت کی عورت: آزاد عورتوں اور خنثیٰ مشکل کے لیے سارا بدن عورت ہے، سوا منہ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے، سر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں، ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔

("الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ ج۲، ص۹۵.)

باندی کی عورت: اندی کے لیے سارا پیٹ اور پیٹھ اور دونوں پہلو اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے، خنثیٰ مشکل غلام ہو، تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

("الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۹۴.)

اہم مسئلہ

صاحبِ بہارِ شریعت مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ستر عورت ہر حال میں واجب ہے، خواہ نماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا کسی کے سامنے، بلا کسی غرض صحیح کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر بالاجماع فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر اندھیرے مکان میں نماز پڑھی، اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو اور اس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے اور ننگے پڑھی، بالاجماع نہ ہوگی۔ مگر عورت کے لیے خلوت میں جب کہ نماز میں نہ ہو، تو سارا بدن چھپانا واجب نہیں، بلکہ صرف ناف سے گھٹنے تک اور محارم کے سامنے پیٹ اور پیٹھ کا چھپانا بھی واجب ہے اور غیر محرم کے سامنے اور نماز کے لیے اگرچہ تنہا اندھیری کوٹھڑی میں ہو، تمام بدن سوا پانچ عضو کے چھپانا فرض ہے، بلکہ جوان عورت کو غیر مردوں کے سامنے منہ کھولنا بھی منع ہے۔

("الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في ستر العورة، ج٢، ص٩٣، ٩٤.)

استقبالِ قبلہ کی حکمت

استقبالِ قبلہ کے شرط وضروری ہونے کا ثبوت قرآنِ عظیم سے ہے چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ۔

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو۔ (پ۲ البقرة ۱۴۴)

استقبالِ قبلہ کی پہلی حکمت: نماز میں قبلہ کو منہ کرنے کی یہ حکمت ہے کہ کعبۂ معظمہ تمام زمین کی اصل ہے کیونکہ زمین وہیں سے پھیلی ہے اور انسان کی اصل

مٹی ہے کہ وہ اسی سے بنایا گیا ہے پس چاہئے کہ نمازی کا جسم اپنے اجسام کے اصل (یعنی کعبہ شریف) کی طرف رہے۔ (تفسیر نعیمی جلد۔۱۔ص۱۱۷)

استقبالِ قبلہ کی دوسری حکمت: استقبالِ قبلہ میں اس طرف اشارہ ہے کہ قرب و مناجات کے لئے طلبِ حق کے ماسوا سے اعراض اور حضرتِ ربوبیت کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ (روح البیان جلد۔۱۔ص۸۷)

قبلہ مقرر کرنے کی ۴ حکمت

یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ نماز میں قبلہ مقرر کرنے کی کیا حکمت ہے؟ حالانکہ اگر قبلہ مقرر نہ کیا جاتا تو اچھا تھا کہ لوگ جس سمت چاہتے نماز پڑھتے یا کوئی سمت ہی مقرر نہ کی جاتی اور بلا سمت نماز ادا کی جاتی؟ اس سوال کے جواب میں چار حکمتیں ملاحظہ کیجئے:

پہلی حکمت: پہلی حکمت یہ ہے کہ انسان میں قوتِ عقلیہ بھی ہے اور قوتِ خیالیہ بھی اور یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں، اسی لئے کوئی عقلی بات سمجھاتے وقت کوئی خیالی صورت سامنے رکھ لی جاتی ہے تاکہ عقلی معنیٰ جلد سمجھ میں آ جائیں۔ اقلیدس والے مثلث مربع کے خطوط کھینچ کر ضلع اور زاویہ وغیرہ سمجھاتے ہیں، علمِ ہیئت والے کرّہ سامنے رکھ کر آسمانی خطوط، معدل النہار اور منطقۃ البروج وغیرہ بتاتے ہیں، رعایا بادشاہ کے سامنے کھڑے ہو کر اس سے عرض معروض کرتی ہے تاکہ خیال نہ بٹے، جب رب کے بندے اس کی عبادت کریں تو چونکہ وہ سامنے ہونے اور دنیا میں نظر آنے سے پاک ہے، لہٰذا چاہئے تھا کہ خیال جمانے کے لئے کسی طرف منہ کر لیا جائے اور اسی جہت کا نام قبلہ ہے۔

دوسری حکمت: نماز میں دل کی حاضری ضروری ہے اور یہ سکون سے حاصل ہوگی اور سکون جب ہی ہوگا کہ کسی طرف دھیان نہ ہو اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ ایک طرف رخ رہے، اسی طرف کا نام قبلہ ہے۔

تیسری حکمت: مسلمانوں میں اتفاق و محبت رب کی بڑی نعمت ہے اگر ہر شخص علیحدہ جہت پر نماز پڑھے تو اختلاف ظاہر ہوگا، لہٰذا ضروری تھا کہ ایک اللہ کے بندے اور ایک نبی کے امتی ایک ہی طرف نماز پڑھیں کہ ظاہری اتفاق سے دلی اور روحانی اتفاق بھی پیدا ہو۔

چوتھی حکمت: بعض جگہ بعض سے افضل ہے جس سے لوگ فیض پاتے ہیں۔ قبلہ زمین کے دوسرے حصوں سے بہتر ہے جہاں رب کی خاص تجلی ہے اسی طرف نماز پڑھنے میں انوار الٰہی حاصل ہوں گے۔ (تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۲۔ ۱۳)

بت اور کعبہ کے سامنے ہونے کا فرق

اعتراض: مسلمان کہتے ہیں کہ ہم سب رب تعالی ہی کی عبادت کرتے ہیں اور موحد ہیں حالانکہ وہ کعبہ کی طرف سر جھکاتے ہیں یہ تو ہندؤں سے بڑھ کر مشرک ہوئے کیونکہ ہندو تو ایک پتھر کو پوجتا ہے اور مسلمان ہزاروں پتھروں کے عمارت کو، اگر مسلمان کہیں کہ ہم کعبہ کو خدا نہیں جانتے تو ہندو بھی مورتی کو خدا نہیں سمجھتا بلکہ اپنا دھیان یکسو رکھنے کے لئے ایک پتھر کو سامنے رکھ لیتا ہے؟

جواب: اس کا جواب نماز کی نیت میں ہی دے دیا گیا ہے کیونکہ نیت میں یہ کہا جاتا ہے کہ نماز واسطے اللہ تعالی کے منہ طرف کعبہ شریف کے، پس اس نیت سے معلوم ہوا

کہ نماز کعبہ کے لئے نہیں بلکہ نماز تو اللہ کے لئے ہے، صرف جہت مقرر کرنے کے لئے کعبہ کی سمت تجویز کر دی گئی ہے اگر نماز کعبہ کے لئے ہوتی تو جس طرف کعبہ کا پتھر پہنچتا ادھر ہی مسلمان جھک جاتا مگر ایسا نہیں ہوتا، خلافِ کعبہ ہمارے پاس پہنچتا ہے مگر ہم اس کو سجدہ نہیں کرتے، اگر وہاں کوئی پتھر بلکہ ساری عمارت ہندوستان میں رکھ دی جائے تو کوئی بھی مسلمان ادھر سجدہ نہ کرے، لیکن ہندوؤں کا یہ حال ہے کہ جدھر اس کی مورتی ادھر ہی پجاری کا سر، معلوم ہوا کہ اس کا سر مورتی کے لئے جھکا اور مسلمان کا سر رب تعالی کے لئے بلکہ خوف و سفر کے نفل میں جدھر منہ کرکے نماز پڑھے گا ہو جائے گی۔

پھر فرق یہ ہے کہ ہندو پتھر کسی انسان کے نام پر بناتا ہے مثلاً رام چندر، کالی مائی، دیو، مہادیو کے نام پر وغیرہ وغیرہ اور اس شخص کو خدا کا شریک اور خدائی میں حصہ دار مانتا ہے اور یہ سمجھ کر اس پتھر کی طرف سر جھکاتا ہے جس کا یہ پتھر ہے میں اس کی عبادت کر رہا ہوں اور کعبہ شریف میں ان میں سے کوئی بات نہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ کعبہ عمارت کا نام نہیں ہے بلکہ اس جگہ کا نام ہے اگر وہاں کوئی عمارت بھی نہ ہو تو بھی نماز میں اسی طرف منہ کیا جائے گا، یہ عمارت تو اس جگہ کا نشان ہے، جب پہاڑ پر اور تہ خانوں میں نماز پڑھتے ہیں اس حالت میں اس عمارت کا کوئی بھی حصہ سامنے نہیں ہوتا۔ (تفسیر نعیمی جلد۔ا۔ص۷۲)

خانۂ کعبہ کو قبلہ مقرر کرنے کی ۹ حکمت

مسلمانوں کا قبلۂ اوّل بیت المقدس تھا پھر کسی بنا پر بدل کر خانۂ کعبہ کو مقرر کیا گیا جس میں بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہیں ان میں سے ۹ حکمتیں پیشِ خدمت ہیں۔

پہلی حکمت: اول یہ کہ خانہ کعبہ تعمیرِ ابراہیمی بلکہ تعمیرِ دیگر انبیا ہے جبکہ بیت المقدس جنات کی تعمیر ہے، اور انبیا جن و انس سے افضل و اعلیٰ ہیں لہذا ان کی تعمیر کردہ عمارت بھی سب سے افضل و اعلیٰ ہوئی۔ (تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۳۔۱۴)

دوسری حکمت: دوسرے یہ کہ کعبہ بیتُ اللہ ہے، مسلمان عبادُ اللہ ہیں، اس کے پیغمبر حبیب اللہ اور ان کا قرآن کلام اللہ، تو گویا جب اللہ کے بندے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمان سے اللہ پاک کی عبادت میں کلام اللہ پڑھیں تو بیت اللہ کو منہ کر لیں تاکہ اتنی نسبتوں سے ان کا قلب اللہ کی طرف رہے۔ (تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۳۔۱۴)

تیسری حکمت: تیسرے یہ کہ مشرق مطلعِ انوار ہے کہ ادھر سے سورج نکلتا ہے اور مکہ معظمہ مطلعِ سیدُ الانوار یعنی جائے ولادتِ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، چاہیئے کہ بجائے مشرق کے نماز میں ادھر منہ کیا جائے۔ (تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۳۔۱۴)

چوتھی حکمت: چوتھے یہ کہ کعبہ معظمہ وسط زمین میں ہے تو چاہئے کہ نماز میں ادھر ہی منہ ہو تاکہ معلوم ہو کہ مسلمان امتِ وسط یعنی درمیانی امت ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک کے پارہ دو سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۴۳۔ میں ارشاد فرمایا کہ یہ امت درمیانی امت ہے:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

ترجمہ کنز الایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

(تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۳۔۱۴)

پانچویں حکمت: پانچویں یہ کہ رسول اللہ ﷺ اللہ کے محبوب اور کعبۂ معظمہ حضور ﷺ کا محبوب لہذا کعبہ رب پاک کا محبوب ہوا، پس چاہئے کہ نماز کعبہ کی طرف پڑھی جاتی تاکہ ہمیں بھی محبوبیت ملے، نیز رب نے دنیا میں حضور ﷺ کو راضی کیا فرمایا قِبْلَةً تَرْضٰىهَا اور یہ نہ فرمایا اَرْضٰىهَا اور آخرت کے متعلق فرمایا:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾ (پ۳۰ الضحیٰ ۵)

ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

اس آیتِ مبارکہ میں اشارہ فرمایا گیا کہ سارا جہان تو میری رضا چاہتا ہے اور میں کونین میں تمہاری رضا۔(تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۳۔۱۴)

چھٹی حکمت: چھٹے یہ کہ خانۂ کعبہ پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے بنا ہے، طور سینا، طورِ زیتا، جودی، لبنان اور حرا۔ گویا جو ادھر نماز پڑھے یا کعبہ کا حج کرے وہ اگر گناہوں کے پہاڑ بھی لے کر آئے سب مٹا دئے جائیں گے۔(تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۳۔۱۴)

ساتویں حکمت: ساتویں یہ کہ کعبۂ معظمہ کی زمین ساری زمین کی اصل ہے کہ اسی جگہ زمین کا جھاگ پیدا ہوا اور اس سے زمین پھیلی، نیز انسان کی بھی اصل ہے کہ اسی جگہ جسمِ حضرتِ آدم علیہ السلام خشک کیا گیا۔ پس چاہئے کہ نماز میں اپنے اصل مبدا کی طرف رخ ہو تاکہ دل کا رخ اصل خالق کی طرف رہے۔(تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۳۔۱۴)

آٹھویں حکمت: آٹھویں یہ کہ روایت میں ہے کہ جب رب تعالیٰ نے زمین و آسمان کو حکم دیا کہ:

اِئۡتِیَا طَوۡعًا اَوۡ کَرۡھًا ؕ ترجمہ کنزالایمان دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی۔

(پ۲۴ حم سجدہ ۱۱)

تو سب سے پہلے اس جگہ سے ذراتِ محمدیہ نے یہ حکم قبول کیا اور اس کے مقابل کے ساتوں آسمان کے حصوں نے اس کی موافقت کی اور عرض کیا کہ:

اَتَیۡنَا طَآئِعِیۡنَ۔ ترجمہ کنزالایمان: دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے۔(پ۲۴ حم سجدہ ۱۱)

اس سے معلوم ہوا کہ رب کی اطاعت کرنے والی پہلی یہ زمین ہے۔لہذا چاہئے تھا کہ مسلمان بھی اطاعت میں اسی طرف جھکیں۔(تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۳۔۱۴)

نویں حکمت: نویں یہ کہ بیت المقدس کا حج کبھی نہ ہوا، حج ہمیشہ سے کعبہ ہی کا ہوا ۔لہذا بہتر تھا کہ مسلمانوں کا حج اور نماز ایک ہی طرف ہو۔(تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۱۳۔۱۴)

نمازی کا دل بحالتِ نماز کدھر ہو؟

جس طرح نمازی کے جسم کا اس کے اصل کی طرف ہونا ضروری ہے اسی طرح نمازی کے دل کا بحالتِ نماز روحوں کی اصل (یعنی محمدِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی طرف ہونا ضروری ہے کیونکہ حضور جانِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمام روحوں کی اصل ہیں اسی لئے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ہر نمازی نماز میں یوں سلام کرتا ہے (السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ)۔

(تفسیر نعیمی جلد۔۱۔ص۱۱۷)

انہیں وجوہات کی بناء پر اگر رسول اللہ ﷺ کسی نمازی کو پکاریں تو اس پر واجب ہے کہ اپنی نماز چھوڑ کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائے جیسے کہ اللہ المجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ (پ-۹-سورۃ الانفال ۲۴)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

تفسیر: اس آیت کی تفسیر میں مفتی نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی تفسیرِ خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: کیونکہ رسول کا بلانا اللہ ہی کا بلانا ہے۔ بخاری شریف میں سعید بن معلی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا مجھے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکارا میں نے جواب نہ دیا پھر میں نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز پڑھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالٰی نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو۔ ایسا ہی دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب نماز پڑھ رہے تھے حضور نے انہیں پکارا، انہوں نے جلدی نماز تمام کر کے سلام عرض کیا، حضور نے فرمایا تمہیں جواب دینے سے کیا بات مانع

ہوئی، عرض کیا حضور میں نماز میں تھا۔ حضور نے فرمایا کیا تم نے قرآنِ پاک میں یہ نہیں پایا کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو عرض کیا بے شک آئندہ ایسا نہ ہو گا۔

وقت کی حکمت

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔(پ۵ النساء۔۱۰۳)

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾(پ۲۱، الروم: ۱۷)

ترجمۂ کنز الایمان: تو اللہ کی پاکی بولو جب شام کرو اور جب صبح ہو۔

وَ لَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِیًّا وَّ حِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ (پ۲۱، الروم: ۱۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور کچھ دن رہے اور جب تمہیں دوپہر ہو۔

نمازوں کے وقت متعین کرنے کی حکمت: صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی سورۂ روم کی آیت نمبر ۱۸ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: نماز کے لئے یہ پنجگانہ اوقات مقرر فرمائے گئے اس لئے کہ افضل اعمال وہ ہے جو مدام ہو اور انسان یہ قدرت نہیں رکھتا کہ اپنے تمام اوقات نماز میں صرف کرے کیونکہ اس کے ساتھ کھانے پینے وغیرہ کے حوائج و ضروریات ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بندہ پر عبادت میں تخفیف فرمائی اور دن کے اوّل و اوسط و آخر میں اور رات کے اوّل و آخر میں نمازیں مقرر کیں تاکہ ان اوقات میں مشغولِ نماز رہنا دائمی عبادت کے حکم میں ہو۔(مدارک و خازن)

اوقاتِ نماز

وقتِ فجر: طلوع صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔

("مختصر القدوري"، كتاب الصلاة، ص١٥٣)

وقتِ ظہر وجمعہ: آفتاب ڈھلنے سے اس وقت تک ہے، کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دوچند ہو جائے۔("مختصر القدوري"، كتاب الصلاة، ص١٥٣)

وقتِ عصر: بعد ختم ہونے وقت ظہر کے یعنی سوا سایہ اصلی کے دو مثل سایہ ہونے سے، آفتاب ڈوبنے تک ہے۔("مختصر القدوري"، كتاب الصلاة، ص١٥٤)

وقتِ مغرب: غروب آفتاب سے غروب شفق تک ہے۔

("مختصر القدوري"، كتاب الصلاة، ص١٥٤)

وقتِ عشاء وتر: غروب سپیدی مذکور سے طلوع فجر تک ہے۔

(الفتاوى الرضوية"، كتاب الصلاة، باب الأوقات، ج٥، ص١٥٣)

نیت کرنے کی حکمت

نیت کے شرط ہونے کے سلسلے میں نقلی دلیل بخاری شریف میں وارد فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ ترجمہ: اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

(صحیح البخاری باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ پشاور کراچی ۱/ ۲)

اور چونکہ نماز بھی ایک عمل ہے بلکہ اُمُّ الاعمال ہے اس لئے اس کا بھی مدار نیت پر ہو گا، پس اگر نیت ہو گی تو یہ عمل معتبر ہو گا ورنہ نہیں۔

نیت کے شرط ہونے کی عقلی دلیل بیان کرتے ہوئے شیخ الاسلام برہان الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر الفرغانی المرغیانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی کتاب الہدایہ میں لکھتے ہیں:

نیت کے شرط ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نماز کی ابتداء قیام یعنی کھڑے ہونے سے ہوتی ہے اور قیام عادت اور عبادت دونوں کے درمیان مُتَرَدِّد ہے یعنی کبھی تو آدمی عادۃً کھڑا ہوتا ہے اور کبھی عبادت کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے، لہذا عادت اور عبادت والے قیام کے مابین فرق اور امتیاز ضروری ہے اور یہ فرق و امتیاز صرف نیت سے ہی حاصل ہو سکتا ہے، پس اسی وجہ سے نیت کرنا نماز میں شرط قرار پائی۔ (الھدایہ جلد اول ص ۸۰ مطبوعہ مجلس برکات)

نیت کے تکبیرِ تحریمہ سے متصل ہونے کی حکمت: تکبیر کے ساتھ نیت کی مقارنت میں اس طرف اشارہ ہے کہ طلب میں نیت ہو۔ پس بندے کو چاہیئے کہ اس سے سوائے اس کی ذات کے کسی اور کی طلب نہ کرے کیونکہ جس نے اس کے غیر کو طلب کیا تو گویا اس نے اسی کو اپنا بڑا اور معظم مطلوب سمجھا نہ کہ اللہ تعالی کو۔

(روح البیان جلد۔۱۔ص۸۷)

فرائضِ نماز کی حکمتیں

تکبیرِ تحریمہ کی حکمتیں

تکبیرِ تحریمہ کا شمار شرائط اور فرائض دونوں میں ہوتا ہے کیونکہ یہ ایک اعتبار سے نماز سے خارج ہے اور ایک اعتبار سے نماز میں داخل ہے، اور وہ چیزیں جو نماز سے خارج ہوں وہ شرائط قرار پاتی ہیں اور جو چیزیں نماز میں داخل ہوں وہ فرائض قرار پاتی ہیں۔

نماز میں کل سات فرائض ہیں جن میں سے سب سے پہلا فرض تکبیرِ تحریمہ یعنی اللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر نماز شروع کرنا ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿۳﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو (پ۲۹ المدثر ۳) ہے۔ اور اس آیت سے وجہِ استدلال بایں معنی ہے کہ تمام مفسرین نے فَكَبِّرْ سے مراد تکبیرِ تحریمہ ہی لیا ہے اور یہی ایک تکبیر ہے جو نماز میں فرض اور ضروری ہے۔

تفسیرِ روح البیان میں ہے: تکبیر میں اللہ پاک کی تعظیم مقصود ہو کیونکہ وہ کریم مؤمن کے دل میں باعتبارِ طلب و محبت و تعظیم کے سب سے بڑا ہے۔

(روح البیان جلد۔۱۔ص۸۷۔۸۸)

تکبیر تحریمہ کو تحریمہ کے نام سے موسوم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تکبیر اپنے بعد ان تمام چیزوں کو حرام کر دیتی ہے جن کا اس تکبیر سے پہلے کرنا مباح اور حلال تھا۔

(عنایہ جلد ۱ ص ۲۸۰)

تکبیرِ تحریمہ میں اللہ کا نام لینے کی حکمت: تکبیرِ تحریمہ میں تکبیر کہنے کا ثبوت قرآنِ عظیم کی آیت (وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ) سے ہے، اور کَبّرۡ سے اللہ کی تعظیم والے نام مراد ہیں اس لئے ہر اس لفظ سے نماز شروع کرنا جائز ہے جو مشعر بالتعظیم ہو یعنی جن الفاظ سے اللہ کی عظمت اور اس کی بزرگی ثابت ہوتی ہو۔

(الھدایہ جلد ۱ ص ۸۴ مجلس برکات)

کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھانے کی حکمت: تکبیرِ تحریمہ کہنے کے لئے کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھانے کی دلیل حضرتِ وائل بن حجر، حضرت براء بن عازب اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے مروی احادیث ہیں جن میں اس بات کی وضاحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیرِ تحریمہ کہتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو کے برابر اٹھاتے تھے۔

(الھدایہ جلد ۱ ص ۸۴ مجلس برکات)

اور پھر عقلاً بھی تکبیرِ تحریمہ کہنے کے لئے کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھانا چاہیئے کیونکہ ہاتھ اٹھانے کے مقاصد میں سے ایک مقصد بہرے لوگوں کو نماز شروع ہونے کی اطلاع دینا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ اطلاع علی وجہِ الکمال اسی صورت میں دی جاسکتی ہے جب دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھایا جائے، تاکہ اگر کوئی بہرا بالکل آخری صف میں کھڑا ہو تو اسے بھی افتتاحِ نماز کا علم ہو جائے۔(الھدایہ جلد ۱ ص ۸۳ مجلس برکات)

صاحبِ تفسیرِ روح البیان علامہ اسماعیل حقی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: کہ تکبیرِ تحریمہ کہنے کے لئے ہاتھ اٹھانے میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ارادوں کے ہاتھ دنیا و آخرت کی طلب سے دور ہوں۔(روح البیان جلد۔۱۔ص۸۷)

تکبیر کہنے سے پہلے ہاتھ اٹھانے کی حکمت: فقہائے احناف رحمہم اللہ السلام فرماتے ہیں کہ پہلے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور پھر تکبیر کہے اس لئے کہ یہاں دو چیزیں جمع ہیں (۱) نمازی کا فعل اور (۲) نمازی کا قول یعنی اللہُ اَکْبَرَ کہنا، اور ان دونوں میں سے فعل کے ذریعے نمازی غیرُ اللہ سے کبریائی اور بڑائی کی نفی کر رہا ہے جبکہ اپنے قول اللہُ اکبر کے ذریعے اللہ تعالی کے لئے کبریائی و بڑائی ثابت کر رہا ہے، اور ضابطہ یہ ہے کہ ایک ہی مسئلے میں نفی اور اثبات دونوں جمع ہو جائیں تو نفی اثبات پر مقدم ہوتی ہے، لہذا یہاں بھی نفی یعنی نمازی کا فعل جو ہاتھ اٹھانا ہے وہ اثبات یعنی اس کے تکبیرِ تحریمہ کہنے پر مقدم ہو گا، لہذا نمازی پہلے اپنے ہاتھ کو اٹھائے پھر تکبیر کہے۔(الھدایہ جلد ا ص ۸۴ مجلس برکات)

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی حکمت: تکبیرِ تحریمہ کہنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو ناف کے نیچے اس طرح باندھنا کہ سیدھا ہاتھ الٹے ہاتھ کے اوپر رہے سنت ہے جیسے کہ فرمانِ مصطفے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے: اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ وَضْعَ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔ یعنی ناف کے نیچے بائیں ہاتھ پر دائیں ہاتھ کا رکھنا سنت سے ہے۔(الھدایہ جلد اول ص ۸۶ مجلس برکات)

صاحبِ تفسیرِ روح البیان فرماتے ہیں کہ: سیدھے ہاتھ کو الٹے ہاتھ پر رکھنے اور ناف کے نیچے رکھنے میں اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ بندے اپنے مالک کے حضور یونہی پیش ہوتے ہیں۔(روح البیان جلد۔ا۔ص۸۸)

اور دوسری حکمت یہ ہے کہ ہاتھ باندھنے کا مقصد تعظیم ہے اور زیرِ ناف ہاتھ باندھنے سے تعظیم بہتر انداز میں ہوتی ہے اس لئے وہیں ہاتھ باندھنا مسنون ہے۔

(الھدایہ جلد اول ص ۸۶ مجلس برکات)

اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی کہنے کی حکمت: اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی سے نماز شروع کرنے میں اس حکمت کی طرف اشارہ ہے کہ حق کی طرف توجہ اور غیر سے اعراض ہونا چاہیئے۔(روح البیان جلد۔۱۔ص۸۸)

قیام کی حکمت

نماز میں چار چیزیں پڑھی جاتی ہیں اور چار کام کیے جاتے ہیں۔ قرآن، تسبیحیں، درود شریف اور دعائیں، یہ تو پڑھی جاتی ہیں۔ اور قیام، رکوع، سجدہ، قعود یہ چار کیے جاتے ہیں۔ ان چاروں کاموں میں دو حکمتیں ہیں:

(۱)۔۔۔ ایک یہ کہ انسان میں چار وصف ہیں: وہ جماد بھی ہے، نامی بھی، حیوان بھی ہے، انسان بھی۔ جماد کی عبادت میں بیٹھا رہنا ہے۔ حیوان کی اصل عبادت رکوع میں رہنا۔ نباتات کی بندگی سجدہ۔ انسان کی بندگی قیام جیسا کہ قرآن سے ثابت ہے۔ لہذا نماز میں ان چاروں عبادات کو جمع کر دیا گیا۔ نیز یہ چاروں وصف انسان کے لیے رب سے دوری کا باعث بنے، گویا انسان چار درجے نیچے اترا اس کی ترقی کے لیے چار کام مقرر کیے گئے۔

(۲)۔۔۔ دوسرے یہ کہ انسان میں آگ، پانی، ہوا، مٹی جمع ہے۔ آگ کی خاصیت تکبر و غرور ہے، اسی لیے وہ اوپر کو بھاگتی ہے۔ دیکھو شیطان آدم علیہ السلام کے آگے نہ جھکا۔ پانی کا کام ہے پھیلنا، خاک کی تاثیر جمود اور بے حسی ہے۔ ہوا کی تاثیر شہوت ہے، اسی لیے مقوی باہ دوائیاں باد انگیز ہوتی ہیں گویا انسان ان چار مفردوں کا معجون مرکب ہے اور مفردات کا اثر معجون میں ہوتا ہے۔ لہذا انسان میں یہ چاروں عیوب موجود تھے۔ ان کے دفعیہ کے لیے یہ چار ارکان نماز میں قائم کئے گئے۔ اور ان ارکان کو اللہ کے مختلف ذکروں سے پر کیا گیا۔ تا کہ ان عیوب سے پاکی

حاصل ہو جس کا بیان اس آیت میں ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ۔ بیشک نماز بے حیائی اور بری چیزوں سے روکتی ہے۔ (اسرار الاحکام ص ۱۱)

قیام اصل میں سجدہ کی وجہ سے فرض کیا گیا ہے اسی لیے جو شخص سجدہ کرنے پر قادر نہیں ہوتا اس پر سے قیام ساقط ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سجدہ تام ہو کہ اوپر سے نیچے آنا اور اپنے سر کو زمین پر رکھنا انتہاء درجہ کی ذلت و رسوائی ہے اور اللہ پاک کے حضور یہی مقصود ہے۔

ثناء پڑھنے کی حکمت

نماز کو ثناء سے شروع کرنے کی حکمت یہ ہے کہ "سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ" جنتیوں کا جنت میں پہلا کلام ہے، پس جنتیوں کے پہلے کلمے سے نماز کی شروعات کی گئی تاکہ اس کی برکات حاصل ہوں اور نماز پڑھنے والا بھی جنت کا حقدار ہو۔

قرائت کی حکمت

نماز میں سورۃ الفاتحہ اور دیگر آیات کی قراءت کا ضروری ہونا اور ان کے بغیر نماز کے عدمِ جواز میں بندے کی حقیقت تعرض (جو کہ نفحاتِ الطافِ ربوبیت کی طلب میں ہوتا ہے) کی طرف اشارہ ہے، اس لحاظ سے کہ اس کو باری تعالی کی حمد و ثناء و شکر و طلبِ ہدایت سے طلب کیا جائے، اور یہ ہدایت در اصل وہ جذباتِ الٰہیہ ہیں کہ جس کا ایک جذبہ ثقلین کے عمل کے برابر ہے اور بندے کا تقرب نصف نماز میں ہے جو کہ بندہ اور مالكِ لَمْ يَزَلْ کے مابین نصف و نصف تقسیم کی گئی ہے۔ (روح البیان جلد۔ا۔ص ۸۸)

قراءت سے پہلے تَعَوُّذ پڑھنے کی حکمت

نمازی جب ثناء پڑھ کر فارغ ہو جائے تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ قراءت میں مشغول ہونے سے پہلے (اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم) پڑھے کیونکہ قرآنِ مجید میں رب تعالی نے ارشاد فرمایا:

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۹۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: توجب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔ (پ۱۴ النحل۹۸)

پس اس آیتِ قرآنی پر عمل کرتے ہوئے قراءت سے پہلے (اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم) پڑھیں گے۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کے ثمرات: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنے سے بندے کو پانچ فائدے حاصل ہوتے ہیں:

(۱)۔۔۔دین وہدایت پر استقامت۔

(۲)۔۔۔شیطان مردود کے شر اور فساد سے بچاؤ۔

(۳)۔۔۔اللہ کی پناہ کے مضبوط قلعے اور قرب کے مقام پر داخلہ۔

(۴)۔۔۔پیغمبروں، صدقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ مقامِ امن تک رسائی۔

(۵)۔۔۔زمین و آسمان کے مالک کی امداد کا حصول۔

(غنیۃ الطالبین ص۷۳۔محمدی بک ڈپو دہلی)

بعض سابقہ کتب میں آیا ہے کہ جب شیطان لعین ومردود نے اللہ تعالی سے کہا کہ میں تیرے بندوں کے آگے، پیچھے اور دائیں، بائیں سے آؤں گا تو اللہ تبارک وتعالی نے ارشاد فرمایا: جو بندہ ایک بار میری پناہ مانگتا ہے تو میں اس کی دن بھر حفاظت فرماتا ہوں۔

(غنیۃ الطالبین ص۲۷۳۔محمدی بک دیپو دہلی)

فرضوں کی دو رکعت خالی اور دو بھری کیوں پڑھی جاتی ہیں؟

فرضوں کی دو رکعت خالی اور دو رکعت بھری کیوں پڑھی جاتی ہیں؟ جبکہ سنّت اور نفلوں میں چاروں بھری ہوتی ہیں۔ اس کے متعلق میرے آقا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں: نماز میں صرف دو ہی رکعت میں تلاوتِ قرآن مجید ضرور ہے سنّت و نفل کی ہر دو رکعت نماز جداگانہ ہے لہذا ہر دو رکعت میں قرأت لازم ہو کر چاروں بھری ہو گئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاوی رضویہ جلد۶ ص۳۳۵)

نماز میں قرأت سرّی و جہری کا سبب: نمازِ ظہر و عصر میں قرأت سری اور مغرب، عشاء و فجر میں جہری کی جاتی ہے۔ اس کے دو ۲ سبب بتائے جاتے ہیں:

پہلا سبب: ظاہری ہے کہ زمانۂ رسالت میں کفار قرآن عظیم سُن کر بیہودہ بکا کرتے تھے ظہر و عصر دونوں ان کی بیداری کے وقت تھے اس لئے ان میں قرأت خفی ہوئی کہ وہ سُن کر کچھ بکیں نہیں، فجر و عشا کے وقت وہ سوئے ہوتے تھے اور مغرب کے وقت کھانے میں مشغول، لہذا ان میں قرأت بالجہر ہوئی، مگر یہ سبب چنداں قوی نہیں۔

(فتاوی رضویہ جلد ۶ ص۳۴۸)

دوسرا سبب: باطنی ہے نماز کے اس کے اکثر افعال واحکام ان سرار و حکم پر مبنی جو حقیقۃً صرف احوال سنیہ اہل قلوب پر متبنی پھر عوام بھی صورت احکام میں ان کے مشارک مثلاً نماز نہاری میں اخفاء واجب ہو اور لیلی میں جہر کہ لیل آیت لطف ہے اور اس کی تجلی لطیف اور نہار آیت قہری ہے اور اس کی تجلی شدید پھر تجلی جہری سری سے بہت قوی وگرم تر، لہٰذا تعدیل کے لئے تجلی قہری کے ساتھ ٹھنڈی تجلی رکھی گئی اور لطفی کے ساتھ گرم، جمعہ و عیدین میں باوجود نہاری حکم جہر ہوا کہ بوجہ کثرت حاضرین اُنس حاصل اور دہشت زائل اور قلب بوجہ شہود تجلی سے قدرے ذاہل بھی ہو گا، معہذا ایک ہفتہ کی تقصیرات جمع ہو کر حجاب میں گونہ قوت پیدا کرتی ہیں تو گاہے ماہے یہ معالجہ مناسب ہوا جو اپنی حرارت سے اسے گلا دے جیسے اطبّا، خطوط دقیقہ دیکھنے سے منع کرتے اور نادراً بغرض تمرین اسے علاج سمجھتے ہیں اور کسوف میں گو جماعت کثیر اور وقفہ طویل ہے پھر بھی اخفاء ہی رہا کہ وہ وقت تخویف و تجلی جلال اور وقفہ طویل ہے جہر نہ ہوسکے گا، اسی لئے ہمارے نزدیک نماز جنازہ میں اصلاً قراءت نہیں کہ یہ ہیبت عظیم و تجلی جلال، تجلی شدید قرآنی سے جمع نہ ہو اور جو قراءت کہتے ہیں وہ بھی جہر نہیں رکھتے کہ شدت بر شدت بڑھ جائے گی۔ شب کو آٹھ رکعت تک ایک نیت سے جائز اور دن کو چار سے زیادہ منع کہ سنت الٰہیہ ہے تجلی شیئاً فشیئاً وارد کرتے اور ہر ثانی میں اول سے قوی بھیجتے ہیں تو تجلی گرم، نہاری کے ساتھ چار سے آگے تاب نہ آئے گی اسی لئے ہر دو رکعت پر جلسہ طویلہ کا حکم ہوا کہ خوب آرام پالے، اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی یاد واجب ہوئی کہ لطف جمال سے حظ اٹھالے اور پچھلی رکعتوں

میں قراءت معاف کہ تجلیات بڑھتی جائیں گی شاید دشواری ہو اور منفرد پر جہر واجب نہیں کہ بوجہ تنہائی دہشت وہیبت زیادہ ہوتی ہے عجب نہیں کہ تاب نہ لائے تو اسے اس کے حال و وقت پر چھوڑنا مناسب رکوع و سجود میں قراءت قرآن ممنوع ہوئی کہ ان کی تجلی، تجلی قیام سے سخت اشد، دوسری تجلی شدید قراءت مل کر افراط ہوگی، نیز قعود میں قراءت ممنوع ہوئی کہ وہ آرام دینے کے لئے رکھا گیا تجلی قرآنی کی شدت مل کر اسے مقصود سے خالی کردے گی اسی لئے رکوع کے بعد قومہ کا حکم ہوا کہ اس تجلی قوی سے آرام لے کر تجلی اقوی کی طرف جائے ورنہ تاب نہ لائے گا اسی بنا پر بین السجدتین، اطمینان سے بیٹھنا واجب کیا گیا کہ تجلی سجدہ ثانیہ اور اشد و اعظم ہوگی اشد بر اشد کی توالی سے بنیان بشری نہ منہدم ہو جائے۔

(فتاوی رضویہ جلد ۷ ص۶۱۵۔۶۱۶)

رکوع کی حکمت

رکوع کے لغوی معنی ہیں جھکنا یا پیٹھ ٹیڑھی کرنا۔ اصطلاح میں کبھی عاجزی و پستی کو بھی رکوع کہا جاتا ہے اور کبھی پوری رکعت کو بلکہ پوری نماز کو بھی رکوع کہہ دیتے ہیں، رب فرماتا ہے: "وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ"۔ حق یہ ہے کہ پچھلی امتوں کی نمازوں میں رکوع نہ تھا، رکوع صرف اسی امت کی نماز سے مختص ہے۔ رب نے حضرت مریم علیھا السلام سے فرمایا: "وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ" وہاں رکوع بمعنی خضوع وانکسار ہے۔ رکوع ہر رکعت کا رکن ہے کہ رکوع مل جانے سے رکعت مل جاتی ہے۔

رکوع و سجود کی تسبیحات کی حکمت: حضرت عقبہ ابن عامر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب آیت "فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ" اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ اسے اپنے رکوع میں کرلو اور جب آیت "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى" اتری تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اپنے سجدے میں رکھو۔

اس حدیثِ پاک کی شرح میں مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یعنی رکوع میں کہو "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم" اور سجدے میں کہو "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى"۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان آیتوں کے نزول سے پہلے مسلمان رکوع وسجدوں میں کوئی اور ذکر کرتے تھے۔

رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم" اور سجدے میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" ہی کیوں کہتے ہیں؟ اس کا الٹ کیوں نہیں کہتے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اعلیٰ عظیم سے زیادہ بلیغ ہے اور سجدے میں رکوع سے زیادہ اظہار عجز ہے اس لیے سجدے کے لیئے اعلیٰ مناسب ہوا اور رکوع میں عظیم زیادہ موزوں۔

(مراۃ جلد ۲ باب الرکوع، فصل ثانی حدیث ۸۱۹، ص ۷۴)

سجود کی حکمت

سجدہ لغت میں زمین پر سر رکھنے، عاجزی کرنے، سر جھکانے کو کہتے ہیں۔ شریعت میں سات اعضاء کا زمین پر لگانا عبادت یا اطاعت کی نیت سے سجدہ کہلاتا ہے۔ سجدہ تین قسم کا ہے: سجدۂ عبادت جو اللہ کو ہوتا ہے، سجدۂ تعظیم جو فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو کیا، سجدۂ تحیۃ جو یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو کیا۔ سجدۂ عبادت غیر خدا کو شرک ہے، آخری دو سجدے اسلام میں حرام ہیں۔ خیال رہے کہ صرف سجدہ بھی عبادت ہے مگر صرف رکوع اور قیام عبادت نہیں بلکہ یہ نماز میں عبادت ہے۔

نماز میں دو سجدے کرنے کی حکمت: نماز میں دو سجدے اس بنا پر ہے جو روایات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب اولادِ آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام سے عہد لیا جس کا ذکر اللہ نے پارہ ۹ سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۱۷۲ میں کیا ہے چنانچہ ارشاد ہوا:

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا۔

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے انکی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا، کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے۔

تو انھیں بطور تصدیق سجدے کا حکم دیا تو اللہ کے حکم پر تمام مسلمان سجدہ ریز ہوگئے لیکن کافر کھڑے محروم رہ گئے جب مسلمانوں نے سجدے سے سر اُٹھایا اور دیکھا کہ کفار نے سجدہ نہیں کیا تو وہ دوبارہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ ریز ہوگئے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں سجدہ اوّل کی توفیق دی، لہذا نماز میں دو ۲ سجدے فرض ولازم ہوگئے اور رکوع ایک ہی رہا۔ (فتاوی رضویہ جلد ۶ ص ۱۷۱)

قیام، رکوع اور سجود کی حکمت

قیام، رکوع و سجود میں اس حکمت کی طرف اشارہ ہے کہ بندے کا رجوع عالمِ ارواح اور مسکنِ غیب کی طرف ہے اس لئے کہ یہ) اس عالم و مسکن سے آیا ہے) پھر اس کا پہلے تعلق نباتیتہ سے ہوا، پھر حیوانیت سے، پھر انسانیت سے، پس قیام انسان کا خاصہ ہے اور رکوع حیوانیت کا اور سجود نباتات کا جیسے کہ اللہ پاک سورۃ الرحمٰن کی آیت نمبر۔۶۔ میں فرماتا ہے:

وَّ النَّجۡمُ وَ الشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ ﴿۶﴾ **ترجمہ کنز الایمان:** اور سبزے اور پیڑ سجدہ کرتے ہیں۔

بندے کا ان ہر سہ مراتب سے نفع بھی ہے اور نقصان بھی، اور روحِ علوی جو کہ نورانی ہے اس کا اس جسدِ سفلی (جو کہ ظلماتی ہے) سے متعلق کرنے میں بھی نفع مقصود ہے جیسے کہ حدیثِ قدسی میں ہے کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے کہ: میں نے مخلوق کو اس لئے پیدا فرمایا کہ وہ مجھ سے بہرہ یاب ہو (نہ اس لئے کہ میں اس سے فائدہ حاصل کروں)۔

تاکہ روح سفلیات کے تمام مراتب سے فائدہ اٹھائے جو کہ وہ مراتب علویات سے نہ پاسکا اگرچہ وہ پہلے خسارے کی آزمائش میں مبتلا ہوا جیسے کہ پارہ۔ ۳۰۔ سورۃ العصر آیت نمبر۔ ۱۔ اور۔ ۲۔ میں فرمانِ باری پاک ہے:

وَ الۡعَصۡرِ ﴿۱﴾ اِنَّ الۡاِنۡسٰنَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔

ترجمہ کنز الایمان: اس زمانۂ محبوب کی قسم۔ بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے۔ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔

یعنی بندہ نورِ ایمان و عملِ صالح سے بلائے خسران (جو کہ مراتبِ سفلیہ سے ہے) نجات پاکر ان مراتبِ علویہ کے منافع سے باریاب ہو گا، مثلاً نماز کے قیام (جو کہ عاجزی و تواضع کے ساتھ ہو) سے تکبر و تحیر (جو کہ انسان کی فطرت ہے) سے نجات پاکر کامل انسان ہو جائے گا۔ پس جب اس تکمیل سے کامیاب ہو جاتا ہے تو خالقِ کائنات کی طلب میں عالمِ کون کی طرف التفات بھی نہیں کرتا جیسے کہ حضور سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا شبِ معراج حال تھا جس کو قرآنِ پاک یوں بیان فرماتا ہے:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ﴿۱۸﴾ (پارہ ۔۲۷۔سورۃ النجم۔۱۷۔۱۸)

ترجمہ کنزالایمان: آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔ بیشک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں

تفسیر: اس آیت کی تفسیر میں مفتی نعیم الدین مرادآبادی خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: اس میں سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمالِ قوّت کا اظہار ہے کہ اس مقام میں جہاں عقلیں حیرت زدہ ہیں آپ ثابت رہے اور جس نور کا دیدار مقصود تھا اس سے بہرہ اندوز ہوئے، داہنے بائیں کسی طرف ملتفت نہ ہوئے، نہ مقصود کی دید سے آنکھ پھیری، نہ حضرت موسٰی علیہ السلام کی طرح بے ہوش ہوئے بلکہ اس مقام عظیم میں ثابت رہے۔

پس جب بندہ تکبرِ انسانی سے نجات پاتا ہے تو قیامِ انسانی سے رکوعِ حیوانی کی طرف رجوع کرتا ہے جو کہ خضوع و انکسار کا حامل ہے، پس رکوع کی بدولت صفتِ حیوانیہ کے خسارے سے نجات پاکر تحمّلِ اذی اور حلم کی سعادتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے، پھر رکوع حیوانی سے فارغ ہو کر سجودِ نباتی کا رخ کرتا ہے، پس سجود کی برکت سے ذلتِ نباتیہ و سفلیہ کے خسران سے نجات پاکر اس خشوع کے منافع سے بہرہ یاب ہوا جس میں فلاحِ ابدی و نورِ سرمدی ہے جیسے کہ پارہ۔۱۸۔ سورۃ المؤمنون کی ابتدائی آیات میں فرمانے باری پاک ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾

ترجمہ کنزالایمان: بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے۔ جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔

خشوع عبودیت کے عروج کا کامل آلہ ہے، اسی سے انسان کو جسدِ نورانی سے تعلق نصیب ہوا اور ایسا خشوع عالم میں کسی کو نہیں عنایت ہوا، یہ وہی رازَ امانت ہے کہ جس کے تحمل سے ملائکہ وغیرہ نے انکار کر دیا تھا جس کو پارہ۔۲۲۔کے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر۔۷۲۔میں ذکر کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوا:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسٰنُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۙ﴿۷۲﴾

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔اور آدمی نے اٹھالی بیشک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے۔

تفسیر: اس آیت کی تفسیر میں مفتی نعیم الدین مرادآبادی خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد طاعت و فرائض ہیں جنہیں اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں پر پیش کیا، انہیں کو آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں پر پیش کیا تھا کہ اگر وہ انہیں ادا کریں گے تو ثواب دیئے جائیں گے نہ ادا کریں گے تو عذاب کئے جائیں گے۔

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ امانت نمازیں ادا کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، خانۂ کعبہ کا حج، سچ بولنا، ناپ اور تول میں اور لوگوں کی ودیعتوں میں عدل کرنا ہے۔بعضوں نے کہا کہ امانت سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کا حکم دیا گیا اور

جن کی ممانعت کی گئی۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا کہ تمام اعضاء کان، ہاتھ، پاؤں وغیرہ سب امانت ہیں اس کا ایمان ہی کیا جو امانت دار نہ ہو۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد لوگوں کی ودیعتیں اور عہدوں کا پورا کرنا ہے تو ہر مومن پر فرض ہے کہ نہ کسی مومن کی خیانت کرے نہ کافرِ معاہد کی، نہ قلیل میں نہ کثیر میں۔

پس اللہ تعالٰی نے یہ امانت اعیانِ سمٰوٰت و ارض و جبال پر پیش فرمائی پھر ان سے فرمایا کیا تم ان امانتوں کو مع اس کی ذمّہ داری کے اٹھاؤ گے؟ انہوں نے عرض کیا، ذمّہ داری کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ اگر تم انہیں اچھی طرح ادا کرو تو تمہیں جزا دی جائے گی اور اگر نافرمانی کرو تو تمہیں عذاب کیا جائے گا، انہوں نے عرض کیا نہیں اے ربّ ہم تیرے حکم کے مطیع ہیں نہ ثواب چاہیں نہ عذاب اور ان کا یہ عرض کرنا براہِ خوف و خشیت تھا اور امانت بطورِ تخییر پیش کی گئی تھی یعنی انہیں اختیار دیا گیا تھا کہ اپنے میں قوّت و ہمّت پائیں تو اٹھائیں ورنہ معذرت کر دیں، اس کا اٹھانا لازم نہیں کیا گیا تھا اور اگر لازم کیا جاتا تو وہ انکار نہ کرتے۔

پھر اللہ پاک نے وہ امانت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کی اور فرمایا کہ میں نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کی تھی وہ نہ اٹھا سکے کیا تو مع اس کی ذمّہ داری کے اٹھا سکے گا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے اقرار کیا۔

کیونکہ اباء خشوع کی نقیض ہے اور انسان میں چونکہ استعدادِ خشوع موجود تھی اس کی بدولت امانت کا بوجھ اٹھا لیا اور خشوع کی تکمیل سجدے سے ہوتی ہے کیونکہ اسی سے

صورتِ انسان و ہیئتِ نماز میں کمال درجے کے عجز کا اظہار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اسی سے روح کا عالمِ سفلی سے قطع تعلق احسن طریق سے ہوتا ہے اور مراتبِ انسانیہ و حیوانیہ و نباتیہ سے اعراض و عالمِ روحانی علوی کی طرف عروج اسی کے بدولت ہوتا ہے اور نفحاتِ الطافِ حق کے لئے کمالِ تعرض اسی سے ہوتا ہے۔(روح البیان جلد۔ا۔ص۸۸۔۸۹)

قعدۂ آخیرہ کی حکمتیں

تشہد کی حکمت

لغت میں تشہد کے معنی ہیں گواہ بننا یا گواہی دینا۔ عرف میں کلمۂ شہادت پڑھنا، مگر شریعت میں التحیات کو تشہد کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں توحید و رسالت کی گواہی ہوتی ہے۔ خیال رہے کہ التحیات اس کلام کا مجموعہ ہے جو معراج کی رات قرب حضوری میں رب و محبوب کے درمیان ہوا، اولاً حضور نے عرض کیا "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ" رب کی طرف سے ارشاد ہوا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه" محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً عرض کیا "اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ" ان دونوں قسموں کے کلاموں کو نمازی ادا کرکے اللہ کی توحید حضور کی رسالت کی گواہی دیتا ہے لیکن نمازی التحیات پڑھتے وقت معراج کی اس گفتگو کی نقل کی نیت نہ کرے بلکہ خود بارگاہ الٰہی میں تحیۃً اور بارگاہ رسالت میں سلام عرض کرنے کی نیت کرے (شامی) جیسے تکبیر تشریق حضرت جبریل، حضرت خلیل، حضرت اسمٰعیل کے کلاموں کا مجموعہ ہے کہ جب حضرت جبریل جنت سے دنبہ لے کر حاضر ہوئے، ادھر خلیل اپنے لخت جگر کو ذبح کر رہے تھے تو اوپر سے پکارا "اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ" حضرت خلیل نے اوپر دیکھا تو جبریل کو آتے دیکھ کر فرمایا "لَا اِلٰهَ اِلَّا

اَللّٰہ وَاللّٰہ اَکْبَرْ" پھر بحکم پروردگار حضرت اسماعیل کے ہاتھ پاؤں کھولے اور قبولیت قربانی کی بشارت دی تو آپ نے فرمایا لِلّٰہِ الْحَمْدُ مگر اب تکبیر تشریق کہنے والا وہاں کی نقل کی نیت نہ کرے بلکہ اپنی طرف سے ذکر الٰہی کی نیت کرے۔(مراۃ جلد ۲ ص۸۶)

درودِ ابراہیمی کی حکمت

درودِ ابراہیمی میں تمام انبیائے کرام میں سے ابراہیم علیہ السلام کو خاص کرنے کی حکمت کے متعلق صاحبِ تبیین الحقائق لکھتے ہیں کہ اس کی دو وجہیں ہیں:

(۱)۔۔۔۔پہلی یہ کہ معراج کی رات رسول اللہ ﷺ نے تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو دیکھا اور آپ ﷺ نے ہر نبی کو سلام کیا لیکن ان انبیائے کرام علیہم السلام میں سے سوائے ابراہیم علیہ السلام کے کسی نے آپ ﷺ کی امت پر سلام نہ بھیجا، پس ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم قیامت تک ہر نماز کے آخر میں ابراہیم علیہ السلام پر درود و سلام پڑھیں تاکہ یہ ان کے احسان کا بدلہ ہو جائے۔

(۲)۔۔۔۔دوسری یہ کہ جب ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف کی تعمیر سے فارغ ہو کر اپنے اہل کے ساتھ بیٹھے تو آپ علیہ السلام رو پڑے اور دعا کی کہ اے اللہ محمد ﷺ کی امت کے بوڑھوں میں سے جو اس گھر کا حج کرے تو اس کو میری جانب سے سلام پہونچا اس پر آپ علیہ السلام کے گھر والوں نے آمین کہا، پھر حضرتِ اسحٰق علیہ السلام نے دعا کی کہ اے اللہ محمد ﷺ کی امت کے ادھیڑ عمر والوں میں سے جو اس گھر کا حج کرے تو اس کو میری جانب سے سلام پہونچا اس پر آپ علیہ السلام کے گھر والوں نے آمین کہا، پھر حضرت اسماعیل

علیہ السلام نے دعا کی کہ اے اللہ محمد ﷺ کی امت کے جوانوں میں سے جو اس گھر کا حج کرے تو اس کو میری جانب سے سلام پہونچا اس پر آپ علیہ السلام کے گھر والوں نے آمین کہا، پھر حضرت سارہ رضی اللہ عنہانے دعا کی کہ اے اللہ محمد ﷺ کی امت کی عورتوں میں سے جو اس گھر کا حج کرے تو اس کو میری جانب سے سلام پہونچا اس پر آپ علیہ السلام کے گھر والوں نے آمین کہا، پھر حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہانے دعا کی کہ اے اللہ محمد ﷺ کی امت کے غلاموں اور باندیوں میں سے جو اس گھر کا حج کرے تو اس کو میری جانب سے سلام پہونچا اس پر آپ علیہ السلام کے گھر والوں نے آمین کہا،

پس جب ان حضرات کا سلام پہلے ہو چکا تو ہمیں نماز میں ان کے ذکر کا حکم دیا گیا تا کہ ان کے احسان کا بدلہ ہو جائے۔(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق جلد۔۲۔ص۱۰۵)

نمازوں کی رکعتوں کے مختلف ہونے کی حکمت

پہلی حکمت: نماز دو یا تین یا چار رکعت اس لئے فرض ہوئی کہ حضور جانِ عالم ﷺ نے شبِ معراج بعض ملائکہ کو دیکھا کہ بعض دو پروں والے تھے بعض تین والے اور بعض چار والے، پس اللہ تعالی نے ان کی ہیئات کو انوارِ صلوات میں متشکل فرمادیا بایں طور کہ جب اعمال کے ملائکہ ارواحِ عبادات کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں تو یہ عبادات نورانی شکلوں میں متمثل ہوتی ہیں چنانچہ اس کے متعلق حدیثِ پاک میں وارد ہوا ہے:

اللہ تعالی نے ملائکہ کے پروں کو تین مراتب میں تقسیم فرمایا اور نمازی کو بھی انہی تین قسموں کے پر عطا ہوئے کہ وہ ان سے ملائکہ کے موافق ہو کر اللہ پاک کی طرف پرواز کرے تا کہ ملائکہ اس کے لئے استغفار کریں۔(تفسیر روح البیان جلد۔ا۔ص۸۵)

دوسری حکمت: طبیب کے نسخے میں دوائیں مختلف وزن کی ہوتی ہیں کوئی دو ماشہ تو کوئی تین تولہ اور دواؤں کے یہ اوزان اس کی حکمت پر مبنی ہوتے ہیں اسی طرح نماز کی رکعتیں گویا روحانی نسخہ کے اوزان ہیں جو طبیبِ حقیقی کی حکمتوں پر مبنی ہیں۔

(تفسیر نعیمی جلد۔۱۔ص۱۱۷)

فجر کی دو رکعتوں کی حکمت: آدم علیہ الصلوٰۃ والسّلام جب جنّت سے زمین پر تشریف لائے دنیا آنکھوں میں تاریک تھی اور ادھر رات کی اندھیری آئی، انہوں نے رات کہاں دیکھی تھی بہت خائف ہُوئے، جب صبح چمکی دو ۲ رکعتیں شکرِ الٰہی کی پڑھیں، ایک اس کا شکر کہ تاریکی شب سے نجات ملی دوسرا اس کا کہ دن کی روشنی پائی انہوں نے نفل پڑھی تھیں ہم پر فرض کی گئیں کہ ہم سے گناہوں کی تاریکی دُور ہو اور طاعت کا نُور حاصل۔

(فتاوی رضویہ جلد۔۵۔ص۶۸)

ظہر کی چار رکعتوں کی حکمت: زوال کے بعد سب سے پہلے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے چار رکعت پڑھیں جبکہ اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فدیہ اُترا ہے پہلی اس کے شکر میں کہ بیٹے کا غم دُور ہوا دوسری فدیہ آنے کے سبب، تیسری رضائے مولٰی سبحٰنہ وتعالٰی کا شکر، چوتھی اس کے شکر میں کہ اللہ پاک کے حکم پر اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے گردن رکھ دی، یہ ان کے نفل تھے ہم پر فرض ہُوئیں کہ مولٰی تعالٰی ہمیں قتلِ نفس پر قدرت دے جیسی اُنہیں ذبحِ ولد پر قدرت دی اور ہمیں بھی غم سے نجات دے اور یہود ونصارٰی کو ہمارا فدیہ کرکے نار سے ہمیں بچالے اور ہم سے بھی راضی ہو۔

کتاب (یعنی روضہ) کی عبارت یوں ہے: "تو ہمیں ظہر کی چار رکعتوں کا حکم دیا گیا کیونکہ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے شیطان کے مقابلے کی توفیق عطا فرمائی جس طرح ابراہیم علیہ السلام کو بیٹا ذبح کرنے کی توفیق بخشی اور ہمیں بھی غم سے نجات دی جیسے ان کو دی تھی اور (یہود ونصارٰی کو جہنم میں) ہمارا فدیہ بنایا جس طرح ان کیلئے (جنتی دُنبے کو اسمٰعیل علیہ السلام کا) فدیہ بنایا اور ہم سے بھی اللہ تعالیٰ راضی ہوا جیسے کہ ان سے ہوا، اقول (میں کہتا ہوں) ان الفاظ کی بنسبت میری ذکر کردہ عبارت چھ ٦ وجوہ سے زیادہ عمدہ ہے اور یہ وجوہ سوچنے والے پر مخفی نہیں ہیں۔(فتاوی رضویہ جلد۔۵۔ص۶۸۔۶۹)

عصر کی چار رکعتوں کی حکمت: نمازِ عصر سب سے پہلے یونس علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے پڑھی کہ اس وقت مولٰی تعالٰی نے انہیں چار ۴ ظلمتوں سے نجات دی: ظلمتِ لغزش، ظلمتِ غم، ظلمتِ دریا، ظلمتِ شکمِ ماہی۔ یہ اُن کے نفل تھے ہم پر فرض ہوئی کہ ہمیں مولٰی تعالٰی ظلمتِ گناہ و ظلمتِ قبر و ظلمتِ قیامت و ظلمتِ دوزخ سے پناہ دے۔

(فتاوی رضویہ جلد۔۵۔ص۶۸۔۶۹)

مغرب کی تین رکعتوں کی حکمت: مغرب سب سے پہلے عیسٰی علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے پڑھی، پہلی اپنے سے نفی الوہیت، دوسری اپنی ماں سے نفی الوہیت، تیسری اللہ پاک کے لئے اثباتِ الوہیت کیلئے۔ یہ ان کے لئے نفل تھے اور ہم پر فرض ہُوئے کہ روزِ قیامت ہم پر حساب آسان ہو، نار سے نجات ہو، اُس بڑی گھبراہٹ سے پناہ ہو۔

(فتاوی رضویہ جلد۔۵۔ص۶۹)

عشاء کی چار رکعتوں کی حکمت: سب سے پہلے عشاء مُوسٰی علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے پڑھی جب مدائن سے چل کر راستہ بھُول گئے۔ بی بی کا غم، اولاد کی فکر، بھائی پر اندیشہ، فرعون سے خوف، جب وادیِ ایمن میں رات کے وقت مولٰی تعالٰی نے اِن سب فکروں سے انہیں نجات بخشی، لہٰذا انہوں نے چار نفل شکرانے کے پڑھے جو ہم پر فرض ہُوئی کہ اللہ تعالٰی ہمیں بھی راہ دکھائے، ہمارے بھی کام بنائے، ہمیں اپنے محبوبوں سے ملائے دشمنوں پر فتح دے آمین! (فتاوی رضویہ جلد۔۵۔ص۷۰)

احکامِ الٰہی کے مختلف ہونے کی حکمت

حکم شاذلیہ اور اس کی شرح میں مذکور ہے کہ اللہ تعالی کے علم میں تھا کہ انسان سے کئی مذاہب ظاہر ہوں گے تو پھر (بہ بنائے مصلحت) اپنی طاعات کے انواع بھی کئی مقرر فرمائے، تاکہ جب ایک نوع سے ملال کرے تو دوسری نوع میں شروع ہو کر راحت حاصل کرے۔ اور یہ بھی علمِ الٰہی میں تھا کہ انسان میں وہ حرص ہے جو اسے مختلف ملتوں کی طرف کھینچ کر اسے مقصودِ اعلی تک پہنچنے سے روکے رکھے گا، تو پھر اس پر چند واقعات کی پابندی لگا دی مثلاً آٹھوں پہروں میں پانچ وقت کی نماز، سال میں ایک ماہ کا روزہ، دو سو درہم سے پانچ درہم زکوۃ اور عمر بھر میں صرف ایک دفعہ حجِ بیت اللہ۔

پھر فرض کی تفاصیل کے لئے وہ وقت ہے جو دوسرے فرض کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ یہ سب کچھ انسان کے لئے رحمت اور اس کے عبد بننے کی سہولت کے موجبات ہیں تاکہ اس سے ان کی ادائیگی کا خیال ہٹ نہ جائے۔ نیز اللہ پاک نے اوقات میں وسعت کر دی تاکہ بندوں کو اس کی ادائیگی میں آسانی رہے۔ (روح البیان جلد۔۱۔ص۸۶)

پانچ نمازوں کے ناموں کی حکمت

اے عاشقانِ رسول ! اسلام میں پانچ نمازوں کے جو نام رکھے ہیں ان ناموں میں بھی حکمتیں ہیں مثلاً:

فجر: فجر کا معنی صبح کی روشنی کے ہیں اور یہ نماز اسی روشنی کے وقت ادا کی جاتی ہے اس لئے صبح کی نماز کا نام فجر رکھا گیا۔

ظہر: ظہر دن کے آدھے ہونے کے وقت کو کہتے ہیں اور یہ نماز بھی دن کے آدھے ہونے کے بعد ہی ادا کی جاتی ہے اس لئے دوپہر کی نماز کا نام ظہر رکھا گیا۔

عصر: عصر آفتاب کے سرخ ہونے تک دن کے آخری حصے کو کہتے ہیں اس لئے اس وقت میں پڑھی جانے والی نماز کو عصر کا نام دیا گیا۔

مغرب: مغرب کا معنی آفتاب کے غروب ہونے کی جگہ یا وقت ہے پس یہ نماز بھی آفتاب کے غروب ہونے کے بعد ہی ادا کی جاتی ہے اس لئے اس نماز کا نام مغرب رکھا گیا۔

عشاء: عشاء رات کی ابتدائی تاریکی کو کہتے ہیں اور یہ نماز بھی رات کی ابتدائی تاریکی میں ہی ادا کی جاتی ہے اس لئے اس نماز کا نام عشاء رکھا گیا۔

فرضوں کے ساتھ سنن کی حکمت

اعتراض: چاہیئے کہ نماز فرض ہی پڑھی جائے سنتوں کی کوئی ضرورت نہیں کہ اللہ تعالی کی جانب سے فجر میں دو، ظہر میں چار، عصر میں چار، مغرب میں تین اور عشاء میں چار

رکعتیں ہی فرض ہیں؟ نیز فرض نماز میں صرف شرائط و فرائض اور واجبات ہی کی رعایت کی جائے نہ کہ سنن و مستحبات کی؟

جواب: سنتوں کے بغیر فرض ناقص ہیں بلکہ بغیر سنت فرض ادا ہو سکتے ہی نہیں، فرض کو سنت سے وہ تعلق ہے جو پانی کو کھانے سے ہے کہ بغیر پانی نہ تو کھانا تیار ہوتا ہے اور نہ کھایا جا سکتا ہے اسی طرح بغیر سنت نہ تو فرض ادا ہو سکتا ہے اور نہ پڑھا جا سکتا ہے مثلاً روٹی ہے یہ بغیر پانی بنتی بھی نہیں اور کھائی بھی نہیں جاتی۔ کھیت میں گیہوں پانی سے تیار ہوا پھر آٹا پانی سے گوندھا گیا، جب کھانے کے لئے بیٹھے تو ساتھ پانی بھی پیا گیا، جس ترکاری سے روٹی کھائی وہ بھی کھیت میں پانی سے تیار ہوئی پھر پانی ہی سے دھلی اور پانی ہی سے پکی۔

اسی طرح فرض سنت سے حاصل ہوتا ہے، نماز پڑھنے لگو تو کانوں تک ہاتھ اٹھاؤ، قیام، تلاوت، رکوع، سجدہ التحیات، سلام وغیرہ کی سنتیں ادا کرو تو فرض ادا ہو۔ پھر کوئی فرض نماز ایسی نہیں جس کے ساتھ سنتیں نہ پڑھی جائیں اسی طرح روزہ رکھنے کے لئے سحری کھانا، کھجور سے افطار کرنا وغیرہ سب سنت ہیں۔ زکوۃ کے پیسے سے اپنے اہلِ قرابت کی خدمت کرنا سنت بلکہ فرض تو ہم پر بالغ ہونے کے بعد عائد ہوتے ہیں اور مرنے سے پہلے ہی ہمیں چھوڑ دیتے ہیں لیکن سنت مصطفی ﷺ پیدا ہوتے ہی ہمیں اپنے دامن میں لیتی ہے اور مرنے پر بھی بلکہ مرنے کے بعد بھی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑتی، پیدا ہوتے ہی بچے کو غسل دینا، کپڑا پہنانا، ختنہ و عقیقہ کرنا وغیرہ سب سنت ہی تو ہیں، پھر زندگی گزارنا، پیٹ بھر کر کھانا، جوتا، پگڑی، کرتہ، اچکن وغیرہ پہننا یہ سب سنتیں ہیں۔

اکثر صورتوں میں نکاح کرنا اور بیوی بچوں کی پرورش کرنا، مکان بنانا وغیرہ یہ سب سنتیں ہیں اسی طرح مرتے وقت کلمہ پڑھانا، کفن کی ترتیب دینا، قبر کی نوعیت وغیرہ یہ سب سنتیں ہیں۔ بعدِ موت ایصالِ ثواب کرنا وغیرہ سنتیں ہیں اسی لئے ہمارا نام اہلِ فرض نہیں بلکہ اہلسنت وجماعت ہے۔

جو لوگ سنت نمازوں کے منکر ہیں ان کو چاہیئے کہ نہ تو مکان بنائیں نہ دو وقتہ پیٹ بھر کر روٹی کھائیں، نہ عمدہ لباس پہنیں بلکہ مرنے لگیں تو جان بچانے کے لئے تھوڑے چنے کھالیا کریں اور صرف ناف سے گھٹنوں تک کپڑا باندھا کریں اور سخت ضرورت کے بغیر نکاح ہرگز نہ کریں اور اپنا نام کچھ نہ رکھیں کیونکہ فرض صرف اسی قدر ہیں۔ پس سنت کا منکر کیسا منکر ہے؟ کہ نماز کی سنتوں سے انکار اور باقی تمام سنتوں پر عمل تعجب ہے!

(تفسیر نعیمی جلد۔۱۔ص۱۱۸)

اے عاشقانِ رسول! ایسے لوگوں کے بہکانے میں مت آنا کیونکہ حقیقت تو یہ ہے کہ سنتِ مصطفی ﷺ نے ہی ہم کو انسان بنایا اور بے شمار فوائد و فضائل ہمکنار کیا۔

رب پاک ہمیں ساری زندگی سنتوں پر قائم و دائم رکھے اور دوسروں کو سنتوں کی دعوت دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ جہاں سنتوں پر عمل کرنے کی فضیلتیں ہیں وہیں سنتوں کو چھوڑنے کی وعیدیں بھی ہیں۔ حتی کہ فرمایا گیا کہ سنتوں کو چھوڑنے والا شفاعتِ مصطفی ﷺ سے محروم ہے (والعیاذ باللہ) جیسے کہ بہارِ شریعت جلد،۱، حصہ،۴، صفحہ نمبر۔۶۶۲ پر ہے:

جس نے سنت کو ترک کیا

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:"جو میری سنت کو ترک کریگا، اسے میری شفاعت نہ ملے گی۔"۔

ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہوا کہ:رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے :"جس نے میری سنت سے منہ پھیرا وہ مجھ سے نہیں۔"

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، الحدیث: ۵۰۶۳، ص۴۳۸)

چھ اشخاص پر خدا اور رسول کی لعنت رسولُ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھ شخصوں پر میں نے اوراللہ عَزَّ وَجَلَّ نے لعنت فرمائی ہے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے:(۱)...تقدیر کا منکر (۲)...اللہ عَزَّ وَجَلّ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا (۳)...زبردستی مُسَلَّط ہونے والا (حاکم)(۴)...اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے حرام کو حلال ٹھہرانے والا(۵)...میری آل کے متعلق وہ باتیں حلال سمجھنے والا جنہیں اللہ عَزَّ وَجَلّ نے حرام کیا اور(٦)...میری سنت کو ترک کرنے والا۔اس حدیثِ پاک کی سَنَد صحیح ہے۔(الکبائر۔٦۷ کبیرہ گناہ ص۱۳۰)

(المستدرک، کتاب التفسیر، سورۃ واللیل اذا یغشی، باب ستۃ لعنھم اللہ ۔۔الخ، الحدیث:۳۹۹٦، ج۳، ص۳۷۵)

اعمالِ نماز کا شرعی جائزہ

نماز شروع کرنے سے پہلے تمام شرائطِ نماز بجالانا ضروری ہے ورنہ نماز ہی شروع نہیں ہوگی اور وہ چھ ہیں:(۱)طہارت (۲)سترِ عورت (۳)استقبالِ قبلہ (۴)وقت (۵)نیت (٦) تکبیرِ تحریمہ۔(الدر المختار، کتاب الصلوۃ، باب شروط الصلوۃ، ج ۲ ص ۸۹)

تکبیرِ تحریمہ: ان شرائط کو بجالانے کے بعد تکبیرِ تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانا، ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر رکھنا، ہتھیلیوں اور انگلیوں کا پیٹ قبلہ رخ ہونا، تکبیر کے وقت سر نہ جھکانا، یہ تمام چیزیں سنت ہیں۔ تکبیر کہنا شرط و فرض ہے اور تکبیرِ تحریمہ میں لفظِ اللہ اکبر کہنا واجب ہے۔ نیز تکبیر کے بعد فوراً ہاتھ باندھ لینا سنت ہے۔

قیام: قیام یعنی کھڑا ہونا فرض ہے، دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا مستحب ہے، مرد کے لئے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا کہ چھنگلیاں اور انگوٹھا اغل بغل رکھنا اور باقی انگلیاں ہاتھ کی کلائی کی پشت پر رکھنا سنت ہے، قرائت کرنا فرض ہے، پہلے ثناء پھر تعوذ و تسمیہ پڑھنا سنت ہے اور ان تینوں کو ایک دوسرے کے فوراً بعد پڑھنا اور آہستہ پڑھنا سنت ہے، فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھنا، سورت ملانا یا قرآنِ پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا، جہری نماز مثلاً مغرب و عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت اور فجر، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان کے وتر کی ہر رکعت میں امام کا جہر (یعنی اتنی بلند آواز کہ کم از کم تین آدمی سن سکیں) سے قرائت کرنا اور غیر جہری نماز (مثلاً ظہر و عصر) میں آہستہ قرائت کرنا، سورۃ الفاتحہ کا سورت سے پہلے پڑھنا واجب، سورۃ الفاتحہ اور سورت کے درمیان آمین اور بسم اللہ پڑھنا اور آمین کو آہستہ پڑھنا سنت جبکہ سورۃ الفاتحہ اور سورت کے درمیان آمین اور اسم اللہ کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا واجب ہے۔

رکوع: رکوع کرنا فرض ہے اور رکوع ہر رکعت میں ایک ہی بار کرنا، قرائت کے فوراً بعد رکوع کرنا واجب ہے، مرد کا گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا، انگلیاں خوب کھلی رکھنا، رکوع میں ٹانگیں سیدھی رکھنا، پیٹھ کو اچھی طرح بچھی ہوئی رکھنا، سر اونچا نیچا نہ رکھنا، رکوع کے لئے اللہ اکبر کہنا اور رکوع میں تین بار تسبیح پڑھنا سنت ہے۔

قومہ: رکوع سے قومہ یعنی سیدھا کھڑا ہونا اور کم از کم ایک بار سبحن اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب، اور رکوع سے قومہ کو جاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا و لک الحمد کہنا، ہاتھ لٹکانا سنت ہے۔

سجدہ: قومہ سے فارغ ہو کر دو سجدے کرنا فرض، سجدہ ہر رکعت میں دو ہی بار کرنا، ایک سجدے کے بعد بالترتیب دوسرا سجدہ کرنا واجب، اور سجدے میں جانے کے لئے اور سجدے سے اٹھنے کے لئے اللہ اکبر کہنا، سجدے میں کم از کم تین بار سبحن ربی الاعلیٰ کہنا ، سجدے میں ہتھیلیاں زمین پر رکھنا، ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ رکھنا، سجدے میں جاتے وقت زمین پر پہلے گھٹنے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھنا جبکہ سجدے سے اٹھتے وقت اس کا الٹا کرنا ، مرد کے لئے سجدے میں بازو کروٹوں سے اور رانیں پیٹ سے جدا رکھنا ، کلائیاں زمین پر نہ بچھانا سنت ہے ، سجدے میں پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگنا فرض ہے اور تین انگلیوں کا پیٹ لگنا واجب اور دسوں انگلیوں کا پیٹ اس طرح زمین پر لگانا کہ دسوں انگلیاں قبلہ رخ رہیں سنت ہے۔(مراۃ المناجیح جلد دوم ص ۲۱)

جلسہ: جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا واجب ہے، جلسے میں سیدھا قدم کھڑا کر کے الٹا قدم بچھا کر اس پر بیٹھنا، سیدھے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا سنت ہے۔

قعدۂ اولیٰ: قعدۂ اولی واجب اور تشہد مکمل پڑھنا، فرض، وتر اور سنتِ مؤکدہ میں تشہد کے بعد کچھ نہ بڑھانا واجب ہے، مرد کا قعدہ میں بایاں پاؤں بچھانا، دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا اور سیدھا قدم کھڑا رکھنا، سیدھے پاؤں کی انگلیاں اپنی حالت پر چھوڑنا، انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، التحیات میں شہادت پر اشارہ کرنا سنت ہے۔

قعدۂ اخیرہ: قعدۂ اخیرہ فرض ہے، تشہد مکمل پڑھنا واجب ہے، مرد کا قعدہ میں بایاں پاؤں بچھانا، دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا اور سیدھا قدم کھڑا رکھنا، سیدھے پاؤں کی انگلیاں اپنی حالت پر چھوڑنا، انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، التحیات میں شہادت پر اشارہ کرنا، تشہد کے بعد درود شریف اور اس کے بعد دعا پڑھنا سنت ہے۔

خروجِ بصنعہ: یعنی قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام یا بات چیت وغیرہ کوئی ایسا فعل قصداً کرنا جو نماز سے باہر کر دے فرض ہے (مگر سلام کے علاوہ کوئی فعل قصداً پایا گیا تو نماز واجب الاعادہ ہو گی)، دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظِ السلام دونوں بار واجب ہے اور لفظِ علیکم سنت ہے، ان الفاظ کے ساتھ سلام پھیرنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، پہلے سیدھی طرف پھر الٹی طرف منہ پھیرنا، سلام میں ملائکہ کی نیت کرنا سنت ہے۔

نوٹ: ہر فرض و واجب کا اس کی جگہ ہونا واجب ہے اور دو فرض، دو واجب یا فرض و واجب کے درمیان تین تسبیح کی قدر وقفہ نہ ہونا بھی واجب ہے۔

(ماخوذ از نماز کے احکام ص ۱۹۳ تا ۲۳۰)

اے عاشقانِ رسول! اس اعمالِ نماز کے شرعی جائزے سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ صرف دو رکعت کی نماز میں چھ شرائط اور سات فرائض کے علاوہ کچھ واجبات اور باقی سنتیں ہیں اگر نماز سے سنتوں کو نکال دیا جائے تو نماز کس قدر برہنہ اور پھیکی پھیکی سی رہ جائے گی لیکن جونہی سنتوں کا اندراج ہوتا ہے تو اسی پھیکی پھیکی اور برہنہ نماز میٹھی میٹھی آراستہ و پیراستہ نظر آنے لگتی ہے۔

اللہ الودود کی بارگاہِ جود میں دعا ہے کہ ہم تمام مسلمانوں کو سنتوں بھری نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

اے عاشقانِ رسول! دعوتِ اسلامی کے عاشقان رسول کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت اور ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پر کر کے جمع کروانے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ بطفیل مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نمازوں کی پابندی نصیب ہوگی اور آپ کو نماز کی حلاوت محسوس ہوگی اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کا نظارہ نصیب ہوگا۔

سویا ہوا نصیب جگا دیجئے حضور
میٹھا مدینہ مجھ کو دکھا دیجئے حضور

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

تمت بالخیر

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(بروز ہفتہ ۲۴ جمادی الاولی ۱۴۳۹ھ بمطابق ۱۱ فروری ۲۰۱۸ء)

مصنف کی دیگر کتب کا تعارف

(1)۔۔۔مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ

غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقیات کا مجموعہ بنام ''ما فعل اللہ بک'' یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان واقعات کو جمع کیا گیا ہے جن میں خواب دیکھنے والا مرنے والے سے مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ(یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟) کے ذریعہ سوال کرکے مرنے کے بعد پیش آنے والے معاملات دریافت کرتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اولیاء اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے

☆...دنیا میں سب سے زیادہ رونے والے حضرات

☆...ایک رقت انگیز رخصتی

☆...چالیس سال تک گناہ نہیں کیا

☆...شہوت پرستی کے مختلف انداز

☆...لوگوں کی چار اقسام

☆...دنیا کی چھ چیزیں اور ان کی حقیقت

☆...سفید بالوں کی فضیلت

☆...ناپ تول میں کمی کا وبال

☆...حوریں پانے کا عمل

☆...قربِ الٰہی پانے کا طریقہ

☆...رسول اللہ ﷺ پھلوں کو چوما کرتے تھے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(2)۔۔۔میری سنّت میری امّت

ان احادیث کا مجموعہ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی سنت اور اپنی امت کا تذکرۂ دلنواز فرمایا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... میری سنت کو زندہ کرنے کا مطلب
☆... میری سنت میں سے یہ چیزیں ہیں
☆... میری سنت سے جس نے محبت کی
☆ ... میری سنت میں جس کا سکون ہو
☆... میری امت کا سلام
☆... میری امت میں ایسا شخص پیدا فرمایا
☆... میری امت کے لئے امان ہیں
☆... میری امت کی گوشہ نشینی
☆... پچھلی امتوں کی بیماریاں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(3)---کیا حال ہے؟

دلچسپ و عبرت ناک واقعات کا مجموعہ بنام "کیا حال ہے؟

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... پہلا باب: کیا حال ہے
☆... دوسرا باب: صبح کس حال میں کی
☆... تیسرا باب: آپ کیسے ہیں؟
☆... چوتھا باب: کیسے ہو؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(4)---موت کے وقت

مرنے والے کو موت کے وقت پیش آنے والے درد ناک و عبرت ناک معاملات پر مشتمل واقعات کا مجموعہ ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...موت کے وقت
☆...موت کا وقت
☆...نزع کا عالم
☆...نزع کے عالم
☆...وصال کا وقت
☆...وصال کے وقت
☆...وفات کا وقت
☆...وفات کے وقت
☆...انتقال کا وقت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(5)۔۔۔عقائد کی حکمتیں

اس کتاب میں عقائدِ اہلسنت کی عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... حکمت کیا ہے

☆... حکمت کہاں اور کیسے ملتی ہے

☆اللہ پاک کا ہونا کیوں ضروری ہے؟...

☆... اللہ پاک کا اولاد سے پاک ہونے کی حکمتیں

☆... اللہ کو اللہ کہنے کی حکمتیں

☆... کیا اللہ پاک سوتا بھی ہے؟

☆... اللہ کا مکان سے پاک ہونے کی حکمتیں

☆... اللہ پاک کے کل کتنے نام ہیں؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(6)۔۔۔پانچ نمازوں کی حکمت

اس کتاب میں نماز اور ارکانِ نماز کی عقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... قرآن میں لفظِ صلوۃ کتنی بار آیا؟

☆... نماز کے اعظم الفرائض ہونے کی چھ حکمت

☆... نماز کو صلوۃ کہنے کی چار حکمت

☆... نماز کے افضل العبادات ہونے کی پانچ حکمت

☆... نماز کی برکات

☆... پانچ نمازوں کے فرض ہونے کی سات حکمت

☆... انسانی زندگی کی پانچ حالت

☆... سورج کی پانچ حالت

☆...نماز کے شرائط و فرائض کی حکمتیں
☆...قبلہ مقرر کرنے کی چار حکمت
☆...کعبہ کو قبلہ مقرر کرنے کی نو حکمت
☆...نمازوں کی رکعتوں کے مختلف ہونے کی حکمتیں
☆...احکامِ الٰہی کے مختلف ہونے کی حکمت
☆...پانچ نمازوں کے ناموں کی حکمت
☆...فرضوں کے ساتھ سنن کی حکمت
☆...اعمالِ نماز کا شرعی جائزہ

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(7)---قرآنی سورتوں کے مضامین

قرآنِ عظیم کی (۱۱۴) سورتوں کے متعلق اجمالی دلچسپ معلومات پر مشتمل یہ کتاب ہے جو اپنے اعتبار سے بہت علمی کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...سورت کا مقامِ نزول
☆...آیات، کلمات اور حروف کی تعداد
☆...سورت کا نام رکھے جانے کی وجہ
☆...سورت کے فضائل
☆...سورت کے مضامین
☆...پچھلی سورت کے ساتھ مناسبت
☆...اور رنگ برنگے مدنی پھول

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(8)---سب سے پہلے سب سے آخر

دلچسپ معلومات کا ایک اچھوتا انداز "سب سے پہلے فلاں کام کس نے کیا" پر مشتمل کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...سب سے پہلے کس نے منبر پر خطبہ پڑھا؟ ☆...سب سے پہلے کس نے راہِ خدا میں جہاد کیا؟
☆...سب سے پہلے کس نے ثرید تیار کیا؟ ☆...سب سے پہلے ترازو کس نے بنایا؟
☆...سب سے پہلے کس نے ہتھیار بنائے؟ ☆...سب سے پہلے "اَمَّا بَعْدُ" کس نے کہا؟

☆...سب سے پہلے اسلام میں مسجد کس نے بنائی؟☆...سب سے پہلے اسلام میں سولی کس کو دی گئی؟

☆...سب سے پہلے اسلام میں خطبہ کون سا پڑھا گیا؟☆...سب سے پہلے کس نے تاج شاہی سر پر رکھا؟

☆راہب کے ۶۲ سوالات اور ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات☆

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(9)---جانشینِ انبیاء کا تعارف

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(10)---قصور کس کا ہے؟

کئی لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد لوگ کہتے ہیں "اس عورت کو طلاق دے دو" آخر لڑکیوں کی پیدائش میں قصور کس کا ہے؟ مرد کا، یا عورت کا، اس کتاب میں اور اسلام اور سائنس کی روشنی میں بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے مزید دلچسپ سوالات وجوابات بھی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں

☆...پانچ لرزہ خیز واردات

☆...بیٹیوں کے فضائل

☆...سائنس کیا کہتی ہے؟

☆...دلچسپ سوالات وجوابات

☆...عِلْمُ الْجَنِیْن کیا ہے؟

☆...بچے کی پیدائش کا سبب کیا ہے؟

☆...بچے کی پیدائش کا مرحلہ

☆...بے اولادی کے 4 روحانی علاج

☆...اولادِ نرینہ کے روحانی علاج

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(11)---نصاب مسائلِ نماز

امامت ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لئے بہترین کتاب جس میں نماز کے بنیادی مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے!☆... حصولِ علم کے ذرائع ☆...چندے کے مسائل

☆...شرائطِ نماز ☆... فرائضِ نماز ☆...واجبات نماز

☆... مفسداتِ نماز ☆... مکروہاتِ نماز ☆... مسائلِ سجدۂ سہو

☆... امامت کی شرائط ☆... اقتداء کی شرائط ☆... مسائلِ نمازِ جمعہ

☆... مسائلِ نمازِ عیدین ☆... مسائلِ معذورِ شرعی ☆... جماعت کا ایک اہم مسئلہ

☆... مسائلِ شرعی مسافر ☆... مسائلِ نمازِ جنازہ ☆... مسائلِ سجدۂ تلاوت

☆... مسائلِ اذان و اقامت ☆... مسائلِ لقمہ ☆... چاند کب نکلے گا؟

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(12)...خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ اوّل

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ٦ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ٦ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطاب ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
1	عظمتِ رسالت مآب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم	1	محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اللہ کے مظہر ہیں
2	ذکر کی فضیلت اور اس کے اثرات	2	جمیع عالم برائے مصطفی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
3	ولی کی پہچان	3	امت کا معنی اور اس کا مفہوم
4	سنّت اور بدعت	4	امت محمدیہ کی عمر کم کیوں رکھی گئی
5	نورِ حسّی اور نورِ معنوی	5	اعلی حضرت کا عشق رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
6	تفسیر سورۂ تکاثر	6	تفسیر سورۂ کوثر: محبوب ہم نے تم کو سب کچھ دیا

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(13)۔۔۔خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ دوم

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ٦ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ٦ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطابات ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
7	حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے تقاضے	7	شانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
8	منی سے کربلا تک	8	مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی جان ہیں
9	آؤ در تواب پے روتے ہوئے آؤ	9	اللہ عزوجل سے محبت کیجئے
10	اہلِ تقوی اور جنت	10	ماں باپ کے حقوق
11	فلسفۂ رمضان	11	اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کا چرچا رہے گا
12	تفسیر سورۂ بلد	12	تفسیر سورۂ عصر، قیامت کا بیان

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(14)۔۔۔خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ سوم

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ٦ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ٦ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطابات ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
13	اثبات وجودِ باری تعالی	13	حدیث کی اہمیت
14	نفس اور شیطان	14	نسبت کا بیان
15	اسلام میں احترام آدمیت	15	سرکار صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے
16	ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے	16	اللہ عزوجل کے نام پر مانگنا

17	مقصدِ حج	17	آؤ توبہ کریں
18	تفسیر سورۂ مائدہ	18	تفسیر سورۂ ملک، موت وحیات

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیر زادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(15)---**تدریس کے 26 طریقے**

جدید دور میں جدید و قدیم تدریس کے طریقوں کا مجموعہ بنام ''تدریس کے 26 طریقے'' اس کتاب میں تدریس کے طریقوں کے ساتھ ساتھ اپنی تدریس کو بہتر اور مقبولِ عام بنانے کے فارمولے بھی بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... تدریس کے نکات

☆... تدریس کے ۲۶ طریقے

☆... درجے کی ترقی کے فارمولے

☆... طلبا کے درمیان کئے جانے والے بیان

☆... انوکھی باتیں

☆... انوکھے سوالات

☆... انوکھی حکایات

☆... انوکھی حکمتیں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(16)---**رفیق التدریس**

استاد کو تدریس کے اعلی منصب کی جانب لے جانے والی ایک نمایاں تحریر جس میں تدریس میں نکھار پیدا کرنے والی چیزوں کو بیان کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں چھ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:

☆... **پہلا باب:** 63 انوکھی معلومات

☆... **دوسرا باب:** 63 انوکھے سوالات

☆... **تیسرا باب:** 63انوکھے چٹکلے ☆... **چوتھا باب:** 63انوکھی پہیلیاں

☆... **پانچواں باب:** 63 انوکھی حکمتیں ☆... **چھٹا باب:** 63انوکھی حکایات

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(17)---تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے

تاریخ ساز شخصیت بننے کی ایک رہنما کتاب

آپ اس باب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆... شخصیت کسے کہتے ہیں؟ ☆... تاریخ ساز شخصیت کی خصوصیات

☆... شخصیت کی تعمیر ایسے کریں ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پہلا فارمولہ

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ ☆... دنیا بھر میں اسلام کیسے پہنچا؟

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا تیسرا فارمولہ

☆... ادارے قائم کرنے کے ۷ فامولے ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چوتھا فارمولہ

☆... تمام عورتوں تک پیغام پہنچانے کا فارمولہ ☆... تاریخ ساز شخصیت کی خوبیاں

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پانچواں فارمولہ ☆... دوسروں کو بلند کرنا خود کی بلندی ہے

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چھٹا فارمولہ ☆... ایک بادشاہ اور چار آدمی

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(18)---فیضانِ قرآن کورس

90دن میں صرف 30منٹ کی کلاس میں قرآن، اذکارِ نماز، دعا، سنتیں اور آداب سیکھنے کا

منفرد کورس

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... فیضانِ قرآن کورس کے فوائد
☆... فیضانِ قرآن کورس کے جدول چلانے کی رہنمائی
☆... مدنی قاعدہ کے 22 اسباق
☆...22 کاموں کی سنتیں اور آداب
☆...23 دعائیں
☆...10 قرآنی سورتوں کا حفظ و مشق
☆... اذکارِ نماز کا حفظ و مشق
☆...5 کلمے، ایمانِ مجمل و ایمانِ مفصل کا حفظ و مشق

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(19)---فیضانِ شریعت کورس

صرف 30 منٹ کی کلاس میں عقائد، عبادات، معاملات، منجیات، مہلکات اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنتوں کے متعلق بہت کچھ سیکھنے کا منفرد کورس

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... فیضانِ شریعت کورس کے فوائد

☆... فیضانِ شریعت کورس کے جدول چلانے کا طریقہ کار

پہلا باب ☆... عقائد کے 19 بیانات
دوسرا باب ☆... عبادات کے 19 بیانات
تیسرا باب ☆... معاملات کے 19 بیانات
چوتھا باب ☆... مُنْجِیَات کے 19 بیانات
پانچواں باب ☆... مُھْلِکَات کے 19 بیانات
چھٹا باب ☆... سنتیں اور آداب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(20)---آسان فرض علوم

فرض علوم پر مشتمل جدید انداز کی آسان ترین کتاب جس میں عقائدِ اہلسنت کو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور مسائل کو نہایت آسان کر کے عوام کے پڑھنے کے قابل بنایا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... کتاب العقائد ☆... تہتر فرقوں کا بیان ☆... کتاب الطہارۃ
☆... کتاب الصلوۃ ☆... کتاب الجنائز ☆... کتاب الصوم
☆... کتاب الزکوۃ ☆... کتاب الحج ☆... کتاب النکاح
☆... کتاب الطلاق ☆... کتاب الاضحیہ ☆... کتاب القسم
☆... کتاب الحدود ☆... حلال طریقے سے کمانے کا بیان

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(21)---آسان خطباتِ محرم

ماہِ محرم میں کی جانے والی تقریروں کا آسان اور دلچسپ معلوماتی گلدستہ بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

1☆... دین اسلام کی خوبیاں
2☆... سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
3☆... صحابہ کرام رضی اللہ عنھم
4☆... حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
5☆... حضرتِ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
6☆... حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ
7☆... حضرتِ مولی علی رضی اللہ عنہ
8☆... حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
9☆... حضرتِ امامِ حسن رضی اللہ عنہ
10☆... حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ
11☆... شہادتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ
12☆... یزید اور یزیدیوں کا انجام
13☆... دسویں محرم الحرام کے فضائل

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(22)---تنظیمی نصاب وبیانات

مجلس امامت کورس میں داخلِ نصاب کتاب بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...12 دینی کاموں کی تفصیل
☆... سنتیں اور آداب
☆... انفرادی کوشش کی ترغیبات
☆... اجتماعِ پاک کی دعائیں
☆... فیضانِ تجوید کے اسباق
☆... امام کے ۳۰ مدنی پھول
☆... اذکارِ نماز
☆... درودِ تاج
☆... بیاناتِ عصر
☆... بیاناتِ مغرب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(23)۔۔۔اعلی حضرت کا چرچا رہے گا

اعلی حضرت کا تذکرۂ دل نواز قرآن، حدیث اور میٹھ کی روشنی میں خطباتِ شفیقی جلد دوم کا

ایک منفرد بیان بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... درود شریف کی انوکھی فضیلت
☆... اولیاء اللہ کے تذکرے کیوں باقی رہتے ہیں؟
☆... بادشاہوں کے مقبروں کا حال
☆... اولیاء کے مزاروں کا حال
☆... تذکرے باقی رہنے کے چند اسباب
☆... اولیائے کرام کے تذکرے زمین و آسمان میں
☆... فنا ہو کر 9 کا عدد بن جاتا ہے
☆... اس لیے مخلوق اولیاء کا عرس مناتی ہے
☆... اولیاء پر رب نوازشات
☆... 9 کے عدد کی چار عجیب باتیں
☆... اعلی حضرت کے پاس سب کچھ ہے
☆... بارگاہِ مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مشین عطا ہوئی
☆... اعلی حضرت کے سونے کا منفرد انداز
☆... اعلی حضرت کے فنافی الرسول ہونے کی دلیل
☆... ہر وقت نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ثنا
☆... دورانِ میلاد بیٹھنے کا انداز
☆... تعارفِ اعلی حضرت
☆... منقبتِ اعلی حضرت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(24)---**آسان حنفی نماز**

<u>आम मुसलमान के लिये नमाज़ और उस के ज़रूरी अहकाम</u>

<u>सीखने के लिये बेहतिरीन किताब बनाम</u>

आसान हनफ़ी नमाज़

नमाज़ पढ़ने का आसान तरीक़ा

सवालन जवाबन

<u>आप इस किताब में पढ़ सकेगें</u>

दीनी इल्म सीखने की फ़ज़ीलत
वुज़ू के मसाइल
तयम्मुम के मसाइल
कपड़े पाक करने के तरीक़े
सज्दए सहव के मसाइल
माज़ूरे शरई के मसाइल
ईद के मसाइल
मुसाफ़िर के मसाइल
अज़ानो इक़ामत के मसाइल
नमाज़ में लुक़मा के मसाइल
मस्जिद के मसाइल
गुस्ल के मसाइल
नजासतों के मसाइल
नमाज़ के मसाइल
इमामत के मसाइल
जुमा के मसाइल
इक़्तिदा के मसाइल
नमाज़े जनाज़ा के मसाइल
सज्दए तिलावत के मसाइल

मुरत्तिब

मौलाना अबू शफ़ीअ मुहम्मद शफ़ीक़ ख़ान अत्तारी मदनी फ़तेहपुरी

मकतबा दारुस्सुन्ना दिल्ली

(25)۔۔۔عیدِ میلاد النبی کیوں اور کیسے؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(26)۔۔۔محمد اور احمد کے اسرار

اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی ﷺ کے مبارک نام ''محمد'' اور ''احمد'' کی لاجواب تشریح پر مشتمل ''خطباتِ شفیقی'' حصہ اول کا ایک منفرد بیان بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...درود شریف کی انوکھی فضیلت
☆...اللہ پاک کے تین ہزار نام
☆... حضور ﷺ کے ۱۴۰۰ نام
☆... محمد ﷺ اللہ کے مظہر ہیں
☆...اسمِ محمد اسمِ اللہ کا مظہر
☆...چار میں عجیب لطف ہے
☆...نقطہ عیب ہے
☆... مشدد حرف لانے کی حکمت
☆...صفاتِ محمد صفاتِ خدا کا مظہر
☆...افعالِ محمد افعالِ خدا کا مظہر
☆...ہر چیز میں محمد ﷺ کا نور ہے
☆...خصائصِ مصطفی ﷺ کتنے ہیں؟
☆... حضور ﷺ کے چار نام حمد سے مشتق ہیں
☆...احمد نام رکھنے کی وجہ

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(27)۔۔۔مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(28)۔۔۔ایک سے دس تک

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(29)۔۔۔نکتے ہی نکتے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(30)۔۔۔امّتِ محمدیہ کے سوالات اوران کے قرآنی جوابات

حضرتِ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و الہ و سلم سے کم سوال کسی امت نے نہ کئے کہ امتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و الہ و سلم نے صرف ۱۴ سوالات کئے۔(التفسیر الکبیر جلد ۳ ص ۱۰۲) اس کتاب میں ان سوالات کے جوابات کے ساتھ ساتھ مختصر تشریح بھی بیان کی گئی ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

- ☆۔۔۔امتِ محمدیہ کے ۱۴ سوالات
- ☆۔۔۔انفال کا معنی
- ☆۔۔۔چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کی حکمت
- ☆۔۔۔حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو روح کا علم حاصل ہے
- ☆۔۔۔شراب حرام ہونے کا ۱۰ انداز میں بیان
- ☆۔۔۔ذوالقرنین کے تین سفر
- ☆۔۔۔جوئے کے دنیوی نقصانات
- ☆۔۔۔سدِ سکندری کب ٹوٹے گی؟
- ☆۔۔۔حَیض کی حکمت
- ☆۔۔۔اہلِ ایمان کی شفاعت کی دلیل
- ☆۔۔۔بندوک کی گولی سے شکار کرنے کا شرعی حکم
- ☆۔۔۔شفاعت سے متعلق (۵) اَحادیث
- ☆۔۔۔نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و الہ و سلم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(31)۔۔۔کامیابی کے 10 اصول

مایوسی کا خاتمہ کر کے کامیابی کی جانب گامزن کرنے والے اصولوں کا مجموعہ بنام "کامیابی کے دس اصول" یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان اصولوں کو جمع کیا گیا ہے جن سے مایوسی کا خاتمہ ہونے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ کر کچھ کر گزرنے کا جذبہ نوپیدا ہوتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مثبت سوچ رکھنے والا ہو ☆... نظم وضبط کے ساتھ رہنے والا ہو

☆...لوگوں کے مزاج کو پرکھنے کی صلاحیت رکھنے والا ہو☆... اپنے کام کو شوق ولگن کے ساتھ کرنے والا ہوں

☆...ناکام لوگوں سے سبق حاصل کرنے والا ہو ☆... سخت محنت کرنے والا، اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے والا ہو

☆...کام کو بانٹنے والا ہو ☆... خدار اور متوکل ہو

☆... آخرت کی فکر کو مقدم رکھنے والا ہو ☆... ان سب کا سرچشمہ خوفِ خداوالا ہو

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(32)---درسِ تصوف

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(33)---علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(34)---درود کی حکمتیں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(35)---چاند کی گواہی

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(36)---شفیق المصباح شرح مراح الارواح

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے نصاب میں شامل علمِ صرف کی مشہور و معروف کتاب بنام ''مراح الارواح'' کی آسان اردو شرح ہے جس میں عربی عبارت پر اعراب و اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ سوالاً جواباً تشریح پیش کی گئی ہے جو اپنے اعتبار سے بڑی مفید و دلچسپ کتاب ہے۔

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(37)۔۔۔شفیقیہ

اس کتاب میں شارح مسلم کی چالیس احادیث کا مجموعہ، مشہورِ زمانہ کتاب "الاربعین النوویہ" کا آسان اردو ترجمہ نیز راویوں کے حالات کے بھی بیان کیے گیے ہیں

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف ☆... مترجم کا تعارف ☆... عبارت مع اعراب

☆... سلیس اردو ترجمہ ☆... راویوں کے حالات

مصنف: شیخ الاسلام الحافظ الامام محی الدین ابو زکریا یحیٰ بن شرف نووی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)

مترجم: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(38)۔۔۔شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو حصہ اول

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے درجہ اولی کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی مشہور و معروف کتاب بنام "خلاصۃ النحو" کی تمارین کو حل کیا گیا ہے۔

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(39)۔۔۔شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو حصہ دوم

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے درجہ اولی کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی مشہور و معروف کتاب بنام "خلاصۃ النحو" کی تمارین کو حل کیا گیا ہے۔

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(40)۔۔۔نور المغیث شرح تیسیر مصطلح الحدیث

درسِ نظامی کے درجۂ سادسہ میں داخلِ نصاب اصولِ حدیث کی بہترین کتاب ''تیسیر مصطلح الحدیث'' کی اردو شرح بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف ☆... شارح کا تعارف

☆... عربی عبارت مع اعراب ☆... عربی عبارت کا آسان اردو ترجمہ

☆... عربی عبارت کی شرح ☆... سوال وجواب

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(41)---القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر

عقائد کے متعلق ۱۳۰۰ سال پرانی امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی اہم کتاب ''الفقہ الاکبر'' کی آسان اردو شرح ہے مزید باطل فرقوں کے مختصر تعارف وعقائد کا بھی بیان شامل ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... عقائد کے کتنے اور کون کون سے امام ہیں؟ ☆... اللہ پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

☆... واحد اور احد میں کیا فرق ہے؟ ☆... کیا اللہ عدد کے اعتبار سے ایک ہے؟

☆... کیا اللہ اپنی مخلوق کے مشابہ ہے؟ ☆... اللہ کی صفات ذاتی اور فعلی کیا ہیں؟

☆... حادث اور قدیم کا کیا معنی ہے؟ ☆... قرآن کے مخلوق ہونے، نہ ہونے کی بحث

☆... اللہ کی صفات قدیم کیسے ہیں؟ ☆... اہل سنت کی نشانی در زمانۂ امام اعظم

☆... کیا زمین گھومتی ہے؟ ☆... اللہ کا کسی کو گمراہ کرنے کے کیا معنی ہیں؟

☆... بندوں کے افعال کا خالق کون ہے؟ ☆... کیا گناہ بھی اللہ کے حکم سے ہوتے ہیں؟

☆... مرتکب کبیرہ کے بارے میں معرکۃ الآرا بحث ☆کیا تمام قرآنی فضیلت میں برابر ہیں؟...

☆... ۷۳ فرقوں کے بارے میں مختصر معلومات اور ان کے عقائد۔

☆... اگلے مہینے کا چاند کب نظر آئے گا معلوم کرنے کا فارمولا

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(42)۔۔۔شارق الفلاح شرح نور الایضاح

درسِ نظامی کے کورس میں داخلِ نصاب کتاب "نور الایضاح" کی آسان اردو شرح ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف ☆... شارح کا تعارف ☆... فقہی اصطلاحات

☆... بنیادی باتیں ☆... صاحبِ نور الایضاح کے غیر مفتی بہ اقوال

☆... عبارت مع اعراب ☆... سلیس اردو ترجمہ ☆... سوالاً جواباً عبارت کی شرح

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(43)۔۔۔عرفان الاثار شرح معانی الاثار

فقہ حنفی کی دلائل پر مشتمل احادیث کی مستند کتاب معانی الاثار کی اردو شرح ہے جو درسِ نظامی میں داخلِ نصاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف ☆... شارح کا تعارف

☆... متن مع اعراب ☆... متن کا سلیس اردو ترجمہ

☆... اختلافِ فقہائے کرام مع دلائل ☆... ترجیحاتِ مذہبِ احناف

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(44)۔۔۔عنایۃ الحکمت لحل بدایۃ الحکمت

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(45)---خلیلیہ شرح مناظرۃ الرشیدیہ

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(46)---کلام الوقایہ شرح شرح الوقایہ

علمِ فقہ کی شاندار کتاب "شرح الوقایہ" کی اردو شرح بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... عربی عبارت مع اعراب ☆... عربی عبارت کا اردو سلیس ترجمہ

☆... متن کی شرح ☆ ... مفتی بہ اقوال کی نشاندہی

☆... اختلافِ ائمہ ☆... ترجیحات احناف

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(47)---رحمۃ الباری شرح تفسیر البیضاوی

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(48)---مختار التاویل شرح مدارک التنزیل

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(49)---الدلالۃ الشاھدۃ شرح البلاغۃ الواضحۃ

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(50)---المعتبر المعترف لحل المعتقد المنتقد

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(51)---سلیم النظر شرح نزھۃ النظر

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(52)---شفیق النعمانی لحل شرح الجامی

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(53)۔۔۔عطایۃ الحکمت شرح ھدایۃ الحکمت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(54)۔۔۔نحو کے دلچسپ سوالات

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(55)۔۔۔صرف کے دلچسپ سوالات

علمِ صرف کی بہترین کتاب جس میں صرف کے قاعدوں کی علتیں اور افعال کے مختلف صیغوں کی وجہ و حکمت بیان کی گئی ہیں، مزید مراح الارواح کا متن مع اعراب و ترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...وزن کے لئے "ف،ع،ل" کو کیوں خاص کیا گیا؟ ☆... فعل ماضی کے ۱۴ صیغے ہی کیوں آتے ہیں؟

☆... فعل ماضی مبنی ہے حالانکہ اس کے آخر میں حرکت ہے؟ ☆... فعل مضارع معرب کیوں ہوتا ہے؟

☆... فعل مضارع بنانے کے لئے حروف اتین کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟☆... فعل امر کو مضارع سے ہی کیوں بناتے ہیں؟

☆... ثلاثی مجرد کے اسم فاعل میں الف کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟ ☆...اسم مفعول بنانے میں میم کا اضافہ کیوں کیا گیا؟

☆... صیغوں کی تعلیل کرنے کے آسان ۱۶ قاعدے ☆...نون تثنیہ اور تنوین میں فرق

☆...ان چیزوں کا بیان جن سے ثقل لازم آتا ہے ☆...ان چیزوں کا بیان جن سے خفت پیدا ہوتی ہے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(56)۔۔۔تسلیم التوقیت

یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے کہ اس میں چار علوم کو یکجا کیا گیا ہے:(۱)۔علمِ توقیت۔(۲)۔علمِ فلکیات۔(۳)علمِ تقویم۔(۴)۔علمِ طب۔ان چار علوم کے متعلق ایک اہم اور آسان تصنیف ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... علمِ توقیت

☆... علمِ فلکیات

☆... علمِ تقویم

☆... علمِ طب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری